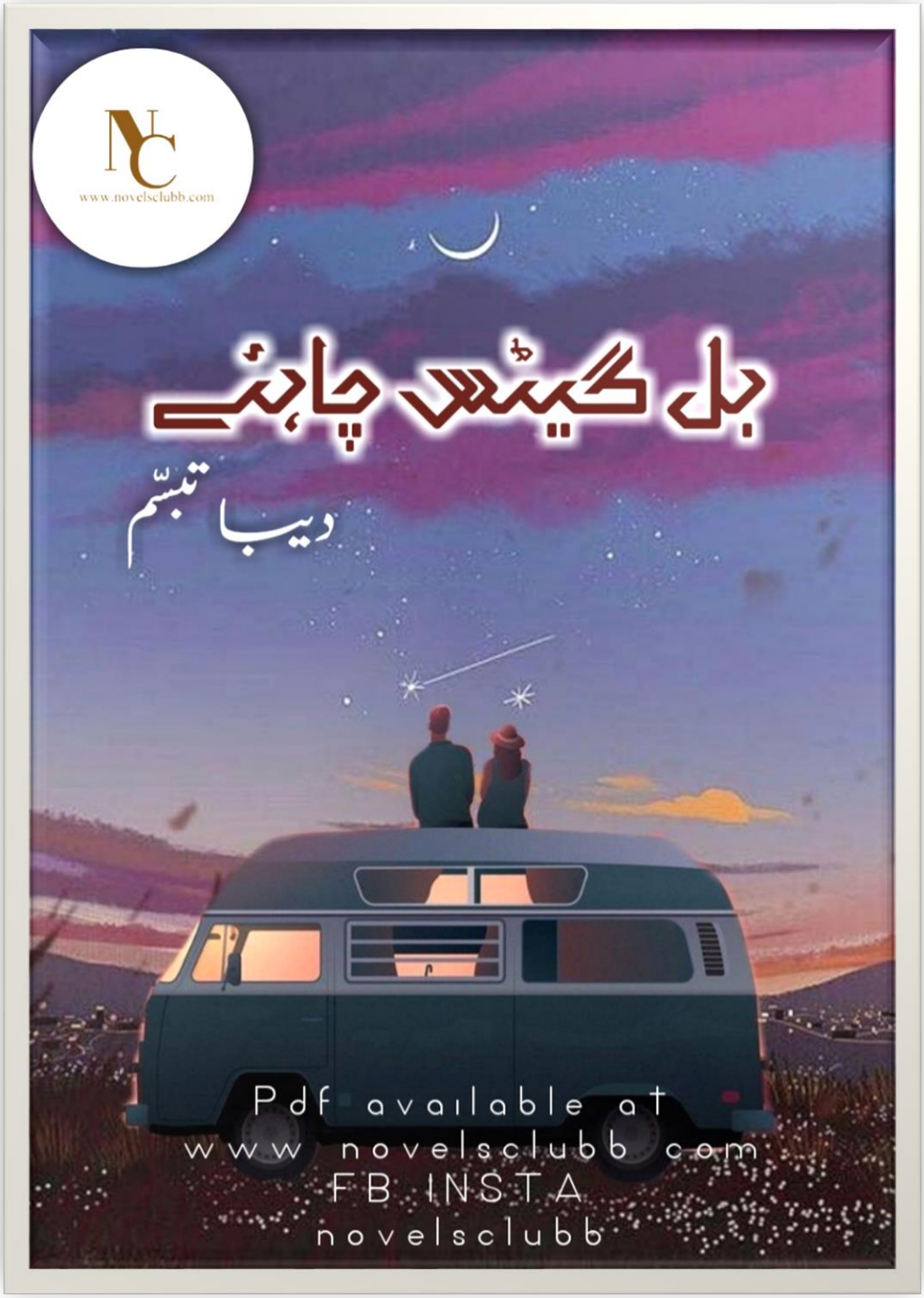
www.novelsclubb.com
بل گیٹس چاہئے
دیبا تبسّم
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

بل گیٹس چاہیئے

از

دیبا تبسم

www.novelsclubb.com

اوائل مارچ کی صبح بہت تازی اور میٹھی سرگوشی کرتے ستار صاحب کے آنگن میں اتری تھی--- سیمنٹ کے فرش والا صاف آنگن دھلے دھلے آسمان سے باتیں کر رہا تھا

امی میں نے رات کو ہی استری کر کے رکھا تھا ابھی نہیں مل رہا" جنت نے " رائٹنگ ٹیبل کے پاس پڑی کرسی کے اوپر بے ترتیب کپڑوں کو ایک بار پھر ادھر ادھر کر کے دیکھا

www.novelsclubb.com

جن بھوت تو ہیں نہیں گھر میں جو مل نہیں رہا---امی اس کی حرکتیں ہی ایسی ہیں" جھوٹ بول رہی ہے کوئی استری وستری نہیں کیا تھا رات بھر موبائل میں منہ دیے بیٹھی رہی ہے" یہ ستار صاحب کی دوسری بیٹی حمنہ تھی--- باتھ روم سے منہ

پونچھتی نکلی تھی---جنت سوگوار سا چہرہ بنائے اب پرانی الماری میں سر دیے کھڑی تھی

کوئی اور دوپٹہ لے جاؤ---ویسے بھی انٹرویو ہے تمہارا رشتے والے تھوڑی" آرہے ہیں"حمنہ نے گیلا تولیہ مناسب سائز کے بیڈ پر پھینکا

میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے"جنت نے ٹھک سے الماری کا دروازہ بند کر کے انگلی اٹھاتے لال بھبھوکا چہرے سے جواب دیا

چلو نکلو اپنا گند امنہ لے کر یہاں سے"حمنہ نے نخوت سے جوابی حملہ کیا"

امی حمنہ سے کہیں دوپٹہ واپس کرے---"کمرے سے ہی بولتی وہ کچن کی" طرف چل دی---چھوٹا سا کچن پراٹھوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا---سامنے ہی امی پراٹھے پر گھی لگاتی نظر آرہی تھیں

حمنہ میرا بچہ چل باجی کو دوپٹہ دے دے, پیاری بیٹی نہیں ہے میری" کچن سے "
ہی پیار بھری پچکارنے کی آوازیں جاری ہو گئیں

امی یہ ہمیشہ میرے نئے کپڑے پہن لیتی ہے---میں نے ایک بار نہیں لیا وہ"
دوپٹہ اسے کہیں بلیک لے لے---بلیک کلر تو ہر کسی کے ساتھ چل جاتا ہے" حمنہ
منہ بسورتی کچن کے دروازے کے پاس آکر کھڑی ہو گئی

امی" جنت نے منتی لہجے میں پکارا"

اچھا میں نیا لا دوں گی اپنی بیٹی کو ابھی بہن کو دے دو شاباش" کام کرتے کرتے وہ"
ان کے جھگڑے بھی سلجھا رہی تھیں

یہ لو مرو" حمنہ نے دوپٹہ لا کر اسکی طرف پھینک دیا---رونے والی صورت"
بنائے کھڑی جنت دوپٹہ ملنے پر جھوم سی گئی کمرے میں آکر الماری کے دروازے پر
لگے بڑے سے شیشے میں اپنا عکس دیکھنے لگی---کاجل کی باریک سی لکیر کو موٹی
موٹی آنکھوں میں سجا کر ہونٹوں پر لائٹ پنک گلوز لگایا

ابو دیر ہو رہی ہے جلدی نکلیں---بس کا بھی نہیں پتا مجھے "صحن میں ایک طرف" کچن تھا تو اس سے تھوڑے فاصلے پر باتھ روم تھا---اس نے صحن میں بچھی چارپائی پر بیٹھ کر سینڈل پہنتے کہا

طارق روڈ کی طرف تو بہت سی بسیں چلتی ہیں اُس سے آگے رکشہ لے لینا" ستار" صاحب قمیض پہنتے غسل خانے سے نکلے "اللہ جی رکشہ کیوں کروانا ہے؟" وہ چڑ کر بولی---سینڈل صاف کرنے والا کپڑا شوز ریک پر رکھا

طارق روڈ سے پیچھے ہے آفس """اچھا نا نکلتے ہیں تو دیکھ لیتے ہیں"

ستار صاحب کنگھا اٹھا کر صحن میں لگے شیشے کے سامنے ٹھہر گئے "

امی اسے دیکھ لیں سینڈل بھی میرے پہنے ہیں" حمنہ نے بے نیاز بنی کھڑی جنت" کے صاف شفاف پیروں کو اپنے نئے سینڈلز میں مقید دیکھ کر منہ بسورتے کہا

"مر و مت دعا کرو اگر تنخواہ اچھی ہوئی تو دس ایسی لا کر تمہارے سر پر واروں گی"

اتنی سخی اور جنت ستار؟؟؟ ہونہہ "حمنہ اسکی کنجوس طبیعت سے واقف تھی"

"ابو مجھے اسٹاپ تک چھوڑ آئیں ناشتہ آکر کر لیجیے گا" دوپٹہ سر پر جماتے اس نے صحن میں لگے آئینے میں آخری دفعہ اپنا صبیح مکھڑا دیکھا--- چہرے پر بلا کی معصومیت رقص کر رہی تھی اور آنکھوں میں کاجل کی لکیر ان کی ساخت نمایاں کر رہی تھی

****

ابو بس پر بٹھا کر جا چکے تھے بلکہ کھڑا کر کے--- کنڈیکٹر نے بس کو بس نہیں مرغیوں کا ڈربہ سمجھ رکھا تھا ایک کے بعد دوسری سواری چڑھائے جا رہا تھا اگر عادت نہ ہوتی تو دم گھٹنے لگتا میرا خیر عادت بھی کیسے نہ ہوتی کالج, یونیورسٹی کی تعلیم ایسے ہی بسوں میں دھکے کھا کھا کر مکمل کی ہے--- آج بس میں کھڑی میں سوچ رہی ہوں کہ آج سے ساڑھے چار سال پہلے میں اسی طرح بس میں کھڑی سوچ رہی تھی کہ میرا کالج جانے کا کیا فائدہ مرکھپ کے ڈگری لوں گی پھر شادی, شوہر

کی لعن طعن, سسرال والوں کی نکتہ چینی اور ڈھیر سارے بچے اُسی دن میں نے فیصلہ کر لیا تھا اگر زندگی بنانی ہے تو کچھ بن کر دکھانا ہو گا---یہ موٹیویشنز بھی نہ عجیب چیز ہے کئی بار بندے کو مشین بنا دیتی ہے---میں نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ ٹیویشنز دینا شروع کیں آدھی مڈل کلاس لڑکیاں یہی کرتی ہیں میں ان سے آنے والی آمدنی چھوٹے موٹے کورسز پر لگا دیتی--- گرافکس اور ڈیجیٹل مارکٹنگ میرے بیسٹ کورسز رہے تھے---بہت سارے ایونٹس کی مارکٹنگ کر چکی ہوں--دل تھا کہ کمپیوٹر کی فیلڈ میں ہی آگے پڑھائی کروں مگر ابو نے دکان خریدنے کیلیے قرض لے رکھا تھا میری یونیورسٹی کی ہزاروں میں فیس بھرنا تو دور کی بات وہ ہزار بھی نہیں بھر سکتے تھے---امی نے کہا کہ بارہ بہت ہیں پارلر کا کام سیکھ لوں اتنا غصہ آیا مجھے---میرا دل چاہا سمندر میں جا کر چھلانگ مار دوں---میں نے امی سے خوب جھگڑا کیا کہ آپ نے ہماری خواہشات کیا پوری کرنی ہم تو اپنی ضروریات کیلیے ترس رہے ہیں---دو دن کی ناراضگی اور بخار کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجھے بی اے کرنے کی

www.novelsclubb.com

اجازت مل گئی---میں اُن دنوں ذہنی اذیت میں مبتلا تھی میرا دل چاہتا کہ میرے پاس ڈھیر سارے پیسے ہوں اتنے سارے کے میرا دل جس چیز کی اُمنگ کرے سیکنڈز میں میرے پاس آجائے حمنہ مزاق اُڑاتی ہے کہتی ہے "بل گیٹس چاہیے؟؟؟"بل گیٹس دنیا کی امیر ترین شخصیات میں شمار ہوتا ہے----ایک عرصے تک تو وہ دنیا کا پہلا امیر ترین شخص رہا ہے---کمپیوٹر کا دیوانہ جس نے اپنے دوست پول ایلن کے ساتھ مل کر مائیکروسافٹ کی بنیاد ڈالی---بل گیٹس کو اسٹڈی کرنے نکلے تو آپ میری کہانی سے نکل جائیں گے کئی بار میرا دل کرتا میں بھی کمپیوٹر کی دنیا میں چلی جاؤں اتنی ہی ترقی کر لوں بلکہ اتنا ہی پیسہ کما لوں---بل گیٹس اتنا پیسہ کہاں کرتا ہو گا کئی بار میرے دماغ میں یہ سوال ابھرتا ہے---سنا ہے کہ انسانیت کی بھی خدمت کرتا ہے---اب کہیں تو خرچ کرنا ہے نا اتنا پیسہ "روکیں روکیں "آپ لوگوں کو اپنی

www.novelsclubb.com

کہانی سناتے سناتے ابھی میں نے آگے نکل جانا تھا"رووووک"کنڈیکٹر نے لوہے کا دروازہ پیٹ ڈالا"جلدی اترو باجی"ایک تو بس والوں میں صبر نام کی چیز نہیں ہے-- پاکستان کی بسیں کئی بار مجھے ہوائی جہاز لگتی ہیں مطلب کہ حد ہو گئی بندہ اب اترے بھی چلتی بس سے

****

جنت ویٹنگ روم میں بیٹھی اپنی باری کا انتظار کر رہی تھی---اے سی ٹھنڈک اتنا مزہ دے رہی تھی کہ اسے شام تک بھی اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا تو وہ بیٹھی رہتی-- گریس فل ڈریسنگ میں اپنے اپنے کام میں مصروف عملہ کمپنی کی کامیابی کا راز کھولتا محسوس ہو رہا تھا

"کتنا نفیس انٹریئر ہے"

ہر جگہ گلاس ڈور کتنا پیسہ لگا ہو گا اس عمارت پر؟؟؟"آجا کر اسکی سوئی پھر پیسوں پر رُک جاتی

اس کمپنی کا مالک کتنا امیر ہو گا---شاید بزرگ ہو مگر اسکے بیٹے بھی تو ہوں"
گے "بہت سارے ڈرامے اور ناولز کے سین اب اسکے سامنے چلنے لگ گئے---
اسکا نام اناؤنز ہوا تو وہ اپنی فائل سنبھالتی اندر داخل ہو گئی---نئے سوٹ اور نئے
سینڈل بھی اسے اب بیکار لگ رہے تھے---لائٹ لیمن کلر کی قمیض اور پجامے
کے ساتھ لیمن اور بلیک کنٹراسٹ دوپٹہ پھیلا کر لیا ہوا تھا---سامنے چالیس سے
اوپر کا آدمی بیٹھا تھا اسکے ساتھ بھی اسی کی عمر کا ایک شخص موجود تھا

ہمیں تجربہ کار اسٹاف چاہیے سوری "اسکی طرف سرسری نگاہ ڈالتے انٹرویور"
نے فائل پھینکنے کے انداز میں اسکی طرف دھکیل دی جب کہ ساتھ بیٹھے شخص نے
"Sir Actually" سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا وہ اپنے لیپ ٹاپ پر مصروف تھا
جنت کی بات سننے میں اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی انٹر کام پر "----I am
نیکسٹ کال کر کے وہ اپنے کام میں ایسے مصروف ہو گیا جیسے جنت یہاں موجود ہی
نہ ہو---مایوس سی اپنی فائل اٹھا کر وہ آفس سے باہر نکل آئی---روڈ پر ٹرائفک کی

www.novelsclubb.com

بھر مار تھی---فائل کو سینے سے لگائے دھوپ میں کھڑی وہ بس کا انتظار کر رہی تھی "یہی اگر کوئی ناول یا ڈرامہ ہوتا تو ہیروئن جی بھر کر کھکھلا کر غلط جواب دے رہی ہوتی اور ہیرو جو کہ باس ہوتا مزے سے دنیا کا فارغ ترین انسان بنا اسکی بکواس سن رہا ہوتا اور ایک یہاں دیکھ لو آدھا گھنٹہ ہونے کو آیا ہے دھوپ میں جل رہی ہوں مگر کوئی ہیرو صاحب نہیں آئے لفٹ دینے یہ کیا سارے ہینڈسم امیر لڑکے ڈراموں اور ناولوں میں ہی ہوتے ہیں بلکہ ڈرامے اور ناولوں میں غریب لڑکیوں کیلیے ہوتے ہیں اصل میں تو یہ اپنی ہم پلہ لڑکیوں کو ہی پسند کرتے ہیں" تلخ حقیقی زندگی کا افسانوی دنیا سے موازنہ کرتے اسکی بس آچکی تھی پھر یہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ پورے ہفتے کا معمول رہا---نوکری کیلیے دھکے کھانا کسے کہتے در حقیقت اسے آج پتا چلا تھا نوکری کی اجازت بھی اس نے بھوک ہڑتال کر کے ہی لی تھی امی نے کہا تھا جب تک اچھا رشتہ نہیں آجاتا کر لے---رشتے تو بہت آتے مگر وہی خاندان کے میٹرک پاس الیکٹرانکس کی شاپ پر کام کرنے والوں کے یا پھر ویلڈنگ کرنے

www.novelsclubb.com

والے---ہر آنے والے رشتے کے بارے میں سُن کر وہ پورا دن روتی رہتی شور مچاتی امی کو خوب سناتی کہ اس دن کیلیے پڑھ رہی تھی کہ میٹرک پاس جاہلوں کے رشتے آئیں میرے لیے ایک ہفتے بعد اس نے ایک اور بڑی کمپنی میں اپلائے کیا

آپ کی سی وی آپ کا تجربہ مارکٹنگ میں شو کر رہی ہے اور آپ چاہ رہی ہیں" گرافکس کی جاب وائے؟؟؟"سفید بڑھی شیو اور موٹے چشمے والے انکل کچھ نرم خو لگے تھے اسے ورنہ اب تک جتنے بھی انٹرویو دیے ایسا ذلیل کرتے جیسے نوکری نہیں بھیک مانگی جا رہی ہو ان سے

سر مجھے آپ مارکٹنگ کیلیے ہائیر کر لیں آئی ڈونٹ ہاو وا ینی ایشو""مطلب بس کام" چاہیے؟؟؟"اسکی سی وی کو غور سے پڑھتے پوچھا

یس سر"جنت کے دونوں ہاتھ میز پر تھے"

بہت سارے ایونٹس کی مارکٹنگ کر چکی ہیں آپ---گُڈ"انہوں نے تعریف" کی

"کسی انٹرنیشنل ایونٹ کی مارکٹنگ کی ہے ابھی تک؟؟؟"

"yah... Last two events are of international standard. I have done their social as well as digital marketing"

اسکا اعتماد بحال ہونے لگا---ہاتھ اب میز پر سے نیچے گرا لیے

"that's cool"

"اگر میں آپ سے آف لائن مارکٹنگ کی بات کروں تو آپ کے پاس کیا آپشنز ہوں گے؟؟؟" فائل بند کر کے رکھ دی اور مکمل طور پر جنت کی جانب متوجہ ہو گئے

"ٹی وی, ایس ایم ایس, بل بورڈز" جنت نے آرام آرام سے گنوائے

"اپنا اپائنمنٹ لیٹر لیتے جایئے گا جنت ستار" سنجیدہ انداز میں انہوں نے کتنی بڑی خوشخبری اسے سنائی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے

تھینک یو, تھینک یو سو مچ سر" وہ اپنی فائل لے کر کھڑی ہو گئی---آفس سے"
نکلتے ہی اس نے یس کے انداز میں مکا بنا کر جھٹکا دیا---اپنی خوشی میں مگن وہ لفٹ
کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی جیسے ہی لفٹ رکی تیزی سے اندر داخل ہونے لگی اسی
وقت اندر موجود شخص باہر نکلنے لگا---جنت کا سر جھکا ہوا اور دماغ ہواؤں میں تھا
اگر لفٹ سے باہر نکلنے والا قدموں کو بریک نہ لگاتا تو وہ اس میں بج چکی ہوتی---ہلکا
سا کندھا مخالف کے سینے سے ٹکرایا تھا"سوری" غلطی اسکی تھی مگر معذرت وہ
کر رہا تھا جنت نے اپنا ڈھلکتا آنچل سنبھالا اور کسی بھی قسم کا تاثر دیے بغیر لفٹ میں
سوار ہو گئی---پہلا اتفاق تھا کہ لفٹ اندر سے خالی تھی لفٹ میں کوئی موجود نہ تھا
اور اسے لفٹ آپریٹ کرنی نہیں آتی تھی---جس لڑکے سے ابھی اسکا ٹکراؤ ہوا تھا
---اُسے دوبارہ لفٹ میں گھستے دیکھ کر اس نے شکر کا سانس لیا

وہ اپنے مطلوبہ فلور کا بٹن پریس کر کے گھڑی دیکھنے لگا پھر جنت کی جانب دیکھا جو
بلاوجہ ماتھے پر سے بال ہٹا رہی تھی

اہمم "معیز نے دائیں ہاتھ کا مکا سا بنا کر ہونٹوں پر رکھا---در حقیقت اس نے" جنت کو متوجہ کیا تھا

آپ نے کون سے فلور پر جانا ہے؟؟؟"اسکے سوال پر جنت ہونق بنی کھڑی" رہی---معیز نے شانے ہلائے کہ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

نیچے جانا ہے---نیچے "جنت اسے جواب کے انتظار میں اپنی جانب دیکھتا پا کر" جلدی سے بولی

کتنا نیچے؟؟؟"جنت کو لگا وہ مسکرا رہا ہے"

گراؤنڈ فلور پر "جنت کے کہنے پر اس نے سر کو ہلکے سے جنبش دی اور"

جی "کا بٹن پریس کر دیا---لفٹ کا دروازہ کھلا تو وہ باہر نکل گیا---جنت بھی اسکے" پیچھے ہی نکلنے کو تھی جب وہ مڑا

یہ ففتھ فلور ہے "اس نے گردن موڑ کر جنت سے کہا"

اوہ" جنت واپس تیزی سے لفٹ میں گھس گئی ایک اور انکل بھی بھی سوار"
ہو گئے وہ لڑکا بھی واپس آ گیا تھا (اللہ جی اتنی بے عزتی---ایک لفٹ نہیں استعمال
کرنی آتی تمہیں جنت بی بی کیا بنے گا تمہارا) اس نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو
کوسا--لفٹ پھر رُکی---انکل باہر نکل گئے---جنت نے ایک قدم باہر کی جانب
بڑھایا جب وہ بولا

تھرڈ فلور" جنت نے آنکھیں میچتے پیر واپس کھینچ لیا اسکی پُشت معیز کی جانب تھی"
وہ اسکے تاثرات سے انجان مسکرا رہا تھا---اب کی بار لفٹ رکی تو جنت اپنی جگہ سے
نہیں ہلی

www.novelsclubb.com

گراؤنڈ فلور ہے یہ" معیز نے لفٹ کے دروازے کے اوپر انگلی سے اشارہ کیا جہاں"
لال رنگ کا جی بلنک کر رہا تھا---جنت تیزی سے باہر نکلی---پیچھے مڑ کر دیکھا وہ
لفٹ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سینے پر بازو باندھے اسی کو دیکھ رہا تھا نظریں چار
ہونے پر مسکرا دیا---جنت غڑاپ سے باہر تھی

****

کیسا ہوا تمہارا انٹرویو" جنت کے اندر داخل ہوتے ہی حمنہ نے پیچھے سے دروازہ بند" کرتے پوچھا

شاندار, زبردست, بہت اعلیٰ" جنت نے جھوم جھوم کر بتایا" سچی؟ تنخواہ کتنی" ہے؟" حمنہ پرجوش انداز میں بولی" جتنی بل گیٹس کی ہے" جنت کا موڈ خراب ہوا- --دوپٹہ اتارا اور کمرے میں پہنچ کر بیڈ پر پھینکا

بل گیٹس کو تنخواہ نہیں ملتی بھئی وہ تو خود باس ہے----ایک سو بلین یو ایس ڈی" ڈالر کل مالیت ہے اس سال کی---چار بلین ڈالر کی زیادہ کمائی ہوئی ہے اُسکی اس سال جب کہ پچھلے سال کے حساب سے جب وہ دنیا کا دوسرا بڑا آدمی مانا جاتا تھا ایک سیکنڈ میں تقریباً تقریباً ایک سو سے زیادہ ڈالر کما لیتا تھا ایک منٹ میں تقریباً سات ہزار ڈالر" حمنہ شاید مزید بولنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر جنت کے ٹوکنے پر رک گئی

بس بھی کر جاؤ دماغ کھاؤ گی کیا میرا" جنت جھنجھلائی"

یہ سب تمہاری ہی کیلکولیشن ہے جو آتے جاتے تم کرتی رہتی ہو--- شکل دیکھو" اپنی اور مقابلے دیکھو---ہونہہ "حمنہ نے مزاق اُڑاتے اسکے ہینڈ بیگ کو کھولنا شروع کیا

کچھ نہیں ہے اس میں "جنت نے بیگ جھپٹ لیا"

بندہ کوئی مٹھائی ہی لے آتا ہے منہ ہی میٹھا کروا دیتا ہے "حمنہ نے ناراضگی دکھائی"

مارکٹنگ کی جاب ہے میری کوئی بل گیٹس کی طرح مائیکروسافٹ تو لانچ کر کے " دنیا میں تہلکہ تو مچایا نہیں ہے جس کی خوشی میں مٹھائی بانٹتی پھروں "جنت الماری سے کپڑے نکالتی بولی

www.novelsclubb.com

سڑی ہی رہنا ہر وقت کبھی خوش مت ہونا لوگ نوکریوں کیلیے سال سال دھکے " کھاتے پھرتے ہیں اور تمہاری تعلیم مکمل ہوتے ہی نوکری لگ گئی "جنت جو باتھ روم میں گھس رہی تھی اسکی بات پر سیخ پا ہو کر دروازے سے منہ نکالے کہنے لگی

اوہیلو دو ہفتے جگہ جگہ مغرور, اونچی ناک والوں کو انٹرویو دیتی رہی ہوں وہ سال" بھر کے دھکوں سے کم ہے کیا؟ آئی بڑی" ٹھک سے دروازہ بند کر لیا

امی "حمنہ ساتھ والوں کے گھر سے انہیں بلانے چلی گئی"

****

اگلی صبح جنت وقت پر آفس میں موجود تھی ساڑھے آٹھ کا وقت تھا وہ آٹھ پندرہ پر موجود تھی حالانکہ اسے بس سے آنا ہوتا تھا پھر پندرہ بیس منٹ کی واک پر دفتر تھا- --بلکہ ٹاور تھا

مس جنت؟" وہ ویٹنگ ائیریا میں ایک طرف کھڑی تھی کہ ریسپشن پر کوئی آئے" تو بات کرے کہ اسے جانا کہاں ہے؟ جب وہی کل والا لڑکا اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا

جی" جنت نے اسکی جانب دیکھا اس نے وائلٹ کلر کی شرٹ اور وائٹ جینز پر" لائننگ والی ٹائی لگا رکھی تھی بازو کہنیوں تک فولڈ تھے---جینٹس پرفیوم کی

خوشبو اسکے آنے سے ہوا کو معطر کر گئی تھی---بہت گھنے اور سیاہ رنگ بال تھے--کلین شیوڈ بہت امپریسو لک تھا اُسکا"کم ود می"اس سے کہہ کر وہ مڑ گیا---ایک ہاتھ جینز کی پاکٹ میں ڈالے دوسرا یونہی لٹکائے چل رہا تھا---پورٹیبل کیبن کے پاس سے گزر کر سامنے آلیو منیم فریم اور ٹمپرڈ گلاس سے ڈیزائن شدہ خوبصورت سا آفس روم تھا اس سے کچھ فاصلے پر لفٹ تھی---جنت آس پاس دیکھتے اسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی---لفٹ میں سوار ہوتے اسے کل والی اپنی حرکت یاد آگئی تھی

ہمیں ففتھ فلور پر جانا ہے یہ پی فائف اسے پریس کریں گے"اس نے بہت" سارے دو کالم میں لگے بٹنوں میں سے ایک بٹن پر یس کرتے کہا"یہ اوپر لکھا آرہا ہے کہ لفٹ کس فلور پر ہے"معیز نے لفٹ ڈور کے اوپر اشارہ کیا---جنت نے فقط سر ہلانے میں ہی عافیت جانی تھی---پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر وہ سیدھا کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

آپ کا کیبن میں دکھا دیتا ہوں---آپ وہیں پر بیٹھیں گی آج سے "لفٹ کے "
کھلتے ہی وہ باہر نکل گیا جنت نے بھی اسکی تقلید کی---سامنے بہت سے کیوبکل
ڈیزائن کے پارٹیشنڈ کیبنز تھے--وائٹ اور چاکلیٹ کلر کا انٹریئر بہت دلکش اور
آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا

آپ ایسا کریں "ہونٹوں کے گوشے وا کیے--شہادت کی انگلی سے پیشانی کھرچتے"
وہ کچھ سوچنے لگا--جنت اسکے چہرے پر نظریں جمائے اسکا جملہ مکمل ہونے کے
انتظار میں تھی

اچھا---ٹھیک "وہ جیسے اپنے آپ سے مخاطب تھا"

آئیں "دائیں طرف بنے کیبنز کی جانب جاتے بولا (آتو رہی ہوں اور کتنا آؤں)"
جنت اسکے دو منٹ بعد آئیں آئیں کی رٹ سن کر تنگ آچکی تھی---اپنے کیبن میں
آکر معیز نے جس میز پر کمپیوٹر پڑا تھا اسکا دراز کھولا اور ایک فائل نکالی "بیٹھ جائیں"
جنت نے آس پاس دیکھا کوئی کرسی نہیں تھی

کیا ہوا؟"فائل کے صفحات پلٹتے اس نے سر اٹھا کر کھڑی جنت کو دیکھا---پھر اٹھا"
اور کیبنز کے آخر میں ایک دوسرے پر چڑھی بہت سی پلاسٹک کی کرسیوں میں
سے ایک کرسی اسکے لیے نکال کر لایا

ایک کیبن میں ایک ہی چیئر رکھتے ہیں ورنہ ورکرز کہیں بھی بیٹھ کر باتیں شروع"
کر دیتے ہیں"وہ خود ہی بولا--جنت خاموشی سے اسکی لائی کرسی پر بیٹھ گئی

پہچانتی ہیں اسے؟"کمپیوٹر کی روشن اسکرین کی جانب دیکھتے اس نے جنت سے"
پوچھا

پوسٹ کرون"جنت نے مکمل اعتماد سے جواب دیا"

جنت ہمارے بہت سینئر سر لغاری دوبئ شفٹ ہو گئے ہیں مارکٹنگ کا برڈن زیادہ"
تھا جس وجہ سے آپ کا سلیکشن ود آؤٹ اینی بونڈنگ اینڈ ہارڈ انٹرویو کے ہو گیا--
آج میں ایک طرح سے آپ کا ٹیسٹ لوں گا اسکے بعد ہی ہم کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں
کہ آپ کی پوسٹ کیا ہونی چاہیے آپ کو کتنے لیول کا ٹاسک اسائن کیا جا سکتا ہے"

مکمل سنجیدگی سے ایک پروفیشنل کی طرح وہ جنت کو دیکھ کر کہہ رہا تھا جنت بھی پوری توجہ سے اسکی بات سُن رہی تھی

"پوسٹ کراؤن کے علاوہ کوئی ٹول یوز کیا؟؟؟"

بفر "جنت نے جلدی سے جواب دیا"

گُڈ "معیز نے پوسٹ کرون کو مینیمائز کر کے ایک اور ونڈو کھولی"

جب بھی آپ مارکٹنگ کیلیے نکلتے ہیں کانٹینٹ رائٹنگ ایک بہترین سکل مانی جاتی ہے کسٹمر کو متوجہ کرنے کیلیے--- چلیں یہ پروڈکٹ ہے آپ کو اسکی مارکٹنگ کرنی ہے تھرو سوشل میڈیا ٹول--سٹارٹ "اس نے ماؤس جنت کی طرف کیا---اسے اپنی کرسی سے کمپیوٹر آپریٹ کرنا مشکل ہو رہا تھا

یہاں آجائیں "اس نے جنت کو اپنی کرسی پر آنے کا کہا خود اُٹھ چکا تھا اس نے جو جو "
کام جنت سے کروائے وہ سب اسکی جاب کی ضرورت تھے--- جنت نے کچھ
ٹاسکس میں اے تو کچھ میں اے ون لیکر اپنی قابلیت کا لوہا منوا ہی لیا تھا

پیڈ ایڈورٹائزنگ کیلیے تو آپ بہت ہیلپ فل رہیں گی " باس کو جنت کی پوری "
رپورٹ دے کر آنے کے بعد اس نے اپنا کمنٹ دیا

اور کانٹینٹ رائٹنگ تو آپکا پلس پوائنٹ ہے--- اکسیلنٹ "اس نے انگوٹھا کھڑا کر "
کے دوستانہ مسکراہٹ سے نوازا--- جنت بھی ہونٹ دبائے مروتاً مسکرائی--- وہ
ابھی تک کھڑا تھا--- کلائی نظروں کے سامنے کیے وہ ٹائم دیکھ رہا تھا

لنچ ٹائم ہو گیا ہے "ہاتھ میں پکڑی فائل اس نے میز پر رکھی اور جانے لگا پھر اُلٹے "
قدموں واپس مڑا

آپ لنچ نہیں کریں گی؟"اس نے جنت سے پوچھا جو دوبارہ کمپیوٹر پر شروع" ہونے والی تھی---بھوک کی تو وہ شروع سے کچی تھی مگر مسئلہ یہ تھا کہ یہاں کنٹین اسکی رینج میں تھی بھی کہ نہیں

آج تو فرسٹ ڈے ہے آپ کا---- چھوڑیں اسے لنچ کرنے چلیں "عام سے انداز" میں اس نے جنت سے اسرار کیا

چلیں "ماؤس اسکی پہنچ سے کچھ دور رکھتے بولا تو وہ اپنا ہینڈ بیگ لے کر اسکے ساتھ" چل دی---راستے میں جگہ جگہ کھڑے ہو کر وہ اپنے کولیگز سے گفتگو میں لگ جاتا اللہ اللہ کر کے وہ کنٹین پہنچے---الائچی والی چائے کی مزیدار خوشبو جنت کے نتھنوں سے ٹکرائی---اسنے لمبا سانس اندر کھینچا

کیا لیں گی آپ؟"کاؤنٹر تک کا راستہ طے کرنے کے دوران معیز نے سوال کیا"

ایک کپ چائے "جنت جلدی سے بولی---معیز کی ہلکی سی مسکراہٹ مزید گہری" ہو گئی

ایک کپ چائے اور ایک پائن ایپل جوس" دونوں چیزیں لے کر وہ ایک ٹیبل پر آ" کر بیٹھ گیا--- جنت نے بھی اپنی جگہ لی---ابھی وہ ٹی بیگ ہی ڈپ کر رہی تھی جب دو لڑکیاں فل میک اپ میں ان کے پاس چلی آئیں--- بڑے بڑے شیفون کے دوپٹے اور سلیولس لان کی شرٹس, کیپری پجامے---آنکھوں پر موٹا موٹا آئی لائنر اور تیز پرفیوم

ہائے معیز" دونوں یک زبان بولیں"

ہائے" بوتل کی کیپ اُتارتے معیز نے مسکرا کر جواباً کہا"

یہ کون ہے؟" ان میں سے ایک کی نظر جنت پر پڑی"

نیو انٹری؟" دوسری نے اندازہ لگایا"

مارکٹنگ کیلیے ہائیر کیا ہے" معیز بولا "

ہائے جنت "جنت نے مصافحے کیلیے ہاتھ بڑھایا---دونوں لڑکیوں سے ہاتھ "
ملانے کے بعد وہ پھر سے اپنی چائے کی جانب متوجہ ہو گئی---کسی بھی نئ آنے والی
لڑکی کو پہلا ہفتہ تو کانفیڈنس گین کرنے میں لگ جاتا تھا مگر جنت اس معاملے میں
بہت اچھی تھی اور سوشل ہونا بھی جانتی تھی---اسکو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ کسی
چھوٹے محلے کے گورنمنٹ کالج سے گریجویشن کر کے آئی ہے---معیز نے اسکا
ٹیسٹ لیا ہر جواب مکمل اعتماد سے دیا---ایک دو بار غلط جواب دے کر بھی مکمل
اعتماد سے اسکی جانب دیکھتی رہی کہ معیز گڑبڑا گیا

یہاں کا انوارمنٹ (ماحول) بہت دوستانہ ہے آپ کی جب سب سے بات چیت "
ہو گی تو بالکل فیملی ٹائپ لگے گا آفس "معیز نے اسے آس پاس گپ شپ میں
مصروف میل فی میل ورکرز کی بے تکلفی دیکھتے کہا---وہ مروتاً مسکرائی "چلیں "
اس نے چائے کا کپ خالی کر دیا تھا معیز سے پوچھنے لگی اتنے میں وہ دونوں لڑکیاں
اپنا لنچ لے کر ان کے پاس ہی آ گئیں

معیز بندہ ٹریٹ ہی دے دیتا ہے---آخر کو تمہاری مارکٹنگ کی ٹیم میں ایک "
بندے کا اضافہ ہوا ہے بندہ بھی بڑا ذہین و فطین ہے آدھا کام تو کم ہو گیا تمہارا"ان
میں سے ایک نے معیز کے ساتھ والی کرسی سنبھالتے کہا---ہاتھ میں سموسوں والی
پلیٹ اور کولڈ رنک تھی

کس چیز کی ٹریٹ بھئی؟؟؟کوئی اضافی بندہ نہیں آیا پلیز منٹ ہوئی ہے بس""
معیز اسکی جانب مڑ گیا

"سو کنجوس مرے ہوں گے جب تم پیدا ہوئے"

اس سے بھی زیادہ مرے تھے"معیز ہنسا"

****

سرخ کتھئی رنگ پر آف وائٹ کڑھائی کے پھول بنے تھے--- قمیض چھوٹی تھی اور
فلازو کھلا تھا کافی---شیفون کا ہم رنگ دوپٹہ بائیں طرف شانے پر پھیلا رکھا تھا

دائیں شانے پر اونچی پونی سے نکلتے بال ڈال رکھے تھے---میک اپ کے نام پر کاجل اور مسکارا لگا رکھا تھا

کیا بات ہے آج تو لوگ بڑے تیار شیار ہو کر آئے ہیں"اسے آفس آتے ایک ہفتہ" ہو چکا تھا--ایمن نے بڑی شوخی سے اسے چھیڑا

اور بجلیاں بھی گرا رہے ہیں اوئے ہوئے"حفصہ نے بھی حصہ ڈالا---جنت ان" "Am I looking کے کمنٹس پر مسلسل مسکرا رہی تھی

اس نے شیفون کا دوپٹہ شانے پر درست کرتے پوچھا "pretty???"

"much"

www.novelsclubb.com

حرا نے فلائنگ کس اُچھالتے کہا یہی اسکا انداز تھا

ہائے"جنت نے اپنی کرسی پر موجود معیز کو سلام جھاڑا جسکی اُنگلیاں ہمیشہ کی" طرح آج بھی اُسی مخصوص رفتار سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں

اسلام و علیکم "فائل کو بند کر کے ----انٹر کا بٹن پر س کرتے اس نے سر اٹھایا مگر "
جھکانا بھول گیا---دوسری طرف جنت اپنی کرسی سنبھال رہی تھی اسکی نظریں نہ
محسوس کر سکی---معیز نے سر کو ہلکے سے خم دیا

باس نے ٹائم نہیں بتایا میٹ اپ کا؟؟؟" جنت نے ڈرار سے ایک یو ایس بی نکال "
کر سی پی یو میں لگائی

نو بیس تک نکلیں گے "معیز نے سنجیدگی سے جواب دیا (اسے کیا ہوا ہے) جنت "
سوچ کر رہ گئی---وہ اس سے میٹ اپ کے حوالے سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی
مگر اسکی جانب سے نو لفٹ کا بورڈ دیکھ کر اپنا سا منہ لے کر رہ گئی---دراصل اسے
اپنی کمپنی کی مارکٹنگ کرنی تھی رات بھر وہ سلائڈز ریڈ کرتی رہی تھی---پریکٹس
کرتی رہی تھی کہ اسے کیسے بولنا ہے---کیسے ہینڈ موو ز ہونے چاہیے ہیں اتنے
لوگوں کے سامنے اسکا کانفیڈنس ڈاؤن نہ ہو جائے جب باس نے معیز سے اس
سیشن کی بات کی تو معیز نے بلا جھجک اسکا نام لے ڈالا کہ جنت کے ہوتے ہمیں

برانڈ امبسیڈر کی کیا ضرورت ہے---جنت ہینڈل کر لے گی---پھر جنت کے نہ نہ کرنے کے باوجود اس نے اپنا رعب برقرار رکھا---ایک لمحے میں دوست بن جاتا دوسرے میں باس

یس سر وی آر کمنگ "انٹر کام پر معیز نے کسی سے کہا پھر سلائیڈز ریڈ کرتی جنت" کی جانب متوجہ ہوا

لیٹس گو "اپنا کوٹ سیٹ کی بیک سے اٹھا کر بازو پر ڈالتے اس نے بے نیازی سے" کہا---اسکے چلنے سے سنگ مرمر کے فرش پر جو دھک دھک پیدا ہوتی تھی وہ آفس میں کسی کے قدموں سے جنم نہیں لیتی تھی شاید اسکے چلنے کا انداز ہی ایسا تھا---

جنت نے جلدی سے یو ایس بی اجکٹ کی اور کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر دیا تب تک وہ جا چکا تھا جنت تیزی سے اسکے پیچھے چلنے لگی---لفٹ کے بند ہوتے ہوتے وہ غڑاپ سے اندر گھسی بلیک ڈریس پینٹ کے ساتھ لائٹ پنک شرٹ پہنی ہوئی تھی---

کہنیوں تک فولڈ کف کھول رہا تھا---بلیک لائننگ والی ٹائی بہت سوٹ کر رہی

تھی---شرٹ کے بازو سیدھے کر کے اس نے کوٹ پہنتے نظر اٹھا کر جنت کو دیکھا جو مسلسل اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی اسکے دیکھنے پر خفیف سی ہو کر ادھر اُدھر نظریں دوڑانے لگی---سیاہ چمچماتی ٹیوٹا لینڈ کروزر کھڑی تھی---وہ اور معیز پچھلی سیٹ پر آ بیٹھے

(اس بندے نے آج ہی پرفیوم کی پوری بوتل اپنے اوپر اُنڈیلنی تھی)اسے پرفیوم سے سخت الرجی تھی ناک پر خارش شروع ہو چکی تھی وہ بار بار شہادت کی انگلی سے ناک رگڑتی اور پھر وہی ہوا جسکا ڈر تھا

اچھو"اس نے ہینڈ بیگ سے ٹشو نکالے---معیز نے ایک نظر اسے دیکھا"

اچھو""چھوں"(یا اللہ کہیں تو عزت بنائے رکھ)گاڑی کی خاموشی میں اسے اپنی" چھینکوں کی آواز نہایت بری لگی تھی

آر یو فائن جنت؟؟؟"اسکے باس نے فرنٹ سیٹ پر ہی بیٹھے اونچے سے پوچھا"

یس سر "وہ منمنائی ساتھ ہی خونخوار نظروں سے معیز کو دیکھا"

دور ہو کر بیٹھیں "دبی دبی آواز میں وہ جھنجھلا کر بولی تو معیز نے حیرت سے پھٹی" آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑیں "اتنا تیز پرفیوم---""اچھو"(ناک ٹشو سے رگڑی)

لگایا ہے آپ نے "وہ تو پہلے ہی اس سے فاصلے پر بیٹھا تھا---مزید سرک کر" گاڑی کے دروازے سے چپک گیا---جنت کا بھی کچھ یہی حال تھا بلکہ اس نے چہرہ بھی کھڑکی کی جانب موڑ رکھا تھا---ڈرائیور اور باس ان کی اس عجیب سیٹنگ پر حیران ہونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے

****

میٹ اپ ان کی سوچ سے بھی زیادہ شاندار گیا تھا گو کہ اپنی کمپنی کو انٹروڈیوز کرواتے اسے چھینک آئی تھی مگر سوری کہہ کر ایک ڈیسنٹ سا امپریشن قائم رکھتے اس نے اپنی گفتگو حاضرین کے ساتھ جاری رکھی تھی---کراچی ایکسپو سینٹر میں یہ میٹ اپ ارینج ہوا تھا---شہر کی مشہور و معروف کمپنیز کے سوا کچھ جامعات کے

فائنل ائیر ز کے اسٹوڈنٹس نے بھی شرکت کی تھی کہ انہیں مارکیٹ کا اندازہ ہو سکے---نیوز رپورٹرز بھی تقریب کے حوالے سے سوالات کرتے نظر آرہے تھے---جنت نے سنا تھا کہ انسان آہستہ آہستہ سیکھتا اور حاصل کرتا ہے مگر حقیقت تو یہ تھی کہ اس نے اچانک ہی لمبی چھلانگ لگائی تھی کہاں اُس نے کبھی کسی چھوٹی سی تقریب میں سپیکنگ کی ڈیوٹی نہیں لی تھی اور کہاں اب ایک بڑی کمپنی کو پروموٹ کر رہی تھی---اسے یہ ماننا پڑا کہ برانڈ امبسیڈر کیلیے آپ کا مارڈرن ہونا یا صحیح معنی میں آپ کا مغربی لباس پہننا ضروری ہے---دوسری کمپنیز کی زیادہ تر برانڈ امبسیڈرز نے ٹائٹ پینٹ کوٹ پہن رکھے تھے اور بے حد تنگ پہنے تھے---میک اپ سے لدے چہرے اور ڈائی بال، بلاک ہیلز جنت ایک ایک کو غور سے دیکھ رہی تھی جب معیز اسکے برابر آکر بیٹھ گیا---ٹانگ پر ٹانگ جماتے وہ اسٹیج پر کھڑے اسپیکر کی جانب دیکھتے بولا

www.novelsclubb.com

بہت اچھا بولتی ہو تم---یو ہیو آ بیوٹی فل وائز" جنت نے اسکی طرف دیکھا معیز" نے اسٹیج پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا---پھر سر ہلا کر پوچھنے لگا کہ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟

وائز میٹر نہیں کرتی یہاں کانفیڈنس اور انداز اہمیت رکھتا ہے اور جتنی بری طرح" میں چھینکی تھی ڈیٹ واز سو امبیر سنگ--" جنت کا موڈ خراب تھا

ایسا کچھ نہیں تھا تم فضول میں اپنے آپ کو ڈی گریٹ کر رہی ہو---ہم پاکستانیوں" کی آدھی ناکامی یہی ہوتی ہے کہ ہم کبھی مانتے ہی نہیں کہ یہ کام ہم نے اچھا کیا ہے-

--یا ہم میں یہ کرنے کی صلاحیت ہے" وہ رسانیت سے بولا

ٹھیک ہے نو مور لیکچرز" جنت نے منہ بگاڑا"

کیا ہوا ہے---تمہارا موڈ خراب لگ رہا ہے" وہ اسکی جانب قدرے جھک کر بیٹھا" دھیمی آواز میں بولا جیسے بہت اسکا ہمدرد اور بڑا ہی گہرا دوست ہو

نتھنگ "جنت نے کرسی چھوڑ دی"

"کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

لنچ کرنے "جنت کو اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا یہی ایک طریقہ سمجھ آیا"

چلو میں بھی چلتا ہوں "وہ بھی اسکے برابر کھڑا ہوتا بولا (اسے کیا تکلیف ہے "

میرے پلو سے کیوں چپک گیا ہے) جنت نے کوفت سے سوچا مگر اس سے کچھ کہہ

نہ سکی---لنچ میں ایگ نوڈلز, سنگاپوری رائز اور چکن چاومن تھا ساتھ بلیک کافی

اور قہوہ جنت کا دل چاہا اپنا سر کسی دیوار میں دے مارے صبح ٹینشن میں ناشتہ بھی

ڈھنگ سے نہیں کیا تھا اور ایسا کھانا زندگی میں کبھی نہیں کھایا تھا زیادہ سے زیادہ

پاستہ یا نوڈلز وہ بھی دیسی انداز میں بنا کر کھا لیتی تھی یہاں باقاعدہ چوپ اسٹکز پڑی

تھیں اور چند چائنیز ان سے چاول کھا رہے تھے اور اتنی تیزی سے کہ جنت بس دیکھ

کر رہ گئی---اسٹوڈنٹس کو دیکھا تو وہ ان کاروباری افراد سے زیادہ پر اعتماد تھے اسے

اپنے تعلیمی بیک گراؤنڈ پر افسوس ہوا معیز اپنی پلیٹ بنا کر اس تک آیا جو سامنے کھڑے لڑکے لڑکیوں کے ایک گروپ کو بے تکلفی سے باتیں کرتے دیکھ رہی تھی

تم نے لنچ نہیں لیا؟؟؟"معیز کے پکارنے پر وہ فوراً متوجہ ہوئی"

بھوک نہیں ہے مجھے "اس نے بہانہ تلاشا"

ابھی تم لنچ کرنے آئی تھی اور اب دو منٹ میں تمہاری بھوک بھی غائب ہو گئی--"

-ہوا کھاتی ہو کیا؟؟؟"اس نے اپنی پلیٹ زبردستی جنت کو تھمائی اور ایک اور پلیٹ لے کر کھانے کے میز کی طرف بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

"آجاؤ"

مگر میں اتنا نہیں کھاؤں گی "جنت نے گھبرا کر کہا"زیادہ بنو مت اتنی ٹیسٹی ڈشز" ہیں تم پچھتاؤ گی نہ کھا کر "اس نے جنت کیلیے کرسی کھینچی اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا---آدھی تعداد لڑکیوں کی ایسی ہے جو کسی کے

سامنے کھانا کھاتے شرم اور جھجھک کا شکار ہوتی ہیں---آفس جوائن کرنے سے پہلے جنت بھی ایسی ہی تھی مگر اب وہ کم از کم معیز کے سامنے بلا جھجھک کھا پی سکتی تھی"--"کھاؤنا

"it's delicious you should try"

وہ مزے سے ایگ نوڈلز کانٹے پر لپیٹتا کھا رہا تھا---جنت کو اس کے سامنے کھانے میں یہ ڈر لاحق تھا کہ اتنے لمبے نوڈلز اگر اسکے منہ سے لٹکتے رہے تو وہ اسکا کتنا مزاق بنائے گا"مجھے نوڈلز نہیں پسند"جنت کے کہنے پر کانٹے میں نوڈلز لپیٹتا معیز ٹھہرا "اُففف سیریسلی؟؟؟بہت بورنگ ہو یار تم---نوڈلز،پاستہ میکرونی میرے فیورٹ ہیں تمہیں یہ سب کھانا چاہیے""آپ کے فیورٹ ہیں میرے تو نہیں نا" جنت کے تڑخ کر کہنے پر وہ سنبھلا"ہاں یہ بھی ہے"کھسیانا سا ہو کر بولا(اپنی زبان کو قابو میں رکھ معیز)اس نے اپنے آپ کو سرزنش کی"رائز ٹرائی کرو آئی ایم شیور تمہیں یہ پسند آئیں گے"جنت نے سر ہلایا پھر کانٹے سے چاول کھانے لگی---

چاولوں کا ذائقہ اسے اگر اچھا نہیں لگا تو برا بھی نہیں تھا---"بس؟؟؟"دو چمچ ہی لیے تھے جنت نے جب اس نے حیران ہوتے پوچھا"ہاں"جنت نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا"کافی لوگی؟؟؟"اس نے پوچھا"نہیں"وہ ادھر اُدھر دیکھتی بے نیازی سے بولی(کتنے نخرے ہیں اسکے جیسے بل گیٹس کی اولاد ہو)معیز کو اسکے اتنے نخرے ایک آنکھ نہ بھائے(کم از کم اسے ایگ نوڈلز تو کھانے چاہیے تھے سوچ لو معیز کیسے گزارا کروگے)وہ موبائل پر مصروف جنت کو چور نظروں سے دیکھتے سوچ رہا تھا(یہ آج اتنی پیاری کیوں لگ رہی ہے؟؟؟اگر میں اسکی تعریف کردوں تو اس میں مضائقہ کیا ہے---شاید اسے اچھا لگے)معیز نے چاول کانٹے پر چڑھاتے سوچا"اہمم جنت"اس نے مخاطب کیا"جی"جنت نے اپنی دلنشین پلکوں کی جھالر اُٹھا کر اسے دیکھا(اوئے اُسے برا بھی تو لگ سکتا ہے)دماغ نے سرزنش کی "ہیری پوٹر پڑھی ہے؟؟؟"(میں کچھ اور بھی تو پوچھ سکتا تھا نا)"کیاااا"کس موقع پر وہ کیا سوال کر رہا تھا"نہیں"اس نے نفی میں سر ہلایا"ہیری پوٹر کی پوری

www.novelsclubb.com

سیریس ہے "معیز صدمے سے چور آواز میں بولا "تو؟؟؟" جنت کی بے نیازی عروج پر تھی "تم نے دی فلاسفرس سٹون بھی نہیں پڑھی؟؟؟" اسکے منہ کے زاویے بتا رہے تھے کہ اسے زبردست شاک لگا ہے جنت ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی "اس کتاب کا اسی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا تھا--- بہت شہرت ملی تھی اس کتاب کو پانچ سو ملین کاپیاں چھاپی گئیں تھیں اسکی اور یہ تاریخ کی بیسٹ سیلنگ بُک کہلائی تھے "معیز کا بس چلتا تو زبردستی اسے ہیری پوٹر پڑھاتا" مجھے فینٹسی پسند نہیں--- آئی جسٹ ہیٹ ناولز نہایت بیکار اور وقت کا ضیاع "جنت نے جانے کس جنم کی بھڑاس نکالی تھی "فینٹسی ورلڈ انسان کے دماغ کو چند لمحات کی راحت بخشنے کیلیے لکھاری تخلیق کرتے ہیں جہاں لوگ چغل خوری اور ٹی وی ڈراموں پر وقت ضائع کرتے ہیں وہاں ہم جیسے لوگ کتابوں پر ضائع کر لیتے ہیں--- لکھاری اگر ہمارے معاشرے ہماری دنیا کے دائرے سے چند پل کیلیے علیحدگی اختیار کر کے کچھ فرحت بخش لکھ ڈالتا ہے تو اس میں برائی کیا ہے--- حقیقت سے تو ہم سب ہی

www.novelsclubb.com

آشنا ہوتے ہیں اور فینٹسی تو نام ہی تصورات کا ہے اسکا حقیقت سے کیا مقابلہ "معیز نے اسکی بات کو سنجیدگی سے لیا تھا اور خاصا طویل جواب دیا تھا "سب کی اپنی اپنی پسند ہوتی ہے اگر مجھے نہیں پسند تو نہیں پسند---اب آپ کیا زبردستی لے جائیں گے مجھے اپنے اس فینٹسی ورلڈ میں "جنت نے برا مانتے کہا" لے جانے کا تو نہیں پتا مگر ایک بار اگر آپ میرے فینٹسی ورلڈ میں آ گئیں تو واپسی کی تمام راہیں بند کرنی پڑ جائیں گی---زیادہ مت سوچیں مشکل بات ہے آسانی سے سمجھ نہیں آئے گی--- مجھے لگتا ہے باس آپ کو تلاش کر رہے ہیں "اسکے کہنے پر جنت اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی پھر کچھ بھی کہے بنا فرنٹ چیئرز کی جانب چل دی (معیز اس نے تو ہیری پوٹر بھی نہیں پڑھی---دل نے منہ بسورا)

www.novelsclubb.com

****

آج اتوار کا دن تھا وہ بہت مزے سے بالوں کو دہی انڈہ لگائے صحن میں وائپر لگا رہی تھی---پاس پڑے موبائل پر دسپسیتو چل رہا تھا---گانے میں موجود سپینش تو

اسے آتی نہیں تھی تو جو منہ پر چڑھ رہا تھا گائے جا رہی تھی---ابھی آدھا صحن صاف ہوا تھا کہ دروازہ بجنے لگا

کون ہے؟؟؟"جنت نے بلند آواز پوچھا"

یہ ستار صاحب کا گھر ہے"کسی خاتون کی نرم و ملیح آواز آئی---جنت نے تھوڑا سا" دروازہ کھول کر باہر جھانکا وہ بھول چکی تھی کہ مشین لگانے کیلیے اس نے بہت گھسا پٹا سوٹ پہن رکھا ہے جسکا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا اور وہ یہ بھی فراموش کر چکی تھی کہ اس نے سر پر انڈہ اور دہی مل رکھا ہے

کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟؟"جنت نے سنجیدگی سے پوچھا"

ستار صاحب کا گھر یہی ہے؟؟؟"خاتون نے پھر پوچھا"

کون ہے جنت؟؟؟"اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی---سبزی کی ٹوکری" "لیے کچن سے نکلتی امی نے آواز لگائی"امی کوئی آنٹی ہیں

جنت انہیں اندر بلانے سے خوفزدہ بھی تھی کہ کراچی کے حالات کا سب کو پتا ہے

دروازہ تو چھوڑو"ان کے کہنے پر وہ دروازے سے ہٹ کر کھڑی ہو گئی---"

انہیں اندر آنے کا راستہ دیا---خاتون کے ساتھ ایک اور عورت بھی تھی---

مطلب دو خواتین--امی ان کو اندر لے گئیں جنت نے دروازہ بند کیا اور پھر سے

وائپر لگانے لگی---کام مکمل کر کے وہ واش بیسن پر ہاتھ دھو رہی تھی جب حمنہ کھی

کھی کرتے اسکے پاس آئی

پتا ہے یہ آنٹی کون ہیں؟؟؟"جنت نے نفی میں سر ہلایا--حمنہ پھر دانت"

"نکالنے لگی

www.novelsclubb.com

ساسوماں ہیں تمہاری"حمنہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا"

کیا بکواس کر رہی ہو؟؟؟"جنت نے اسے دور دھکیلا"

بابل کی دعائیں لیتی جا، جا تجھ کو سکھی سنسار ملے "ہاتھ کو مروڑ کے ماتھے پر رکھ کر" اس نے مصنوعی دکھ بھرا لہجہ بنایا "میکے کی نا کبھی یاد آئے "وہ بڑے غمگیں انداز میں گا رہی تھی جنت نے ایک گھونسا مارا پھر ڈرائنگ روم کے دروازے کے پاس کان لگا کر بیٹھ گئی---حمنہ اپنے موبائل سے اسکی ویڈیو بنانے لگی

جی صرف دو ہی بیٹیاں ہیں میری "امی کہہ رہی تھیں"

میرا ماشاءاللہ ایک ہی بیٹا ہے---اکلوتا میٹرک کیا تھا اُس نے جب میرے شوہر " کا انتقال ہو گیا---اللہ کا شکر ہے اُس نے اتنا حوصلہ دیا کہ میں نے اکیلی عورت نے اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کی پڑھایا لکھایا--- عقل و شعور دیا""حوصلہ ہے آپ کا بہن جی" جنت کا پورا وجود کان بن چکا تھا

حمنہ "اندر سے امی نے آواز لگائی "

جی امی "حمنہ فون اسکی گود میں پھینک کر اندر بھاگ گئی"

بہن کو بولو چائے لے کر آئے "انہوں نے چائے پر دباؤ ڈالا جس کا مطلب تھا کہ "
حلیہ درست کر کے آئے----حمنہ مسکراتی ہوئی سر ہلا کر نکل گئی

جائیں اپنے ہونے والے اُن کی امی جان کیلیے چائے بنائیں "حمنہ نے ایک ہاتھ "
پسلی پر رکھ کر اُنگلی سے اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا

ایسی چائے بناؤں گی نا کہ یہ جو کوئی بھی میرا وہ بننے کی سوچ رہا ہے نا اُس کی "
درگت بنے گی آج اُسکی امی کے ہاتھوں "جنت بازو چڑھاتی کچن میں گھس گئی

ارے کیا کرنے لگی ہو خدا کا خوف کرو اتنی پیاری عورت ہے تمہاری ساس ایسی "
میٹھی زبان ہے کہ واہ مجھے تو چم چم گلاب جامن سب پھیکے لگنے لگے ہیں "حمنہ اسے
مزید تپا رہی تھی

یہ چائے پینے کے بعد تمہیں مرچیں بھی تیکھی نہیں لگیں گی ان کی زبان کے "
آگے "جنت نے چائے کیلیے پانی چڑھایا "اللہ کو مانو--- مجبور عورت پتا نہیں کس کی
فریاد پر آئی ہے "اسے مصالحوں والا ڈبہ کھولتے دیکھ کر حمنہ نے گھبرا کر کہا "ناٹ

مائی پرابلم "جنت نے شانے اُچکاتے ثابت کالی مرچیں اُبلتے پانی میں پھینکیں حمنہ کی آنکھیں پھیل گئیں---لونگ, دار چینی, بڑی الائچی اس نے سارے گرم مصالحے اور نمک ڈال کر تھوڑی سی پتی ڈال دی----دو کپ چائے کے نکالے اور اسی حلیے میں اندر کمرے کی جانب چل دی حمنہ سر پیٹتی رہ گئی

اسلام و علیکم "اس نے ٹرے رکھی تھی جب وہی نرم لہجے والی عورت بولی جب" کہ اسکے ساتھ موجود بھاری جسامت والی عورت تنقیدی نگاہوں سے اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی---امی کی کڑی نگاہوں کا سامنا کرتے اس نے بڑے ادب سے مسکرا کر جواب دیا

www.novelsclubb.com

کیا نام ہے آپ کا""امی نے بتایا نہیں "

جنت نے حیران ہونے کی اداکاری کی "

ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے "وہ کچھ خفیف سی ہو گئیں"

میں بھی پیاری ہوں بالکل اپنے نام کی طرح"اسکی بات پر امی نے گھوری دی"

"ہاں ہاں بہت پیاری ہو ماشاءاللہ"

آپ کو اچھی لگی میں"جنت نے مسکرا کر پوچھا"

بہت"انہوں نے پیار سے اسکا گال تھپتھپایا"

سب کو ہی لگتی ہوں"جنت نے پھر انہیں شرمندہ کرنا چاہا"

اچھی بچیاں تو سب کو ہی اچھی لگتی ہیں"وہ بغیر برا مانے بولیں"

آپ چائے لیں نا"جنت نے انہیں کپ تھمایا---ساتھ دوسری عورت کو بھی " پکڑا دیا

www.novelsclubb.com

آپ چائے نہیں لیں گی"خاتون نے امی کو خالی ہاتھ دیکھ کر پوچھا"

نہیں امی چائے نہیں پیتیں"جنت نے دھڑلے سے جھوٹ بولا اور ساتھ ہی" موٹی والی خاتون نے اتنی ہی تیزی سے گھونٹ بھری چائے باہر اُلٹ دی

اس میں تو نمک ہے "چہرے کے زاویے بگاڑ کر جنت کو دیکھا"

نہیں امی چائے نہیں پیتیں "جنت نے دھڑلے سے جھوٹ بولا اور ساتھ ہی"

موٹی والی خاتون نے اتنی ہی تیزی سے گھونٹ بھری چائے باہر اُلٹ دی

اس میں تو نمک ہے "چہرے کے زاویے بگاڑ کر جنت کو دیکھا"

مم میں نے تو چچ---"(یہ فلموں میں ہی ہوتا ہے کہ ہیرو صاحب نمک والی"

" چائے پی لیتے ہیں حقیقت میں ہمیشہ ولن ہی ٹکرتے ہیں) جنت نے کلس کر سوچا

کوئی بات نہیں---ہو جاتی ہے غلطی "وہی نرم سا انداز جنت کو شرمندہ کر گیا---

امی مسلسل اسے گھور رہی تھیں پھر ان کے جانے کے بعد جنت کی اچھی کلاس لگائی

ساتھ یہ بھی بتایا کہ آنے والی خاتون اپنے بیٹے کے کہنے پر آئیں تھیں "ان کا بیٹا مجھے

کیسے جانتا ہے ہمارے محلے کی تو نہیں ہیں

جنت اُلجھی "تمہارے دفتر میں کام کرتا ہے---نام,پتا, تعلیم, خاندان, فون " نمبر سب لکھ کر گئیں ہیں بہت ہی اچھی عورت معلوم ہو رہی تھی---بیچاری نے بڑے وقتوں سے بیٹے کو پالا----"اس سے پہلے کہ امی ان کی ہمدردی میں دور کہیں نکل جاتیں جنت نے ٹوک دیا

امی کہاں لکھ کر گئیں ہیں" جنت نے ڈرائنگ روم میں صوفے کی گدیاں " اُٹھاتے پوچھا

وہاں کیا ڈھونڈ رہی ہو یہ رہا" جنت نے تیزی سے کاغذ جھپٹا اوپر ہی معیز کا نام" ---درج تھا---جنت کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے

اس کا دماغ تو میں کل ٹھکانے لگاتی ہوں--- سمجھتا کیا ہے خود کو بل گیٹس ہے جو" میں اس سے شادی پر راضی ہو جاؤں گی" جنت نے کاغذ کا ٹکڑا مروڑ کر مٹھی میں دبایا**********صبح وہ آفس پہنچی تو معیز کو معمول کی طرح اپنی کرسی پر بیٹھے کام کرتے پایا---اپنا ہینڈ بیگ اپنے کیبن میں رکھ کر وہ اسکے

سر پر پہنچ گئی "اسلام و علیکم" بہت ہی سنجیدہ انداز میں اس نے سلام کیا---معیز نے فقط سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا---ٹائپنگ سپیڈ مزید بڑھ گئی سر اٹھا کر بھی جنت کو نہیں دیکھا "مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی" جنت اب بھی اسے دیکھ رہی تھی--گھنے سیاہ بالوں والا سر اسکے سامنے تھا---معیز نے کوئی جواب نہ دیا "معیز میں آپ سے بات کر رہی ہوں" جنت نے ضبط سے کام لیا "جی سُن رہا ہوں میں" اسکی لمبی لمبی اُنگلیاں کی بورڈ پر تیزی سے حرکت کر رہی تھیں---پاس ایک فائل کھلی پڑی تھی---وہ پوری طرح سے اپنے کام میں مصروف تھا یا اسے ظاہر کر رہا تھا "آ----آپ آپ" جنت کی سمجھ میں نہیں آیا کیسے بات کرے "آپ اچھے انسان ہیں" اس نے میز کی سطح پر ہاتھوں سے دباؤ ڈالا "تو؟؟؟" معیز نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا---جنت ہونٹ چبانے لگی "آپ کو اپنی امی کو ہمارے گھر نہیں بھیجنا چاہیے تھا" آخر کار اس نے وہ بات چھیڑ ہی دی تھی جس سے معیز دامن بچا رہا تھا "کیوں؟؟؟" اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے "کیا مطلب کیوں, آپ کو میری بات سمجھ

نہیں آرہی؟؟؟"جنت کی آواز میں غصہ جھلکنے لگا"بالکل نہیں"معیز بھی دوبدو بولا تھا"میں آپ کو انکار کررہی ہوں"جنت نے تیکھے لہجے میں کہا---کچھ دیر معیز اسکی شکل دیکھتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا"یہ انکار آپ کو اپنی فیملی کو کرنا چاہیے" چیئر موڑ کر پھر سے اپنے کام میں جُت گیا"مجھے معلوم ہے وہ انکار نہیں کریں گے" جنت نے اب کی بار بے چارگی سے کہا"پھر میں کیا کر سکتا ہوں"معیز نے ایسے شانے اچکائے جیسے اس مسئلے میں اسکا کوئی کردار ہی نہ ہو---جنت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا---آگے بڑھ کر اسکے سامنے سے فائل اٹھالی تاکہ وہ اسکی طرف مکمل توجہ کرے"آپ انکار کریں""کیوں"معیز نے آبرو اُٹھاتے پوچھا"کیونکہ---" جنت اٹکی"کیونکہ میں کہہ رہی ہوں""میں تمہارے حکم کا غلام نہیں ہوں اپنے فیصلے خود کرتا ہوں اور جو فیصلہ کرلوں اس پر آخری سانس تک ڈٹے رہتا ہوں" ایک ایک لفظ پر زور دیتے اس نے تھوڑا آگے کو ہوتے فائل جنت کے ہاتھ سے کھینچ لی"زیادہ ڈائیلاگ مارنے کی ضرورت نہیں ہے---اچھے خاصے ہیں کوئی بھی

www.novelsclubb.com

لڑکی مل جائے گی آپ کو" جنت پہلے تڑخ کر بولی تھی مگر دوسرے جملے میں فوراً خوشامد کرنے لگی" مگر مجھے تو جنت ہی چاہیے "معیز نے اسکی ناراض آنکھوں میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا--- جنت کے ماتھے پر شکنیں اُبھرنے لگیں" دوزخ کے لائق ہیں آپ اور فرمائشیں دیکھو جنت چاہیے" جنت نے آخری جملے میں اسکی نقل اُتاری-- معیز کا قہقہہ بلند ہوا" جہنم میں جائیں" جنت پیر پٹختی اپنے حصے میں آگئی" جنت کے ساتھ جاوں گا" اپنے پیچھے اسے معیز کی ہنستی آواز آئی تھی

**********"تمہارے ابو سے بات کر چکی ہوں میں--

-اُنہوں نے کہا ہے چھان بین کر کے جواب دیتے ہیں--- لڑکا تو ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے" امی ہاتھ میں معیز کی تصویر پکڑے بیٹھی تھیں جس میں سفید شرٹ پر بلیک ٹائی لگا رکھی تھی اس نے اور ایک بازو پر کوٹ ڈالا ہوا تھا دوسرا ہاتھ جیب میں گھسائے کھڑا تھا--- بہت ہی صوبر اور وجیہہ دکھ رہا تھا" امی ہینڈسم کہیں ہینڈسم" حمنہ اُچھل کر بیڈ پر چڑھی" جاہل ہو تمیز نہیں ہے بیٹھنے کی" جنت جو کب

سے اپنے اندر غبار لیے امی کی تعریفیں سُن رہی تھی حمنہ پر اُلٹ پڑی "جنت "امی نے گھر کا وہ پھر سے سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گئی "میں سوچ رہی ہوں منگنی کے جھنجھٹ میں پڑنے سے بہتر ہے شادی کی تیاریاں کریں "انہوں نے تو ہتھیلی پر سرسوں جما رکھی تھی "کیوں؟؟؟" جنت نے لیپ ٹاپ بند کر کے پوچھا "شادی کی تیاریاں چھوڑیں آپ ابھی معیز کو فون کریں اور مجھے اُسکے ساتھ دفع کر دیں---ایک بار ہی سکون حاصل کر لیں جو میرے اس گھر میں رہنے سے برباد ہوا پڑا ہے---- کتنا کھا لیتی ہوں آپ کا جو آپ مجھے گھر سے باہر نکالنے کے درپے ہیں """ جنت بدتمیزی مت کرو امی سے """تم اپنی بکواس بند رکھو "اس نے حمنہ کو چیخ کر کہا "جب کہہ دیا ہے نہیں کرنی مجھے ان کنگلوں سے شادی تو پھر کیوں دوسرے دن میرے سر پر سوار ہو جاتی ہیں---پہلے ترس ترس کر زندگی گزاری ہے اب وقت آیا ہے اپنے آپ کو تراشنے کا تو ڈولی چڑھا دو بلکہ سولی---میری زندگی ہے میری مرضی نہیں کرنی مجھے شادی "بولتے بولتے اسکا گلا رندھ گیا "امی

دماغ خراب ہو گیا ہے اسکا---اچھا خاصا رشتہ ہے---آسمان سے شہزادہ آئے گا اسکے لیے جسکے انتظار میں ہر رشتے کو لات مار دیتی ہے" حمنہ نے امی سے کہا جو غصے سے بھری بیٹھی تھیں اب جوان اولاد اگر آپے سے باہر ہو جائے تو والدین کو ہی برداشت کر لینا چاہیے" جو کوئی بھی ہے اسے کہو کل ہی اپنے والدین کو لے کر آئے نہیں تو ہم معیز کے رشتے کیلیے ہاں کر دیں گے" وہ بیڈ سے اٹھتے بولیں" امی نہیں ہے کوئی---مجھے بس شادی نہیں کرنی" جنت کے آنسو نکلنے لگے--آنکھیں دھندلا گئیں" کیوں نہیں کرنی شادی؟؟؟" امی کے پوچھنے پر جنت لاجواب ہو گئی" اگر نہیں بتانا تو ہم ہاں کر رہے ہیں" اگر ان کی جگہ کوئی اور ماں ہوتی تو جنت کی اس بد تمیزی پر چماٹ لگا کر خاموش کروا دیتی مگر سمجھداری اسی میں تھی کہ وہ اپنی بیٹی کے دل کا حال جانتیں کہ وہ کیوں ہر آنے والے رشتے پر اتنا واویلا کرتی ہے" امی معیز کے پاس وہ ساری آسائشیں نہیں ہیں جن کی میں خواہش رکھتی ہو---پڑھی لکھی ہوں, خوبصورت ہوں, ایک سوشل سرکل ہے میرا---مجھے کوئی بھی

www.novelsclubb.com

امیر آدمی مل سکتا ہے شادی کیلیے میں کیوں جلدی کے چکر میں اپنا مستقبل خراب کروں" جنت اب ہلکی آواز میں آرام سے بتا رہی تھی "امی کو یہ بھی بتاؤ کہ کتنا امیر چاہیے تمہیں؟؟؟" حمنہ انتہائی ترش لہجے میں بولی "بل گیٹس چاہیے آپ کی بیٹی کو---اتنے چھوٹے خواب نہیں ہیں اس اطمینان میں مت بیٹھیے گا کہ کوئی امیر زادہ آجائے گا-

اول تو آئے گا نہیں اور اگر آ بھی گیا تو یہ اُسے بھی یہ کہہ کر منع کر دے گی کہ امیر چاہیئے---معیز بھائی کون سا سڑکوں پر بھیک مانگتے پھر رہے ہیں---اپنا گھر ہے اکلوتے ہیں جاب کرتے ہیں اور سب سے اچھی بات اپنی پسند سے اس سے شادی کر رہے ہیں اور کیا چاہیے اسے" حمنہ نے معیز کی تمام خوبیاں گنوائیں "بل گیٹس چاہیے---سُن لیا اب منہ بند رکھو اپنا---اگر اتنا اچھا ہے معیز تو تم کر لو اُس سے شادی" لگتا تھا جنت ابھی ہوش میں نہیں تھی اتنا تو وہ کبھی نہیں بولی تھی "چٹاخ" جنت نے دائیں گال پر ہاتھ رکھتے بے یقینی سے انہیں دیکھا "مجھے تمہاری شادی اُسی

www.novelsclubb.com

ویلڈنگ والے سے کر دینی چاہیے تھی کیوں کہ تم نے تو ناشکری ہی کرنی ہے جتنا اچھا ملے گا اُس سے مزید اچھے کی فرمائش کرنا تمہاری فطرت بنتی جا رہی ہے "انہیں آج پتا چلا تھا کہ ان کی بیٹی تو دولت پر مر مٹنے والی ہے---پیسے کی دیوانی ہے--- پیسے کا جنون, اسٹیٹس کا نشہ آپ سے کچھ بھی کروالیتا ہے کچھ بھی---حلال حرام کا فرق مٹا دیتی ہے دولت کی لالچ----جنت پر مزید اعتبار کرنا انہیں خطرے سے خالی نہیں لگا تھا---کل کلاں کو کوئی بھی امیر شخص اسے آسانی سے ٹریپ کر سکتا ہے محض نوٹوں کی کشش دکھا کر**********"امی بلا رہی ہیں آ کر کھانا کھاؤ"حمنہ نے کمرے میں جھانک کر آرڈر دیا---جنت بیڈ پر اوندھی لیٹی رو رہی تھی---رات کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا مگر وہ کمرے سے نہیں نکلی "نہیں کھانا مجھے "جنت کی روتی اور چیختی آواز آئی---حمنہ چلی گئی پھر دو منٹ بعد واپس آئی "امی کہہ رہی ہیں تم آتی ہو کہ میں آؤں "حمنہ نے خبریں پہنچانے کا کام اپنے ذمے لے رکھا تھا---جنت ڈھیٹوں کی طرح پڑی رہی "امی نہیں آ رہی وہ"

www.novelsclubb.com

حمنہ چٹائی پر لگے دستر خوان پر بیٹھتے بولی "کیا ہوا ہے جنت کو طبیعت ٹھیک ہے؟؟؟" ستار صاحب نے بڑا سا نوالہ منہ میں رکھتے پوچھا "دماغ خراب ہو گیا ہے اسکا---خود ہی ٹھکانے پر آجائے گا---آپ کھانا کھائیں" جنت نے کیا معیز کا دماغ ٹھکانے لگانا تھا اسکی امی نے اسکا دماغ درست کر دیا تھا رات تین بجے جنت اٹھی تو گھر بھر میں اندھیرا تھا--- صبح کے ناشتے کے بعد سے اس نے پانی بھی خود پر حرام کر رکھا تھا اپنی ہر ضد وہ بھوک ہڑتال کر کے پوری کرتی تھی اور سب سے زیادہ بھوک کی ہی کچی تھی---کمرے سے دبے پیر نکل کر اس نے اپنے سیل فون کی روشنی کچن پر ڈالی اندر داخل ہوئی---خالی پتیلی منہ چڑھا رہی تھی---شاید امی نے سارا کھانا فریج میں رکھ دیا تھا اور فریج ان کے کمرے میں تھی اسے بسکٹ کے ایک دو پیکٹ ملے جو کسی مہمان کے آنے کی غرض سے منگوا کر رکھے ہوتے تھے اس نے وہی کھا کر پانی پی لیا---ساتھ ساتھ روتی بھی رہی جیسے اس پر بہت ظلم ہوا ہو دوسرے دن وہ آفس بھی نہیں گئی ناشتہ بھی نہیں کیا ستار صاحب صبح ہوتے دکان

www.novelsclubb.com

پر چلے جاتے انہیں جنت کی ضد سے لاعلم رکھا گیا تھا---وہ معیز کے بارے میں بہت اچھے سے معلومات اکٹھی کر رہے تھے ہر چیز تسلی بخش تھی---جنت کا آج کا پورا دن بھی ہڑتال کرتے گزر گیا بھوک سے اسکی جان جا رہی تھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے آنتیں سُکڑ کر رہ گئی ہوں---رو رو کر اس نے پیوٹے سجا لیے تھے---حمنہ کو اس پر ترس بھی آ رہا تھا اور غصہ بھی---آخر امیر شخص سے شادی کرنا ہی تو ہر مسئلے کا حل نہیں ہے نا رات کو وہ پھر کچن میں آئی میں آئی آج سالن کی پتیلی چولہے پر ہی تھی اور آلو انڈے دیکھ کر جنت کی بھوک مزید بڑھ گئی جلدی سے چولہا جلا کر سالن ہلکی آنچ پر گرم ہونے کیلیے رکھ دیا پھر ہاٹ پاٹ دیکھا ایک بھی روٹی نہیں تھی اسے پھر رونا آنے لگا---موبائل کی ٹارچ شیڈ پر ڈالتے آٹے والا ڈبہ ڈھونڈ رہی تھی جب کسی نے لائٹ آن کر دی---جنت کی آنے والے کی جانب پشت تھی ہاتھ سست پڑ چکے تھے مڑ کر دیکھا امی آٹے والا ڈبہ کھول کر شیڈ پر رکھ چکی تھیں---تو ادھو کر چولہے پر رکھا---جنت کشمکش میں مبتلا یونہی کھڑی رہی انہوں

نے تازہ گرم گرم روٹی اُتار کر پلیٹ میں سالن ڈال کر اسکے سامنے رکھا تو جنت کو لگا دنیا میں اس سے زیادہ ذائقے دار کھانا کوئی نہیں ہو گا "زنگر کھانے کے چکر میں گھر کی دال سبزی سے بھی ہاتھ نہ گنوا بیٹھنا" وہ کمرے میں بیٹھی کھا رہی تھی جب گرم دودھ پتی کا مگ اسکے پاس رکھتی وہ بولیں--- جنت کے حلق میں نوالہ اٹک گیا

**********جنت آج آفس یہ سوچ کر آئی تھی کہ معیز کو صاف صاف اسکی اوقات بتا دے گی کہ وہ اسکی خواہشات اسکا طرزِ زندگی افورڈ نہیں کر سکتا--- یہ سب سوچتے وہ یہ بھول گئی تھی کہ فی الحال معیز کا طرزِ زندگی اس سے کئی گنا بہتر تھا "مس جنت آفس کے کچھ رولز ہیں آپ کو آف کرنے سے پہلے مجھے انفارم کرنا چاہیے تھا" معیز اسکو دیکھتے ہی برس پڑا--- جنت نے اطمینان سے اپنی کرسی کھینچی اور بیٹھ گئی "ہمارا پرسنل میٹر جو بھی ہو آفس ورک کو اس سے علیحدہ رکھیں" وہ اسے غصے یا ناراضگی میں مس جنت کہہ کر مخاطب کرتا تھا--- جنت نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا اسکی آنکھیں رتجگے کا غماز تھیں عجیب سی

www.novelsclubb.com

سوگواری چھائی ہوئی تھی اسکے چہرے پر معیز مزید کوئی بات کہے بغیر جا چکا گیا---

لنچ ٹائم میں جب وہ کینٹین میں بیٹھی چائے پی رہی تھی تب معیز اپنے لیے جوس لے کر اسکی ٹیبل پر بیٹھ گیا جہاں سے کچھ دیر پہلے حرا اور ایمن اٹھ کر گئیں تھیں

"ہائے "معیز خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتا بولا--- جنت نے کوئی جواب نہیں دیا

"ایوری تھنگ از اوکے نا "معیز نے جھک کر اسکا چہرہ دیکھتے پوچھا---وہ ہنس رہا تھا شاید تناؤ کم کرنے کی کوشش تھی جسے جنت کا رویہ مزید بڑھا رہا تھا "نتھنگ از فائن مسٹر معیز "جنت جب بولی تو انگارے چباتی محسوس ہوئی "میں نے آپ سے کچھ کہا تھا اگر آپ کو یاد ہو تو "وہ اب بھی تھیکے لہجے میں بول رہی تھی "نالائق سا بندہ ہوں کہاں یاد رہتا ہے کچھ "وہ جوس ہونٹوں سے لگاتے بولا "اتنے معصوم نہ بنیں آپ "کینٹین میں رش بہت کم تھا وہ پھر بھی دبے دبے لہجے میں پھنکاری "یہ معصومیت تو بچپن سے ہی میری نیچر کا حصہ رہی ہے---اس میں بننے کی کیا بات ہے "وہ بلاوجہ ہنس رہا تھا

www.novelsclubb.com

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟بل گیٹس ہیں جس کے رشتے کو میں منع نہیں کروں" گی"جنت بھڑک کر بولی"اگر بل گیٹس سمجھتا تو کبھی رشتہ نہیں بھیجتا---آخر کو تم کسی بڈھے سے تو شادی کرنے سے رہی"معیز اسکی بات ابھی بھی مزاق میں اُڑا رہا تھا"میرے لیے اتج معنی نہیں رکھتی اگر کوئی میری خواہشات پوری کر سکتا ہے تو وہ جتنی بھی عمر کا ہو مجھے فرق نہیں پڑتا"جنت کا انداز مضبوط اور پختہ تھا"تمہاری ہر خواہش سر آنکھوں پر تم لسٹ دو بس"معیز کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی- --لسٹ لینے کو ہاتھ بھی آگے بڑھا چکا تھا---جنت طنزیہ مسکرائی"میری بس ایک "---ہی خواہش ہے اور وہ آپ پوری نہیں کر سکتے """تم بول کر تو دیکھو

www.novelsclubb.com

اس نے جنت کو ایسے دیکھا جیسے "marry to a Millionaire" اسکی دماغی حالت پر شبہ ہو---پھر مسکرایا پھر قہقہہ لگایا"اچھا مزاق کر لیتی ہو---" وہ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہا تھا---آس پاس موجود امپلائز بھی ان کی جانب

متوجہ ہو گئے---جنت نے دانت پر دانت جمار کھے تھے پھر چائے کا مگ وہیں چھوڑ کر غصے سے نکل گئی جبکہ معیز ہنستا رہ گیا **********

پھر جنت کی ضد, ہٹ دھرمی, بھوک ہڑتال, معیز سے انکار سب بیکار رہا اور ستار صاحب نے بڑے ہی انداز سے اسے رام کر لیا---ان کے جذباتی کرنے پر وہ رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکی---وہ اسے کہنے لگے کہ وہ اگر ان کی اچھی بیٹی ہے ان پر بھروسہ رکھتی ہے ان سے محبت کرتی ہے تو ان کے فیصلے کو مقدم جانے گی--ماں سے تو ضد لگائی جا سکتی ہے مگر باپ کے آگے باغی بن کر کھڑے ہونے کیلیے آپ کا بے حس ہونا ضروری ہے---ستار صاحب نے اس سے کہا تھا کہ اگر وہ معیز میں ایک بھی برائی ڈھونڈ دیتی ہے تو وہ خود جا کر انکار کر دیں گے مگر پیسے کی کمی ستار صاحب کی نظر میں کوئی برائی نہیں تھی اور معیز جیسا رشتہ ملنا آج کل کے دور میں ناممکنات میں سے تھا معیز ان سے اسٹیٹس میں بھی بہتر تھا اور تعلیم بھی جنت سے زیادہ تھی---وجیہہ صورت اور خوش اخلاقی کے ساتھ وہ ایک مکمل پیکج تھا جنت

www.novelsclubb.com

کیلیے جنت آفس باقاعدگی سے جارہی تھی---ستار صاحب تنگ نظر اور پست ذہن نہیں تھے---جنت کو رشتہ طے ہونے کے بعد بھی نہ معیز کی والدہ کی جانب سے کسی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا تھا نہ ستار صاحب نے اس کے آفس جانے پر کوئی پابندی عائد کی تھی دوسری جانب جنت تو پتھر کی ہو گئی تھی---معیز اس سے مخاطب ہوتا تو صرف اُس بات کا جواب دیتی جسکا تعلق اسکے کام سے ہوتا---شام پانچ بجے اسکا آف ہو جاتا تھا مگر اس نے پارٹ ٹائم گرافکس ورک بھی شروع کر دیا تھا---نیٹ ایڈورٹائزنگ میں اسکا گرافکس کا کام بھی استعمال ہو جاتا تھا---معیز چھ بجے چلا جاتا تھا"جنت آج تمہارا ہاف ڈے ہے" بارہ بجے کے قریب معیز دو فائلیں اسکی میز پر رکھنے آیا تھا"کیوں؟؟؟"جنت نے سنجیدگی سے پوچھا"ہمیں شاپنگ پر جانا ہے--ولیمے کیلیے تمہارا ڈریس لینا ہے---مما چاہ رہی ہیں کہ تم اپنی پسند کا لے لو"معیز نے نرمی سے بتایا"آپ نے مجھ سے اجازت لی؟؟؟""میں آنٹی کو انفارم کر چکا ہوں"معیز آنٹی پر زور دے کر بولا"تو آنٹی کے ساتھ ہی چلے جائیں"وہ واپس

www.novelsclubb.com

اپنے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گئی "ولیمے کا ڈریس تمہارا لینا ہے "معیز نے تمہارا پر زور دے کر کہا "تو اجازت بھی مجھ سے لینی چاہیے تھی "جنت بھی اسی کے انداز میں بولی "شادی کے کارڈز میں آفس میں سب کو دے چکا ہوں ابھی باس کو بھی دے کر آیا ہوں ساتھ ہی بتا آیا ہوں تم کل سے پندرہ دن کی لیو پر ہو---مزید یہ کہ جب ان سب کاموں میں مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں پڑی تو اس کام کیلیے بھی مجھے تمہیں درخواست لکھنے کی کیا پڑی تھی---ایک بجے تک کام ختم کر لینا" حیرت سے جنت کے دیدے پھیل کر کانوں تک پہنچ گئے---پھر ہٹ دھرمی سے بولی "میں کہیں نہیں جا رہی""ٹھیک ہے میں اٹھا کر لے جاؤں گا---آفس والوں کو بھی پتا چلے میری ہونی والی بیوی جتنی ضدی ہے اُس سے کئی زیادہ ضدی ہوں میں "اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ چیلنج کرنے والے انداز میں بولا تو جنت مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

اسکی دھمکی کام آگئی تھی وہ اسکے ساتھ چلنے کو تیار تھی---سفید رنگ کی سزوکی کلٹس کھڑی تھی معیز نے ہارن دیا وہ غصے سے پھولا چہرہ لے کر اندر بیٹھی----دروازہ ٹھک کر کے بند کیا"غریب سا بندہ ہوں سالوں کی کمائی سے چھوٹی سی گاڑی خریدی ہے رحم کرو یار"معیز کے ہونٹوں کی تراش میں مسکراہٹ کھلی تھی--وہ ایک کٹیلی نظر اس پر ڈال کر دروازے سے چپک کر بیٹھ گئی---معیز کا فون بجنے لگا"اسلام و علیکم """جی ہم نکل گئے ہیں """آپ بے فکر رہیں آنٹی میں انہیں خود گھر ڈراپ کر دوں گا--"جنت کو پتا لگ گیا تھا کہ دوسری جانب کون ہے "نہیں مما کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی وہ ساتھ نہیں جا رہیں---"معیز نے جنت کی جانب دیکھا وہ اس سے نظر ہٹا کر اب کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی"جی بہتر """اللہ حافظ "معیز نے فون بند کر کے مسکراتے ہوئے اسکے بے نیاز چہرے کو دیکھا---جنت کو کوفت ہوتی تھی وہ بات بے بات مسکراتا رہتا تھا---بندہ اب اتنا بھی خوش اخلاق نہ ہو---معیز اسے جمع کلا تھ مارکیٹ لے آیا تھا----(شادی تو

www.novelsclubb.com

ایک بار ہوتی ہے اور میں اپنی زندگی کے اتنے اہم موقع پر بھی ڈیزائینر ڈریس نہیں پہن سکتی میرا ہونے والا شوہر مجھے ایک قیمتی لباس بھی نہیں لے کر دے سکتا) جنت نے تلخی سے سوچا" یہ کلر تم پر بہت اچھا لگے گا" معیز نے سٹیل گرے لہنگا پسند کیا---اس پر بہت نفیس و باریک کام تھا---دوپٹہ ہلکا تھا وہ ولیمے کے لحاظ سے بہترین سوٹ تھا" ٹھیک ہے" جنت کے گلے میں نمکین پانی جمع ہونے لگا کیا کیا خواب نہیں دیکھے تھے اس دن کے حوالے سے ڈیزائینر ڈریسز---بینکوٹ ہال---مرسیڈیز اور ملا کیا؟؟؟ جامع کلاتھ اور سزوکی؟؟؟" تمہیں کوئی اور پسند ہے تو بتادو---نہیں تو کسی اور مارکیٹ چل لیتے ہیں---تمہاری پسند کا ڈریس لینے آئے ہیں اور تم انٹرسٹ ہی شو نہیں کر رہی" معیز نے تنگ آکر کہا" جب ہز بینڈ میں انٹرسٹ نہیں ہے تو ڈریس میں خاک شوکروں" جنت پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

پھر کس میں انٹرسٹ ہے؟؟؟"معیز خطرناک حد تک سنجیدہ تھا---جنت کو" اسکی انکھوں میں غصہ صاف نظر آرہا تھا"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا"جنت نے اپنا دھیان کپڑوں کی جانب کر دیا---معیز کوئی بھی بات کیے بنا شاپ سے نکل گیا--- جس طرح وہ گیا تھا جنت اسکے غصے کا بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی---اسے پتا تھا کہ ابھی گھر جا کر امی نے اس سے طرح طرح کے سوال کرنے ہیں حمنہ بھی پوچھے گی اگر وہ خالی ہاتھ گئی تو ایک اور تماشا اسکا منتظر ہو گا ایک پریشر سا تھا فیملی کی جانب سے جو عموماً لڑکیوں پر ہوتا ہے کہ سسرال والے جب کہیں تب سانس لینا---جنت کی آنکھوں میں نمی سی اُبھرنے لگی---وہ بھی دکان سے باہر نکل کر اُس طرف آگئی جہاں معیز نے کار پارک کی تھی---جنت چپ چاپ کار میں بیٹھ گئی---ناچاہتے ہوئے بھی اسے شدت سے رونا آرہا تھا---اپنے دل کے ساتھ زبردستی کرنا آسان نہیں ہوتا وہ کام کرنا کتنا مشکل ہے جس کیلیے آپ کا دل آپ کا دماغ راضی نہ ہوں- --رشتے کئی بار انسان کو بے بس کر دیتے ہیں---جنت اسکی جانب سے چہرہ موڑ کر

www.novelsclubb.com

بیٹھی تھی---وہ نہیں چاہتی تھی کہ آنسوؤں کا ٹوٹتا بند معیز دیکھے---آنسو صاف کرتے کرتے اسے ہچکی لگ گئی---معیز نے کار سائیڈ پر روکی "جنت آر یو اوکے؟؟؟"اسکی آواز میں پریشانی جھلک رہی تھی---جنت نے چہرہ اسکی جانب سے مزید موڑ لیا"جنت "اسے بری طرح ہچکی لگ چکی تھی---معیز تیزی سے کار سے نکلا اور بھاگ کر پانی اور جوس کی بوتل لے آیا---جب تک وہ واپس آیا جنت رو دھو کر اب اپنے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی" پانی پیو "اس نے منرل واٹر کی بوتل اسکی جانب بڑھائی---جنت نے ایک زخمی نگاہ اس پر ڈالی اور بوتل پکڑے بغیر مڑ کر بیٹھ گئی "رو کیوں رہی ہو یار "معیز پورا اسکی جانب گھوما ہوا تھا---جنت گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی---معیز نے بازو سے پکڑ کر اسے کھینچا"آئی ایم سوری پلیز "اس کا انداز اتنا ملتجی تھا کہ جنت چاہ کر بھی اسکا ہاتھ نہ جھٹک سکی "سوری؟؟؟یہ اچھا طریقہ ہے پہلے انسان کو بے عزت کر کے دو کوڑی کا کر کے رکھ دو پھر کہہ دو سوری"جنت نے اسکے شکنجے سے اپنا بازو نکالا"مجھے غصہ آگیا تھا

www.novelsclubb.com

یار---""مجھے بھی غصہ آرہا ہے---آپ پر, گھر والوں پر اور اور اس شادی پر ہر چیز پر غصہ آرہا ہے میں بھی تو برداشت کر رہی ہوں نا" جنت کی آنکھیں پھر بھیگنے لگیں "کون ظالم کہہ رہا ہے برداشت کرو---غصہ و ناراضگی دل میں نہیں رکھتے--دل سیاہ اور چھوٹے ہونے لگتے ہیں--- تمہیں غصہ ہے نا مجھ پر نکال لو-----میری کون سی بات بری لگی ہے تمہیں؟؟؟" وہ بہت پیار سے پوچھ رہا تھا(تم پورے کے پورے ہی برے لگتے ہو مجھے)" بتاؤ میں برا نہیں مانوں گا" (کبھی نہیں بتاؤں گی)" جنت "اسے خاموشی سے اپنی جانب تکتے پا کر اس نے پکارا" جی" وہ چونکی" بتاؤ تمہیں کیسا ڈریس لینا ہے---جیسا کہو گی جو کہو گی لے دوں گا""سوچ لیں""دل دیتے نہیں سوچا اب کیا سوچوں؟؟؟ پیارا ہے تو بھی ہمارا ہے, خسارا ہے تو بھی اپنا" معیز نے مسکرا کر کہا---جنت سے شرمانے کی توقع رکھنا فضول تھا "تو پھر کہاں چل رہے ہیں ہم" معیز نے پوچھا" کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے" جنت بولی" کیوں؟؟؟ میں نے کہا نا تمہاری پسند کا خرید دوں گا" معیز پریشان

www.novelsclubb.com

ہوتے بولا "اُس کیلیے ہمیں آرڈر کرنا ہو گا--- برائیڈل کاؤچر میں ڈیزائینر زینب چوتانی کے ملبوسات مجھے بہت پسند آئے تھے "اس نے اتنے آرام سے پاکستان کی "I'm ایک مشہور رینگ ڈیزائینز کا نام لیا---معیز نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا معیز نے جبڑے بھینچتے بہت تحمل سے جواب دیا "not Millionaire "میں نے اپنی پسند بتائی تھی---آپ افورڈ نہیں کر سکتے تو یہ میری غلطی نہیں ہے "جنت نے بھی تیکھے پن سے جواب دیا "اوہ مائی گاڈ "معیز نے اپنا سر آہستگی سے دو تین بار اسٹیر نگ پر مارا "تم مجھے پاگل کر دو گی """آپ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لیں """مشورے کا شکریہ "معیز نے کار اسٹارٹ کر دی "ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب """ابھی حیات کا ماحول خوش گوار نہیں"

**********پھر وہ دن بھی آ پہنچا جس کا جنت نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا---معیز ایک اچھا انسان تھا مگر وہ اسکا آئیڈیل نہیں تھا وہ بل گیٹس نہیں تھا--- صبح سے گھر میں ایک شور مچا ہوا تھا ہر شخص دلہن کے بخار کو لیکر باتیں کر رہا

www.novelsclubb.com

تھا---حمنہ نے امی کو پریشان دیکھا تو جنت کے سر پر جا پہنچی---جسے کچھ دیر میں پارلر کیلیے نکلنا تھا اسکی ہر چیز عام تھی---بلکہ اچھی تھی مگر برانڈڈ نہیں تھی"کیا تکلیف ہے تمہیں--دوا کیوں نہیں لے رہی مرنا ہے تو ایک بار ہی کیوں زہر نہیں کھا لیتی---باہر رشتے داروں نے سوال کر کے امی کا دم نکال دیا ہے---- تمہیں ذرا بھی احساس ہے"جنت زرد جوڑے میں سرسوں کا پھول ہی لگ رہی تھی مگر اسکی ناک بے تحاشا سرخ ہو رہی تھی چہرہ بھی پر حدت تھا"میرا احساس ہے کسی کو---زہر ہی تو پی رہی ہوں تم لوگوں کی خوشی کی خاطر اور کیا چاہتے ہو"نقاہت کے باعث اس سے بولا نہیں جا رہا تھا آنکھوں میں لال ڈورے تیر رہے تھے اسکی حالت قابل رحم تھی"جنت میری بہن کیوں اپنی خوشیوں کی دشمن بنی ہوئی ہو" حمنہ نے اسے گلے لگاتے کہا"ہاتھ مت لگاؤ مجھے"جنت نے اسے دور دھکیلا--- بخار میں پھنک رہی تھی وہ"بس رخصت کرو مجھے اس کے بعد پلٹ کر نہیں دیکھوں گی تم لوگوں کو---اتنی بھاری تھی میری دو وقت کی روٹی کہ میرے

www.novelsclubb.com

ارمانوں کا قتل کر دیا تم سب نے مل کر "اسکی آواز رونے کے باعث بالکل بیٹھ چکی تھی--- پارلر جاتے وہ اتنی ٹوٹی ہوئی تھی کہ ستار صاحب نے اسے خود سموتے خوب دل ہلکا کیا اتنا سوگوار اور اداس ماحول بن گیا--- تمام رشتے دار, حمنہ ہر شخص کی آنکھ اشکبار تھی اسٹیج پر جب وہ اسکے برابر بیٹھی تو معیز علی نے اپنے دھڑکتے دل کو بمشکل تھاما تھا وہی تو ان حسین و یادگار لمحات کو محسوس کر رہا تھا وہی تو جانتا تھا کہ وہ اس پل کیسے اسکے حواسوں پر چھا رہی ہے--- اسکی جھکی پلکوں کی لرزش تک وہ جانچ رہا تھا--- آخر کار دولہے کی یہ وارفتگیاں سب کی نظروں میں آ گئیں "اہوں "حمنہ نے جنت کا درست دوپٹہ پھر سے ٹھیک کیا

www.novelsclubb.com

نگاہوں کو ذرا کنٹرول میں رکھیں جی جا جی "اسکا دوپٹہ درست کرنے کے بہانے وہ" معیز کی جانب ہلکے سے جھک کر بولی تو وہ خفیف سا ہو گیا--- جنت ان دونوں کی گفتگو سے لاتعلق بنی بیٹھی رہی--- دودھ پلائی میں حمنہ سے اس نے خوب بحث کی بالآخر اسے رونے والا کر کے سونے کی چین دی جس پر کچھ کزن خوش ہوئیں اور

کچھ حسد کا شکار---رخصتی کے وقت معیز کی والدہ نے بہت شائستگی سے معزرت کرلی تھی کہ دلہاد لہن کے ساتھ گاڑی میں کوئی نہیں بیٹھے گا---ورنہ ساتھ جانے والی خالہ کاارادہ تھا پیچھے جنت کے ساتھ بیٹھنے کا"دلہاد لہن اکیلیے کیسے جا سکتے ہیں--- عجیب لوگ ہیں"سب منہ مروڑنے لگے"عجیب کیا ہے اس میں؟؟؟جسکی دلہن ہے وہی لے جارہا ہے کوئی غیر تھوڑی ہے"معیز کی والدہ نے ان کا منہ بند کر دیا--- سب نے محسوس کیا تھا وہ عورت بہت نرم خو تھی مگر جہاں اسکے بیٹے کی خواہش کی بات آتی مقابل کو ٹکے کا جواب دیتی---جنت اور معیز گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے---ڈرائیور آگے بیٹھا گاڑی چلا رہا تھا----وہ سمٹی سی دروازے سے لگی تھی"ایزی ہو جاؤ جنت"اس وقت بہت چاہنے کے باوجود وہ کسی قسم کے اظہار سے اجتناب کر رہا تھا اسکے اوپر حاوی نہیں ہونا چاہتا تھا---اسے اپنے پیار کا اپنے ساتھ کا مان دینا چاہتا تھا---جانتا تھا یہ شادی اسکی رضامندی کے بغیر ہو رہی ہے مگر اپنے دل کا کیا کرتا جو اسے کانفرنس والے دن دیکھ کر ہی دغا دے چکا تھا---

www.novelsclubb.com

جنت انگلیاں موڑ کر آنسو صاف کر رہی تھی---نیٹ کے دوپٹے کا گھونگٹ کیا ہوا تھا جو آجکل فیشن میں بڑا اِن تھا---معیز نے اپنا رومال نکال کر اسکی جانب بڑھایا--- جنت نے اسکے سفید رومال سے آنسو صاف کرنے شروع کر دیے

**********رات کے دو بج چکے تھے---مہمان تھے کہ اس کے سر پر سوار ہو رہے تِھے چھوٹے چھوٹے بچے دلہن دیکھنے کے اشتیاق میں اسکے گرد ڈیرہ ڈالے بیٹھے تھے---جنت کا تھکن سے برا حال تھا بخار کی وجہ سے نقاہت اور سستی الگ ہو رہی تھی---اسکی ساس نے بہت مشکل سے سب کو کمرے سے نکالا---گھر ویل فرنشڈ اور نہایت خوبصورت آشیانہ تھا اسکی ساس کہہ رہی تھیں

"میری چھوٹی سی جنت ہے یہ اور اپنی پیاری سی جنت کو سونپ رہی ہوں---"

جنت کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کتنی ممتا بھری چاہت سے کہا تھا"اکلوتا بیٹا ہے میرا---میری کل کائنات بہت مشکل ہے آج کے دور میں اکیلی عورت کا بیٹے کی پرورش کرنا---میرا معیز ہر برائی سے پاک ہے---فرشتہ نہیں ہے مگر

ایک اچھا اور بہترین انسان ہے مجھے فخر ہے معیز علی کی ماں ہونے پر اور تم بھی فخر محسوس کرو گی اُسکی بیوی بن کر" جنت کو ان کے معیز نامے سے چڑ ہو رہی تھی مگر برداشت کر گئی (محل کھڑے کر رکھے ہیں نا آپ کے بیٹے نے جو مجھے فخر ہو گا اسکی بیوی بن کر) جنت کے منہ میں کڑوے بادام کا سا ذائقہ گھل گیا---ان کے جاتے ہی جنت بیڈ سے نیچے اُتری---ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے دوپٹے سے پنیں نکالنے لگی---گھونگٹ والا دوپٹہ آدھا بیڈ پر تھا اور آدھا نیچے دوسرا اس نے ڈریسنگ کی سیٹ پر رکھ دیا---گھر کے گراؤنڈ فلور پر دو کمرے, امریکن کچن اور ٹی وی لانج تھا اور دوسرے فلور پر ایک بڑا سا کمرہ اور ٹی وی لانج تھا اوپر والا پورشن ان کا تھا---پورے گھر میں ماربل لگا تھا---فرنیچر بھی خوبصورت تھا---شوپیس, پینٹنگز وہ سچ مچ چھوٹی سی جنت تھی مگر جنت کو تو بڑا محل چاہیے تھا اتنا بڑا کہ اسکی خود کی ذات اُس میں گم جائے معیز ہلکی سی دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا---

جنت نے ڈریسنگ مرر سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا---معیز نے آگے بڑھ کر بیڈ سے

www.novelsclubb.com

لٹکتے اس کے دوپٹے کو اوپر کر کے رکھا--- جنت اس سے بے نیاز بنی اپنے زیورات اُتار رہی تھی "کس جنم کا بدلہ لے رہی ہو مجھ سے ؟؟؟"معیز نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا---اسے ابھی بھی بخار تھا---معیز کا لہجہ سرگوشیانہ تھا"اتنا بھی حق نہیں بنتا کہ تمہیں جی بھر کر دیکھ سکوں"اس نے جنت کے ہلتے جھمکے کو دو انگلیوں سے پکڑتے پوچھا---وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی"میں تمہیں بنگلے گاڑیاں دینے کے وعدے نہیں کرتا مگر کوشش ضرور کروں گا تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کی"اس نے جنت کا مہندی سے سجا اور چوڑیوں سے بھرا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے دبایا---اسکے لمس کی حدت جنت کو سہائے دے رہی تھی وہ ہونٹ تک نہیں ہلا پا رہی تھی"ریسیپشن کے ڈریس کیلیے آئی ایم رئیلی سوری شادی کے اخراجات اتنے تھے کہ میری ساری سیونگس ختم ہو گئیں---پھر جو ڈریس مما نے پسند کیا میں نے وہی خرید لیا"وہ بہت دیر تک منتظر ہی رہا کہ وہ کچھ بولے مگر اس نے سر نہ اٹھانے کی قسم کھا رکھی تھی"جنت"معیز نے اسکی ٹھوڑی تھام کر

www.novelsclubb.com

چہرہ اوپر اٹھایا---آنسوؤں سے تر مکھڑا اسکی نظروں کے سامنے تھا"کیوں اتنا ظلم کر رہی ہو خود پر؟؟؟"اس نے جنت کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے صاف کیا اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود نیچے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا---اسکے حنائی ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا"کیا چیز رلا رہی ہے تمہیں بتاؤ مجھے"وہ اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا اسرار کر رہا تھا"مم---میں"جنت کے ہونٹ پھڑ پھڑائے"بولو"معیز نے اسکی ہمت بندھائی"مم---مجھے بھوک لگ رہی ہے"بتاتی ہوئے پھر رونے لگی"اوہ میرے خدا--"معیز نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا"تو اس میں رونے کی کیا بات ہے"اسکا نرم لہجہ ہوا میں تحلیل ہو گیا---جھنجھلا کر بولا تھا"کمرے میں کوئی فریج بھی نہیں ہے---میں کہاں سے کھاؤں گی""میرا سر کھالو"معیز کھڑا ہو گیا"مما نے تم سے کھانے کا نہیں پوچھا تھا"معیز ٹہلتے ٹہلتے رُکا"پوچھا تھا"

"پھر""میں نے منع کر دیا"جنت معصومیت سے بولی"مگر کیوں؟؟؟"معیز چیخا"مجھے تب بھوک نہیں تھی"جنت بڑے اطمینان سے اسکے سوالوں کے جواب

www.novelsclubb.com

دے رہی تھی "اور میرا رومانوی انداز دیکھ کر تمہیں بھوک لگنے لگ گئی "معیز نے شکی نظروں سے گھورا "پہلے دن ہی آپ مجھے روٹی کیلیے ترسا رہے ہیں ساری زندگی کیا حال کریں گے میرا "جنت نے اسے ایموشنل بلیک میل کیا "اچھا اچھا کچھ کرتا ہوں میں---"جاتے ہوئے پھر پلٹا "خبردار جو چینج کیا تو "انگلی اٹھا کر وارن کیا-- -جنت نے سر ہلایا---معیز نے تھوڑا سا سر باہر نکال کر دیکھا لانج کی لائٹ آن تھی---سارے بچے نیچے رضائیاں بچھا کر سو رہے تھے---وہ دبے پیر سیڑھیوں سے نیچے اُترا اور کچن کا رُخ کیا ڈر بھی تھا کوئی دیکھ نہ لے---دلہن کے گھر سے آئے کھانے میں سے اس نے بریانی نکالی اور اوون میں گرم کرنے لگا---اپنے پیچھے کھٹکے کی آواز پر چار سو چالیس والٹ کے کرنٹ لگنے والے تاثرات پیش کرتا اُچھلا---پھر حسنہ بیگم کو دیکھ کر لمبی پر سکون سانس خارج کی "معیز تم یہاں کیا کر رہے ہو "وہ اسکے پاس آکر بولیں

www.novelsclubb.com

معیز تم یہاں کیا کر رہے ہو" وہ اسکے پاس آ کر بولیں "مما جنت کو بھوک لگ رہی" ہے "وہ فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا "ہٹو میں کرتی ہوں "اسے فریج میں سے کھیر کا باؤل نکالتے دیکھ کر بولیں "نہیں آپ سو جائیں جا کر میں کون سا پہلی بار کر رہا ہوں "وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا---وہ بھی مسکرانے لگیں "پہلے کی بات اور تھی مگر آج میرا بیٹا دولہا بنا ہے---""دولہا بنا ہوں تو اب دلہن کے نخرے تو اٹھانے پڑیں گے نا" اس نے ٹرے بنالی تھی---حسنہ بیگم نے بریانی اوون سے نکال کر باؤل میں ڈالی اور ٹرے میں رکھ دی "اب آپ سو جائیں جا کر "معیز نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے کہا اور ٹرے اٹھالی وہ مسکراتے ہوئے اسکا شانہ تھپکتی چلی گئیں معیز ابھی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوا تو جنت ٹی وی ٹرالی کے اوپر والے خانے میں سجی اسکی بے شمار ٹرافیز، میڈلز اور سرٹیفکیٹس دیکھ رہی تھی---اسکے کہنے پر جنت نے لباس تبدیل نہیں کیا تھا" اتنی دیر لگادی آپ نے "وہ منہ بسور کر بولی" دولہا ہوں تمہارا، خادم نہیں "معیز نے بھی منہ بگاڑا" جلدی سے کھاؤ "معیز

www.novelsclubb.com

نے ٹرے بیڈ پر رکھی--- کمرے میں ہر طرف گلاب کی پتیاں بکھری تھیں اور بیڈ کے اوپر بھی لمبی لمبی لڑیاں لٹک رہی تھیں مگر دلہن کے تو جذبات ہی مردہ ہو چکے تھے بیچارے دولہے کو بھی اپنی خدمت پر لگا دیا--- جنت خاموشی سے بیڈ پر آ بیٹھی--- اسکے چلنے سے چوڑیوں کی جلترنگ سی کمرے میں گونجنے لگتی--- اسے کھاتا چھوڑ کر معیز فریش ہونے چلا گیا--- تھوڑی دیر بعد سفید ہلکی سی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں گیلے بال رگڑتا باہر نکلا--- منہ میں کھیر کا چمچ ڈالتی جنت نے نظروں کی تپش محسوس کر کے اسکی جانب دیکھا وہ لو دیتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر گرنے کے انداز میں اس کے پاس ڈھیر ہو گیا--- جنت پہلے ہی کنارے پر بیٹھی تھی مزید دور کیا ہٹتی کھیر پتھر بن کر گلے میں اٹک گئی--- کہنی کے بل ترچھا سا لیٹا وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا جنت نے بلاوجہ اپنا لہنگا سمیٹا---کھیر نگلنا دو بھر ہو گیا "کھاؤ نا" نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر اسکی حالت سے حظ اُٹھاتا بولا "مجھے لگتا ہے تمہارا پیٹ بھر گیا ہے" وہ سیدھا ہو کر اسکے برابر بیٹھ گیا--- جنت کا شانہ

www.novelsclubb.com

اسکے کندھے سے ٹکرا رہا تھا"نن---نہیں"اس نے سوچا بھی نہیں تھا کبھی وہ اس شخص سے اتنی نروس ہو گی---اسکی نگاہوں سے پزل ہونے لگے گی---معیز نے ہاتھ لمبا کر کے اسکے دوسرے شانے تک پھیلاتے اسے اپنے قریب کر لیا"تمہیں آج اتنی بھوک کیوں لگ رہی ہے"وہ اس پر طنز کر رہا تھا شاید---جنت گومگو کی کیفیت سے دوچار کسی بھی قسم کا اظہار نہیں کر پا رہی تھی"بے وقت کھانا اچھا نہیں ہوتا"وہ مزید بولا---پہلی رات ہی ڈسپلن سکھا رہا تھا---"میں یہ رکھ کر آتا ہوں"وہ بیڈ سے نیچے اُترا اور ٹرے اٹھا کر کمرے سے نکل گیا---جب واپس اندر آیا تو جنت اپنا جوڑا کھول چکی تھی---انگلیوں سے انگوٹھیاں اُتار رہی تھی"تمہاری اس حرکت پر دل نہیں چاہ رہا تمہیں رونمائی کا تحفہ دوں"معیز کا دل خراب ہونے لگا اسکی بجھی بجھی صورت دیکھ کر"مانگا کس نے ہے آپ سے رونمائی کا تحفہ؟؟؟ ایک چیز مانگی تھی وہ بھی نہیں لے کر دی"جنت کا اشارہ ولیمے کے سوٹ کی جانب تھا"تم نے تو پہلی رات ہی طعنے دینے شروع کر دیے ہیں"معیز کو اسکی ناراضگی بجا

www.novelsclubb.com

لگی تھی تبھی برا مانے بغیر ہنس کر ٹال گیا "مت اُتارو نا اچھی لگ رہی ہیں" چوڑیاں اُتارنے کیلیے اس نے ہاتھ بڑھایا تو وہ اسکی کلائی پکڑ گیا "مگر مجھے اُلجھن ہو رہی ہے" جنت نے اس سے کلائی چھڑوانے کی کوشش کی "میں اُتار دوں گا" معیز نے اسے اپنی پناہوں میں لیتے سرگوشی کی

چہرے پہ میرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن

کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن

رازوں کی طرح اترو میرے دل میں کسی شب

دستک پہ میرے ہاتھ کی کھل جاؤ کسی دن

پیڑوں کی طرح حسن کی بارش میں نہالوں

بادل کی طرح جھوم کے گھر آؤ کسی دن

خوشبو کی طرح گزرو میرے دل کی گلی سے

www.novelsclubb.com

پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن

پھر ہاتھ کو خیرات ملے بندِ قبا کی

پھر لطف شب وصل کو دھراؤ کسی دن

گزریں جو میرے گھر سے تو رک جائیں ستارے

اس طرح میری رات کو چمکاؤ کسی دن

میں اپنی ہر اک سانس اسی رات کو دے دوں

سر رکھ کے میرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن

www.novelsclubb.com

****

شادی کے بعد والے دنوں میں معیز اس پر پوری طرح سے آشکار ہو چکا تھا---وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے---وہ اپنی ماں سے بھی بہت محبت کرتا تھا---رشتے داروں کے ساتھ اسکا حسن سلوک, خوش اخلاقی سب مثالی

تھا مگر جنت کی آنکھوں پر آئیڈیلائزم کی پٹی بندھی تھی یہ وہ زندگی نہیں تھی جسے جینا کا اس نے تصور کر رکھا تھا---شادی کے نئے نئے دنوں میں بھی وہ اس سے دور بھاگنے کے بہانے سوچتی وہ اسکے پیچھے ایک کمرے سے دوسرے کمرے, اوپر والے پورشن سے نیچے والے پورشن پر چکر لگاتا رہتا---وہ جتنا اسے نظر انداز کرتی وہ اتنا اسے گھیرے رکھتا---جنت کو غصہ آتا, الجھن ہوتی کئی بار چڑچڑی سی ہو کر مخاطب ہوتی وہ اسکی گال پر چٹکی کاٹ کر بات ہوا میں اُڑا دیتا---"آفس کی چھٹیاں ختم ہو گئیں ہیں---مجھے دوبارہ آفس جوائن کرنا ہے---سوری میں تمہیں کہیں گھمانے نہیں لے کر گیا---"وہ اسے اور حسنہ کو میکڈونلڈز پر ڈنر کروا کر آیا تھا---

جنت چینج کر کے آئی تھی الماری میں کپڑے ہینگ کر رہی تھی جب وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا اسکی پُشت پر بھیگے بال دیکھتا بولا "میں بھی کل سے آفس جا رہی ہوں" جنت الماری بند کر کے اب ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں کو کنڈیشنر لگا رہی تھی

تمہیں آفس جانے کی کیا ضرورت ہے "معیز نے نا سمجھی سے گردن ہلا کر" پوچھا---جنت اسکی جانب پلٹی

اس سوال کا کیا مقصد بنتا ہے؟؟؟میں لیو پر تھی ریزائن نہیں کیا" جنت کی" تیوری چڑھ گئی تھی

ریزائگنیشن لیٹر سینڈ کر دو---میں نہیں چاہتا میری بیوی جاب کرے---جب" میں گھر کے اخراجات پورے کر رہا ہوں تو کیا ضرورت ہے تمہیں اپنا آپ خوار کرنے کی

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا" کون سی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں؟؟؟ گھمانے " نہیں لے جا سکتا, ولیمے کا سوٹ پہنچ میں نہیں ہے, رونمائی کا تحفہ بھی سڑا ہوا--- نہ کریں" dependent میں اپنی ہر چیز کیلیے آپ کی منتیں نہیں کر سکتی مجھے

جنت کا گستاخانہ لہجہ چند لمحے کیلیے اسے گنگ کر گیا

جنت کچھ وقت کیلیے برداشت کر لو" وہ پھر بھی تحمل سے مخاطب تھا"

نہیں ہے مجھ میں برداشت , تنگ آگئی ہوں میں برداشت کر کر کے----مجھے"
اپنی خواہشیں خود پوری کرنی ہیں---آپ بے فکر رہیں میں آفس کے ساتھ ساتھ
گھر کے کام بھی دیکھ لوں گی"معیز نے اسکی آنکھوں میں نمی اُترتی محسوس کی

ادھر آؤ"معیز نے اپنے پہلو میں اشارہ کیا"

کام کر رہی ہوں"وہ رُخ موڑ کر یونہی بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی"

جنت"معیز نے کچھ سخت لہجے میں پکارا تو وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بیڈ کی
دوسری طرف آکر بیٹھ گئی

میں نے کہا ہے ادھر آؤ"معیز نے اپنے قریب اشارہ کیا"

آپ بس اپنا حکم چلاتے ہیں"معیز کی توقع کے عین مطابق وہ بڑے بڑے آنسو
نکالتی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی

میں کیا تم پر حکم نہیں چلا سکتا؟؟؟"معیز نے جھک کر اسکے چہرے کو دیکھتے پوچھا-"

--جنت نے آنسو پونچھتے نفی میں سر ہلایا

کیوں؟؟؟"وہ ہنس کر اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اونچا کرتے پوچھنے لگا"

میں نے کبھی آپ پر حکم چلایا ہے؟؟؟"اس نے معیز کا ہاتھ جھٹکا"

تو چلایا کرو نا میں نے کبھی منع کیا ہے؟؟؟"اسکے ہاتھ کو اپنی مٹھی میں دبا کر پھر"

اپنے گال پر رکھتا بولا--ہلکی ہلکی بڑھی شیو کی چبھن جنت کو اپنی ہتھیلی پر محسوس

ہونے لگی---اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا

مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی پر پابندیاں عائد کرنے کا اور نہ میں خود پابندیاں"

برداشت کرنے کی قائل ہوں"معیز کے چہرے پر سختی چھا گئی

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی؟؟؟"اس نے جنت کا بازو پکڑ کر کا اپنی جانب"

گھسیٹا

میں نے تمہیں کہا تھا نا میں تم سے زیادہ ضدی ہوں "اس کی آنکھوں میں سرد سا" تاثر لیے وہ براہِ راست اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا--- جنت نے اپنے بازو کو جھٹکا دے کر اسکی فولادی گرفت سے آزاد کیا--- پھر اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلا اور بیڈ سے چھلانگ مارتی کمرے سے بھاگ گئی

جنت "معیز غصے سے چیخا--- پھر ہونٹ بھینچتے تکیہ اٹھا کر قالین پر دے مارا--" -اسی غصے سے اسکے پیچھے گیا تھا--- وہ حسنہ بیگم کے کمرے میں تھی--- گھر میں ان دونوں کے علاوہ وہی تھیں--- معیز اندر داخل ہوا تو اسے حسنہ بیگم کے گلے لگے بلک بلک کر روتے دیکھا

www.novelsclubb.com

معیز کیا کہا ہے تم نے میری بچی کو؟؟؟" اسے اندر آتا دیکھ کر مما خفگی سے " بولیں--- جنت مزید ان کے اندر گھس گئی

ڈرامے کر رہی ہے مما--- میں نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا" وہ جھنجھلا کر بولا "

جنت مما کو تنگ مت کرو روم میں جاؤ"ان کے سینے سے لگی وہ اسکی جانب دیکھے" بغیر نفی میں سر ہلانے لگی

بری بات ہے معیز---یہ سکھایا تھا میں نے تمہیں---ابھی شادی کو دن ہی کتنے" ہوئے ہیں تم بہو پر چیخنے چلانے لگے ہو"جنت کو تھپکی دیتے بولیں

امی اس کے بھلے کیلیے کہہ رہا ہوں---جب میں ہوں تو اسے کیا ضرورت ہے" خوار ہونے کی"وہ کھڑے کھڑے ہی مخاطب تھا

اسکا شوق ہے تم کر لینے دو جاب اور تمہارے ہی دفتر میں کرتی ہے پھر مسئلہ کیا" ہے؟؟؟"انہوں نے گھور کر پوچھا"مرضی ہے اسکی میں کون ہوتا ہوں کچھ کہنے والا"دونوں پر خفگی سے بھرپور نظر ڈال کر وہ غصے سے واک آؤٹ کر گیا

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا کھٹ پٹ کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی مگر پاس پڑا کشن کان پر رکھ کر آواز کو دبایا تبھی کسی نے آگے بڑھ کر کشن اسکی گرفت سے کھینچ لیا وہ جو اوندھے منہ لیٹی تھی غصے سے پلٹی مگر معیز کو کشن پکڑے اپنی جانب

دیکھتے فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی پھر الارم کلاک پر نظر دوڑائی جو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر دھرا تھا---پانچ پچیس ہو رہے تھے

اور کتنا سونا ہے نماز آپ پر فرض نہیں ہوئی کیا؟؟؟دودھ کے دانت گر چکے"

"ہیں؟؟؟

وہ جب تک اٹھی نہیں معیز یونہی طعنے مارتا رہا---سفید کلف لگے کرتا شلوار میں وہ ابھی باجماعت نماز ادا کر کے مسجد سے آرہا تھا اسے اٹھا کر اب ہینڈ فری لگائے قاری باسط کی آواز میں سورۃ رحمٰن سُن رہا تھا---جنت واش روم سے وضو کر کے نکلی گلابی اور آتشی رنگ کے دوپٹے کو چہرے کے گرد نماز کے اسٹائل میں باندھ رکھا تھا شادی سے پہلے بھی وہ نماز کی پابند رہی تھی مگر عشاء اور فجر میں کئی بار نیند کے باعث کوتاہی کر دیتی تھی مگر معیز نماز کا پابند تھا اور شادی کے بعد سے یہی روٹین تھی ان کی---چھ سے سات بجے تک وہ جاگنگ کیلیے قریبی پارک جاتا تھا جبکہ جنت دوبارہ سو جاتی تھی---جنت کی آواز معیز کو بے حد پسند تھی وہ شادی سے پہلے بھی

اسکی آواز کی تعریف کر چکا تھا مگر شادی کے بعد اس نے دو تین بار اپنی خواہش پر جنت سے فجر کی نماز کے بعد سورۃ رحمٰن سنی تھی کل اس نے سورۃ یٰس کی تلاوت کی تھی مگر آج معیز نے اسے مخاطب ہی نہیں کیا تھا جنت قرآن پاک لے کر آئی تو وہ جاگنگ کیلیے چلا گیا---جنت سمجھ گئی وہ اسکے آفس دوبارہ جوائن کرنے والی بات پر نالاں ہے "اسلام و علیکم امی" جنت نے میز پر جوس کا جگ رکھتے سلام کیا معیز کو صبح فریش جوس پینے کی عادت تھی---حسنہ بیگم کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں---چار کرسیوں والا چھوٹا سا سیٹ تھا

معیز نہیں آیا ابھی تک؟؟؟" ویسے وہ جلدی آجاتا تھا حسنہ بیگم کی مدد کرتا تھا" ناشتہ لگانے میں---جنت نے کندھے اچکائے

اور تم کیوں لگی ہو کچن میں؟؟؟" انہوں نے گھوری سے نوازا"

بس آج نیند نہیں آرہی تھی تو میں نے سوچا آج میں ناشتہ بنالوں" وہ خوش" مزاجی سے بولی" مگر بیٹا تم نے ابھی میٹھا نہیں بنایا" انہیں پرانی رسم یاد آئی

www.novelsclubb.com

میں نے سب سے پہلے جوس ہی بنایا ہے" وہ کچن کاؤنٹر سے آملیٹ کی پلیٹ اٹھا" کر لا رہی تھی---حسنہ بیگم مسکرا دیں

میں چائے ڈالتی ہوں تم معیز کو بلا کر لاؤ" جنت کیبنٹ سے تھرمس نکال رہی" تھی حسنہ بیگم کرسی چھوڑ کر کچن میں چلی آئیں--- جنت کو مجبوراً اوپر جانا پڑا---وہ کمرے میں آئی تو معیز کو ڈریسنگ کے سامنے کھڑے پرفیوم اسپرے کرتے دیکھا پھر بیڈ سے ٹائی اٹھا کر لگانے لگا وہ جتنی بھی آئیڈ ئلزم کا شکار ہو مگر یہ بات اس نے معیز سے پہلی ملاقات میں ہی تسلیم کر لی تھی کہ وہ ایک پُر کشش شخصیت کا مالک تھا---اور اس فارمل ڈریسنگ میں تو غضب کا لگتا تھا--- سر پر خوب گھنے بال تھے- -- فولڈڈ سلیوس میں سے جھانکتے سفید بالوں سے بھرے مضبوط کسرتی بازو لڑکیوں کی بڑی کمزوری تھی---آفس میں بھی سب اسے ستائشی نظروں سے دیکھتی تھیں اور اسکی بھی سب کے ساتھ اچھی علیک سلیک تھی

www.novelsclubb.com

ناشتہ لگا دیا ہے میں نے" جنت نے بیڈ پر سے اسکا کوٹ اٹھا کر اپنے بازو پر ڈال" لیا--- جنت نے اسکی تیاری میں کبھی اسکی مدد نہیں کی تھی وہ بھی اسے تنگ نہیں کرتا تھا اسے اپنے کام خود کرنے کی عادت تھی

میں لیٹ ہو رہا ہوں" اس نے جنت کی جانب دیکھے بغیر اس سے کوٹ پکڑ لیا--" -ابھی شادی کو ہفتہ بھر ہی تو ہوا تھا جنت نے ہمیشہ اسے خوشگوار اور رومینٹک موڈ میں ہی دیکھا تھا مگر آج وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا

آپ جاگنگ سے اتنا لیٹ---" وہ بول ہی رہی تھی جب معیز اپنا لیپ ٹاپ بیگ" لے کر کمرے سے نکل گیا--- جنت نے غصے سے اسکی پُشت کو گھورا

غبارے جیسا منہ بنا رکھا ہے بد تمیز انسان نے--- شوہر بن گیا ہے تو کیا سر پر چڑھا" لوں" جنت آپ ہی بڑبڑاتی بیڈ پر بیٹھ گئی پھر جلتی کڑھتی نیچے آ گئی

اسے کیا ہوا ہے ناشتہ کیے بغیر ہی چلا گیا---پہلی بار ہوا ہے ایسا" جنت کو میز کے پاس آتا دیکھ کر حسنہ بیگم نے پریشانی سے کہا جنے نے گہرا سانس بھرا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

مجھے لگتا ہے یہ کل والی بات پر ہی ناراض ہے" حسنہ بیگم نے اسکی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر جاب والی بات کی جانب اشارہ کیا

میں آفس جا رہی ہوں" جنت نے بریڈ کا ایک پیس چائے کے ساتھ نگلا اور کھڑی ہو گئی---چینج وہ کر چکی تھی بس بال بنا کر تھوڑا منہ سنوارنا تھا---حسنہ بیگم میز پر اکیلی بیٹھی رہ گئیں---انہیں لگ رہا تھا کہ بہو کا ساتھ دے کر انہوں نے غلطی کی ہے

****

جنت بیس منٹ دیر سے آفس پہنچی تھی اور یہ پہلی بار ہوا تھا سب انہیں شادی کی مبارک باد دیتے رہے معیز منہ پھلائے پورا دن اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جنت نے کام کے دوران اس سے جتنی بھی گفتگو کی اس نے سنجیدگی سے اُس کے جواب دیے کچھ ایڈورٹائزنگ کا کام بھی اسکے ذمے لگایا---بہت سارے انٹرنیشنل ایونٹس کی پیڈ مارکٹنگ کا کام بھی اسکے ذمے لگا چکا تھا وہ---مارکٹنگ مینجر ہونے کا بہت اچھا فائدہ اٹھا رہا تھا وہ "مجھے دو دن تک یہ سارے ایڈز سوشل میڈیا پر نظر آنے چاہیے اوکے؟؟؟"اسکی میز پر فائل پھینکتے وہ بہت سخت لہجے میں مخاطب تھا---جنت دانت پر دانت جمائے صرف سر ہلا کر رہ گئی

یہ پوسٹر چیک کر لیں یہ ڈال دوں ایڈز میں؟؟؟"جنت نے سیل فون میں موجود اپنا گرافک ورک اسے دکھایا ہر تصویر پر وہ ناک چڑھاتا اگنور کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

کوئی ڈیزائننگ نہیں ہے نا کلرز کا آئیڈیا ہے آپ کو---کوئی اٹریکشن ہی نہیں ہے" ان میں "اس نے ایک بھی پوسٹر پسند نہیں کیا---پہلے اگر اسے اسکا کام پسند نہیں آتا تھا تو خود ایڈٹنگ کر دیتا تھا مگر آج اس نے ایک ایک کام کیلیے اسے گھنٹہ گھنٹہ خوار کیا تھا

کہیں سے نہیں لگ رہا یہ نیو میرڈ کپل کا کیبن---دیکھو تو ذرا دونوں کتنے جوش و" خروش سے کام کرنے میں لگے ہیں---"ایمن نے لنچ ٹائم میں اندر جھانک کر کہا اس کے پیچھے حرا اور دوسرے کولیگز بھی تھے قہقہوں کی آواز نے اس ہجوم کا پتا دیا تھا انہیں

کیوں نیو لی میرڈ کپل اپنے کیبن میں ڈانس کرتے ہیں یا گلاب کے پھولوں سے" سجاتے ہیں جو تمہیں ہمارا کیبن اتنا ناگوار گزر رہا ہے"جنت تو سر جھکائے کی پیڈ پر ابھی تک انگلیاں چلا رہی تھی مگر معیز اپنی چیئر کا رُخ موڑ چکا تھا اسکے جواب پر سب ہنسنے لگے

www.novelsclubb.com

لے آؤ بھئی "اچانک لے آؤ لے آؤ کا شور مچ گیا"

انہیں باہر بلاؤ"کوئی باہر کھڑا ایمن کو بولا"

چلو اٹھو بہت ہو گیا کام اٹس لنچ ٹائم "ایمن زبردستی جنت کو باہر لائی معیز کے" ساتھ بھی لڑکوں نے یہی کیا باہر فلور پر کیک ٹرالی کے آس پاس لال رنگ کے

غبارے گرے پڑے تھے صرف ان کے فلور والے کولیگز جمع تھے--- تھوڑی دیر میں باس بھی سامنے سے آتے نظر آئے---معیز اور جنت کو بکے دیتے شادی پر حاضر نہ ہونے پر معذرت کی---معیز پچھلے سات آٹھ سال سے یہاں کام کر رہا تھا جب وہ انٹرنشپ کیلیے آیا تھا اور اب مارکٹنگ کا سارا کام اس نے سنبھال رکھا تھا --- پچھلے دو سال سے مارکٹنگ مینجر کے عہدے پر فائز تھا

کیک کاٹو بھئی سب اسی لیے کھڑے ہیں" حرا نے شوخی سے کہا روایک بار پھر" سب ہنسنے لگے---جنت کے چھری تھامے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس نے کیک کاٹا--سب سے پہلے جنت نے اسے کیک کھلایا معیز نے اس سے پکڑ کر اسے کھلایا ایک اور پیس کاٹ کر باس کو بھی کھلایا---لنچ ٹائم اسی میں گزر گیا معیز کا موڈ بتدریج خراب تھا---جنت نے بھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی

****

www.novelsclubb.com

معیز کو دو دن ہو گئے تھے اس بات چیت بند کیے---پہلے دن کے بعد سے وہ ناشتہ کرنے لگا تھا ڈنر بھی کر لیتا مگر حسنہ بیگم سے بھی کچھ موڈ بنا ہوا تھا اسکا---آج ناشتے کی میز پر انہوں نے بھی اسے مخاطب نہیں کیا تو معیز نرم پڑ ہی گیا آخر کہاں عادت تھی اسے یوں منہ پھلائے گھومنے کی, غصہ کرنے کی وہ ہنس مکھ سا بندہ تھا

کیا ہوا ہے آج حسنہ بیگم خاموش خاموش ہیں" آملیٹ اور بریڈ سے ناشتہ کرتے" اس نے مسکرا کر پوچھا جبکہ جنت انہیں نظر انداز کیے اپنے ناشتے میں مگن تھی--- معیز کی ناراضگی سے جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا وہ شادی کے پہلے دن سے ہی اسکی قربت سے دور بھاگتی تھی" میرا بات کرنا کسی کو پسند ہی نہیں تو کیوں بولوں میں؟؟؟" وہ منہ بسور کر بیٹھی تھیں

ایسی بات نہیں ہے امی""" ایسی بات نہیں ہے مما" معیز اور جنت اکٹھے بولے" پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے" تمہارے والد مرحوم کبھی مجھ سے ایک دن سے زیادہ ناراض نہیں رہے بلکہ چند گھنٹوں میں ہی مان جاتے تھے مگر تم دونوں---"

www.novelsclubb.com

انہوں نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا" تمہیں تو خوش ہونا چاہیے معیز گھر میں بھی بیوی ساتھ رہتی ہے اور آفس میں بھی پاس رہے گی مگر تم نے تو مجھے بہت ہی مایوس کیا" وہ ناراضگی سے کہہ رہی تھیں "اب آپ غلط کر رہی ہیں پہلے بھی آپ نے اسکی سائیڈ لی اب بھی اسکی طرف داری کر رہی ہیں---"اس نے غصے سے جنت کی جانب دیکھا جو پلیٹ پر جھکی بیٹھی تھی

اس کون ہے؟؟؟وائف ہے تمہاری معیز--- تمیز سے مخاطب کیا کرو میری بیٹی" کو" وہ بچہ تھا جب سے وہ اسے صحیح غلط کی سخت تربیت دیتی آ رہی تھیں اب بھی انہوں نے سختی سے ٹوکا تو جوس کا گلاس غٹا غٹ چڑھا کر ایک غصیلی نگاہ سر جھکائے بیٹھی جنت پر ڈال کر نکل گیا---وہ اسے آفس بھی نہیں چھوڑتا تھا وہ پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کر رہی تھی

معیز کبھی مجھ سے ملے بغیر آفس نہیں گیا اسے نجانے کیا ہو گیا ہے" جنت کو ان" کی آواز نم محسوس ہو رہی تھی اسے شرمندگی نے آگھیرا

www.novelsclubb.com

سوری امی میری وجہ سے وہ آپ کے ساتھ بھی ناراض ہیں" وہ کرسی چھوڑ کر"
ان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی ان کا ہاتھ تھام لیا

تم ہی ضد چھوڑ دو آج اُسکی مان لو گی تو کل وہ تمہاری مان لے گا بیٹا---مرد کے"
ساتھ انا کا مقابلہ نہیں کرتے میرے بیٹے کا یہ رویہ پہلے کبھی نہیں رہا مگر بیوی کے
اوپر ہر مرد برتری چاہتا ہے اپنے فیصلے مسلط کرنا چاہتا ہے میں سمجھتی تھی کہ میں نے
اپنے بیٹے کی بہت اچھی پرورش کی ہے وہ شوہر نہیں بنے گا وہ دوست بنے گا اپنی بیوی
کا, اُسکا ہم سفر, اُسکا غم خوار بنے گا---برتر نہیں" وہ سانس لینے کو رکیں

مگر میری تربیت میں کہیں کمی رہ گئی" جنت متحیر سی انہیں سُن رہی تھی ایسی بھی"
مائیں ہوتی ہیں؟؟؟

اس نے تو ہمیشہ ساس کے رشتے کے بارے میں برا ہی سنا تھا امی بھی کہتی تھیں فلاں
کام کرو گی تو ساس گٹوں (ٹخنوں) پر مارے گی---معیز اپنی کار کی چابی غصے میں
ٹیبل پر ہی بھول گیا تھا---چابی لینے واپس آیا تو ان کی گفتگو نے اسکے کان کھڑے

کر دیے---اپنی ماں اپنی جنت کو اپنے رویے کے باعث وہ کتنا ہرٹ کر چکا تھا یہ بات سچ تھی کہ جنت کی جاب سے زیادہ ایشوا سے جنت کی ہٹ دھرمی اور اپنی بات نہ ماننے پر تھا وہ پیار سے بھی تو اسے منا سکتی تھی اور دوسری وجہ حسنہ بیگم کی تنہائی تھی وہ اگر گھر رہتی تو کم از کم ان کو وقت گزارنے کیلیے اچھا ساتھی مل جاتا---معیز کے اندر آنے پر جنت فوراً متوجہ ہوئی--حسنہ بیگم ابھی تک سر جھکائے بیٹھی تھیں

آجاؤ---میں باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں" جنت کو کہہ کر وہ ٹیبل سے چابیاں اُٹھا" کر باہر نکل گیا---حسنہ بیگم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو حیرت زدہ سی ابھی بھی باہر کے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا" جلدی کرو تمہیں دیر ہو رہی ہے" حسنہ بیگم نے لہجے میں بشاشت بھرتے کہا تو جنت ان کا کندھا سہلاتی اوپر کمرے سے اپنا ہینڈ بیگ لینے چلی گئی

****

www.novelsclubb.com

کچن سے آتی اشتہا انگیز خوشبو نے معیز کے پیٹ میں چوہے دوڑا دیے تھے---

جنت کچن میں براؤن چکن کڑاہی بنا رہی تھی جبکہ وہ لاؤنج میں تھری سیٹر صوفے پر بیٹھی حسنہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر آڑا ترچھا سا لیٹا ہوا تھا---وہ اسکے گھنے بالوں میں اُنگلیاں چلاتی ہم چینل پر ڈرامہ دیکھ رہی تھیں

مما کیا ہر وقت یہ روتی دھوتی ہیروئنوں اور امیر کبیر ہیرو والے ڈرامے دیکھتی" رہتی ہیں---کچھ اور لگائیں" وہ بیزاری سے ان کے ہاتھ سے ریموٹ جھپٹتا بولا

معیز تم نے چینل بدلا تو مار کھاؤ گے مجھ سے" وہ انہماک سے ڈرامہ دیکھتیں خفگی" سے بولیں---اسکرین پر امیر سوٹڈ بوٹڈ لڑکا بڑی شاندار سے گاڑی میں بس اسٹاپ پر کھڑی لڑکی کو لفٹ آفر کر رہا تھا

جنت پلیٹ میں دھنیہ لے کر لاؤنج میں ہی ان کے پاس بیٹھ کر دھنیہ بنانے لگی

ایسے ہی ڈرامے فلمیں دیکھ کر لڑکیوں کے دماغ خراب ہوتے ہیں---انہیں" اپنے لیے بھی کسی مرسیڈیز والے کا انتظار ہوتا ہے اور پھر پیرنٹس کو بھی تنگ کرتی

ہیں---امیر لڑکا غریب بداعتماد لڑکی کا دیوانہ ان سٹوری لائنز نے لڑکیوں کی اکسپیکٹیشنز کو مزید بڑھا دیا ہے وہ کم پر راضی ہی نہیں ہوتیں---اُنہیں گھر بیٹھے بس ایک امیر زادے کا انتظار ہوتا ہے جو آئے گا اور ہزاروں لڑکیوں میں سے ان کو چُن لے گا---فیری ٹیل تھوڑی ہے یہ "معیز مسلسل بول رہا تھا---حسنہ بیگم نے اسکے ہاتھ سے ریموٹ کھینچا اور اسکا سر گود سے ہٹایا

بولے جا رہا ہے مجھے ڈرامہ نہیں دیکھنے دے رہا" انہوں نے جھنجھلا کر کہتے والیم بڑھا دیا---معیز نے جسے سنانا تھا اُسے وہ سنا چکا تھا جنت دھنیہ کاٹتے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر دوبارہ دھنیے کی جانب متوجہ ہو گئی

www.novelsclubb.com

بولے جا رہا ہے مجھے ڈرامہ نہیں دیکھنے دے رہا" انہوں نے جھنجھلا کر کہتے والیم بڑھا دیا---معیز نے جسے سنانا تھا اُسے وہ سنا چکا تھا جنت دھنیہ کاٹتے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر دوبارہ دھنیے کی جانب متوجہ ہو گئی "جنت کے ہاتھ میں تو بہت ذائقہ ہے تم سے زیادہ مزے کی کڑاہی بنائی ہے" وہ ابھی پلیٹ میں کڑاہی ڈال

ہی رہا تھا جب حسنہ بیگم نے روٹی کا نوالہ منہ میں رکھتے تعریف کی---جنت مسکرائی معیز نے اسے گھورا

میرا بیٹا بہت اچھی کوکنگ کرتا ہے---سب سکھایا ہے میں نے اسے "اسکی ساس" ایسے اپنے بیٹی کی تعریف کر رہی تھیں جیسے مائیں رشتے والوں کے سامنے کرتی ہیں

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے آئندہ میں کچن میں نہیں جاؤں گا"""

جنت کو خوشگوار حیرت پر جلے کٹے انداز میں کہہ کر اس نے ہاٹ پاٹ سے چپاتی نکالی

بے فکر رہو ابھی معیز ہمیں کشمیری چائے بنا کر پلائے گا"حسنہ بیگم نے مزے" سے کہا

کوئی نہیں---بالکل بھی نہیں---بیوی کے ہوتے بھی چائے میں بناؤں---یہ" سراسر ظلم ہے آپ اسکی ساس ہیں یا میری؟؟؟"معیز باقاعدہ لڑنے والے انداز میں بولا تو وہ ہنس دیں

بیوی کا ہاتھ بٹانا سنت ہے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی "وہ پیار سے" بولیں تو معیز نے منہ مروڑا "اسے بھی کچھ سکھا دیں "مزے سے کھانا کھاتی جنت کی جانب اشارہ کیا--- جنت نے آنکھیں پھاڑے حسنہ بیگم کی جانب دیکھا

"کھانے دو اُسے تنگ مت کرو"

آپ تو بہو کو پیاری ہو گئیں ہیں میرا تو اب اللہ ہی مالک ہے "اس نے ٹھنڈی آہ" بھرتے کھانا شروع کر دیا--- کڑاہی واقعے ہی بہت ذائقے دار تھی

****

سارے کچن کی سیٹنگ کا ستیاناس کر دیا ہے آپ کی بہو نے مجھے نہ چینی مل رہی" ہے نہ الائچی "معیز کی کچن سے جھنجھلاتی ہوئی آواز آئی تو حسنہ بیگم نے جنت کو اشارہ کیا وہ اٹھ کر کچن میں چل دی---اوپر سامنے والے ہی کیبنٹ میں سارے مصالحے وغیرہ پڑے تھے اس نے شوگر پوٹ اور الائچی سلیب پر رکھی

دار چینی, سوڈا اور میوے بھی نکال دو" وہ پلٹی جب کاؤنٹر سے ٹیک لگائے چولہے "
کے پاس کھڑے معیز نے حکمیہ انداز میں کہا وہ پھر کیبنٹ کھول کر کھڑی ہو گئی

تمہیں آتی ہے کشمیری چائے بنانی؟؟؟"اس نے پستے کا جار کھول کر دو تین دانے "
منہ میں ڈالے---جنت نے نفی میں سر ہلایا

آتا کیا ہے تمہیں؟؟؟"اس کے کہنے پر جنت نے بادام والا جار کیبنٹ سے نکال کر "
زور سے پٹخا اور غصے سے اسے گھورا جو ابرو اُٹھائے سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

جنت نے ٹھک سے کیبنٹ بند کیا اور جانے لگی جب معیز سینے پر بازو باندھے اسکے
سامنے کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

اب کیا چاہیے؟؟؟"جنت تلملائی"

ڈھیر ساری محبت"اس نے جنت کا کندھے پر پڑا شیفون کا دوپٹہ کھینچ کر اپنے "
بازو پر لپیٹتے گھمبیر بوجھل آواز میں کہا تو جنت کو اپنے سینے میں اچھلتے دل پر بے پناہ
غصہ آیا

بد تمیزی مت کریں---دوپٹہ چھوڑیں"اس نے دوپٹہ کھینچا جو معیز چھوڑنے کے "
موڈ میں نہیں تھا چھ فٹ قد اور ورزشی جسامت کے باعث وہ اسکے وجود کے سامنے
آتے ہی چھپ سی گئی تھی

نہیں چھوڑ رہا--- چھڑوا سکتی ہو؟؟؟"اس نے جنت کے دوپٹے کو ایک اور جھٹکا"
دیا فاصلہ سمٹنے لگا اسکی گھبراہٹ اور لرزتی پلکوں کا رقص معیز کو محویت سا کر گیا وہ
لاکھ کانفیڈنٹ سہی مگر ایسی سچویشن میں معیز نے اسے ہمیشہ نروس ہی پایا تھا

تمہیں میری ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟؟؟"اس نے جنت کو کاؤنٹر سے "
لگاتے اسکے دائیں بائیں ہاتھ ٹکا دیے---کچن لاؤنج سے صاف نظر آتا تھا مگر
صوفے کی اس جانب بیک تھی

بولو؟؟؟"وہ اسے اب بھی نظریں جھکائے مزید فاصلہ پیدا کرنے کی کوشش میں "
سلیب سے چمٹے دیکھ رہا تھا

تم کمرے میں پہنچو پھر پوچھتا ہوں تم سے "اسکو منہ میں کھنگھیاں ڈالے کھڑا"
دیکھ کر اس نے دھمکی دیتے اپنے بازو ہٹائے تو وہ ایسے بھاگی جیسے جیل سے قیدی,
جیسے چھٹی کی بیل پر اسکول کے بچے

****

معیز کی عادت تھی رات ایک گھنٹہ تو حسنہ بیگم کے پاس باتیں کرتے گزار دیتا تھا
پھر اپنے کمرے میں آتا تھا. گیارہ بجے کے قریب وہ کمرے میں داخل ہوا تو جنت کو
ٹانگیں سیدھی کر کے گود میں کشن رکھے اُس پر لیپ ٹاپ دھرے کام میں
مصروف پایا یقیناً وہ کل کا کام مکمل کر رہی تھی جو اس نے آج ریجکٹ کر دیا تھا وہ
نہیں چاہتا تھا کہ جنت مزید اکسٹرا آرز لگائے اسی لیے وہ اسکا سارا گرافک ورک
ریجکٹ کر چکا تھا

کیا ہو رہا ہے؟؟؟"دھپ سے بیڈ پر اسکے پہلو میں گرتے پوچھا---جنت کو سخت" چڑ تھی وہ تمیز سے, آرام سے تو آ کر بیڈ پر نہیں لیٹتا تھا چھلانگ مار کر اوپر چھلانگ مار کر نیچے

پوسٹر بنا رہی ہوں ایڈ کیلیے "اس نے سنجیدگی سے کہا---جب تک وہ ناراض تھا وہ" سکون سے کام کر لیتی تھی مگر اب معیز کو اپنا وقت لینا تھا اس سے چاہے وہ دے یا نہ دینے

چھوڑو کل بنا لینا"لیپ ٹاپ اسکی گود سے اٹھا کر دوسری جانب رکھ دیا"

میں نے سیو نہیں کی فائل"جنت نے خفگی سے کہتے اسکے اوپر سے ہاتھ لے جاتے" دوسری جانب پڑا لیپ ٹاپ اُٹھانا چاہا تو معیز نے اسکی گود سے کشن اٹھا کر اپنے بازوؤں میں لیا اور سر اسکی گود میں رکھ لیا---اب وہ لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھے امیج فائل سیو کر رہی تھی---چہرے پر جھنجھلاہٹ تھی

ایک سیکنڈ کا کام ہے کیا کرنے لگ گئی ہو؟؟؟"اس نے گود میں سر رکھے ہی" کروٹ لی---وہ فائلز اٹھا اٹھا کر ایک فولڈر میں ڈال رہی تھی

بعد میں کرنا یہ سب "اس نے جنت کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا"

اچھا شٹ ڈاؤن تو کرنے دیں "مگر معیز نے ہاتھ نہ چھوڑا اس نے دوسرے ہاتھ" سے ہی لیپ ٹاپ بند کیا---معیز اسکے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی رونمائی کے تحفے میں دی گئی سونے کی انگوٹھی گھمانے لگا---جنت اسکے کچھ بولنے کی منتظر تھی مگر وہ انگوٹھی سے کھیلنے میں مصروف تھا

اُتار کر دے دوں؟؟؟"جنت نے ہلکے سے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو معیز نے اسکا ہاتھ" اپنے سینے پر رکھتے سر اٹھا کر اسے دیکھا

تم خوش نہیں ہو میرے ساتھ؟؟؟"وہ بہت سنجیدہ تھا وہ اُن ایشیائی مردوں میں" سے نہیں تھا جو اپنی بیوی کو غلام یا ملازمہ سے زیادہ کی حیثیت نہیں دیتے تھے. اس نے بڑی ڈگریاں تو نہیں لی تھیں مگر ذہنی طور پر وہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ مردوں

سے زیادہ ذہین اور تہذیب یافتہ تھا اگر جاہل ہوتا تو آج جنت یہاں نہ بیٹھی ہوتی---
اسکی بیوی اس سے خوش نہیں ہے یہ جملہ اسکے لیے کسی گالی سے کم نہیں تھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے "وہ کیا کہتی کہ تم وہ ہو ہی نہیں جسکے میں نے خواب دیکھے"
تھے جیسی اپنی میرڈ لائف سوچی تھی یہ تو اُس سے بالکل اُلٹ تھی---نوکروں کی
فوج کیا یہاں تو ایک بھی ملازم نہیں تھا محل کا خواب دیکھا تھا اور یہاں تو بنگلہ بھی نہ
ملا, مرسیڈیز کا سوچا تھا کرولا بھی نہیں ملی

کچھ تو ہے جو تم مجھ سے اتنا دور دور رہتی ہو "معیز نے اسکے گریز سے یہی مطلب"
اُخذ کیا تھا

www.novelsclubb.com

ایسا کچھ نہیں ہے آپ سو جائیں مجھے یہ کام مکمل کرنا ہے نہیں تو کل مینجر سے"
ڈانٹ پڑے گی "اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

مینجر کی ایسی کی تیسی "معیز نے اب اسکے دونوں ہاتھ جکڑ لیے تھے"

مینجر کی اتنی ہمت کہ میری بیوی کو کچھ کہہ سکے "کتنا بد تمیز تھا اتنے دنوں سے "
آفس میں اسکا جینا حرام کر رکھا تھا اور اب ہنس رہا تھا

اتنے دنوں سے وہ کھڑوس ,بد تمیز, بد مزاج اور اکڑو مینجر مجھے ڈانٹ رہا ہے---"
جتنا ان دنوں اُس نے مجھے انسلٹ کیا ہے نا اللہ کرے اُتنے دن اُسکی وائف اُس سے
بات نہ کرے "جنت نے شرارت سے کہتے ہنسی روکنے کو نچلا ہونٹ دانتوں میں
دبایا

ایسی بد دعائیں تو نہ دو بے چارے کو "معیز نے ہنستے ہوئے چہرہ اوپر کر کے اسے "
دیکھا جو کھکھلا رہی تھی وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی دیکھنا چاہتا تھا

پھر کیسی بد دعائیں دوں؟؟؟"جنت نے معیز کے ہاتھوں کی جانب دیکھ کر پوچھا"
جن میں اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھ مقید تھے

www.novelsclubb.com

ہممممم تم اُسے دعا دو کہ اللہ تعالٰی جلد ہی اُسے پاپا بنا دیں" جنت جو سر ہلاتے ہلاتے اسے سُن رہی تھی جملہ مکمل ہونے تک اسکی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی-- -معیز کو لگا وہ شرما رہی ہے

مجھے گول مٹول سی ڈول چاہیے---ہمارے ٹوئنز ہونے چاہیے کیا خیال ہے؟؟؟" وہ شوخ ہو رہا تھا اب اوندھا ہو کر کہنیاں کھڑی کر کے ان پر اپنا چہرہ رکھ کر اسکی سنجیدہ صورت دیکھنے لگا

اب کیا ہوا؟؟؟"معیز نے سر جھکائے اپنے ناخنوں کو چھیڑتی جنت سے پوچھا"

شادی کر لی اب بچے کر لو یہی لائف ہے کیا؟؟؟ میرے اپنے پلان ہیں ابھی تو" کریئر بنانے کا وقت ہے اور ہمارے پاس کہاں اتنی سہولتیں ہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا لائف اسٹائل دے سکیں" اس نے بہت سنجیدگی اور بے لچک انداز میں اپنا ارادہ ظاہر کیا

کیوں؟؟؟ہم لوگوں سے مانگ کر پہنتے ہیں؟؟؟ خیرات وصدقہ کھاتے ہیں؟؟؟"
کھلے آسمان تلے رہتے ہیں؟؟؟ بتاؤ؟؟؟ کیسا لائف اسٹائل چاہتی ہو تم؟؟؟ اتنا
خوبصورت مکمل گھر ہے اچھی جاب ہے ہر ضرورت پوری ہوتی ہے یہاں کے
مکینوں کی---"معیز کو اسکی بات نہایت ناگوار گزری

چند ہزار کی جاب اور چار کمرے کا مکان بھی کوئی لائف اسٹائل ہے؟؟؟ ایک"
برانڈڈ کپڑے تک تو---" وہ جو تیزی سے کہنے والی تھی رُک گئی

پلیز میرا موڈ مت خراب کریں---میرا اب کسی قسم کی لڑائی کا ارادہ نہیں ہے"
پہلے آفس کی ٹینشن پھر آپ کے نخرے جھگڑے---"اس نے تکیہ سیٹ کر کے
اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور بیڈ سے اُتر گئی---معیز خاموش ہو گیا وہ اور کیا کرتا؟؟؟

یہی اسکی کمزوری تھی وہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کر کہ اس پر اپنے
فیصلے نہیں تھوپ سکتا تھا نہ اس سے زبردستی کر سکتا تھا مار پیٹ کا تو تصور نہیں تھا--
-ایک جھگڑا سلجھا تھا کہ دوسرا پہلو میں آ بیٹھا تھا

بہت عجیب ہے یہ قربتوں کی دوری بھی

وہ میرے ساتھ رہا اور مجھے کبھی نہ ملا

****

مس جنت ہم نے نیو گرافک ڈیزائینز ہائیر کر لیا ہے---اب سے آپ کو اکسٹرا" آرز لگانے کی ضرورت نہیں ہے---پچھلے منتھ کے اکسٹرا آرز کی پے منٹ آپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو چکی ہے "معیز نے اسکی ای میل چیک کرتے کہا جس میں پوسٹر کا فولڈر تھا---جنت اسکی کرسی کے پیچھے کھڑی تھی

بٹ وائے؟؟؟آپ میرے کام سے سیٹسفائی نہیں ہیں کیا؟؟؟"جنت نے کچھ " افسردگی سے پوچھا

اگر میں سیٹسفائی ہوتا تو آپ کو منع کرتا؟؟؟"اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اپنے " قریب کھڑی جنت کو دیکھا پستہ اور پیچ کلر کے پرنٹڈ سوٹ میں بڑا سا دوپٹہ بائیں

شانے پر پھیلائے کھڑی تھی اسکی مہندی اُتر چکی تھی اب صاف شفاف دودھیاں رنگت کے ہاتھ ہر آرائش سے پاک اسکے سامنے تھے

بٹ پہلے تو آپ کو کوئی پرابلم نہیں تھی" جنت سے یہ ریجکشن برداشت نہیں" ہو رہی تھی

"don't argue with me"

اس نے گردن موڑ کر اونچی کرتے اسکی جانب دیکھ کر قطیعت سے کہا

لیو" اسی بدلحاظی سے دوبارہ بولا تو جنت غصے میں کیبن سے ہی نکل گئی"

اسکا دماغ میں درست کروں گا اب "معیز نے اسکی محنت ضائع نہیں کی تھی اسے" گرافک ڈیزائینز کو دے کر کچھ ایڈ ٹنگ کروالی تھی---وہ اسکا مینجر تھا اور اسے مکمل اختیار تھا اپنے انڈر ٹیم میں سے کسی کو بھی ریجکٹ کرنے کا یا اسکے کام میں فالٹ نکالنے کا وہ اس بارے میں اپنے باس سے بھی بات نہیں کر سکتی تھی---واٹر کولر

کے سامنے کھڑی وہ ٹوٹی پر دباؤ ڈالے حساب لگا رہی تھی کہ اب اکسٹرا آرز کی وجہ سے جو اسکی پے آتی تھی وہ اب کم ہو گئی ہو گی---اسے معیز پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا

****

وہ آج دیر سے گھر پہنچا تھا جنت پہلے سے موجود تھی کیوں کہ اب اسکے ورکنگ آرز کم ہو چکے تھے---وہ لانج میں داخل ہوا تو اسے سامنے ہی حسنہ بیگم کی گود میں سر رکھے ہیئر آئلنگ کرواتے دیکھا

اسلام و علیکم لیڈیز"اس نے لیپ ٹاپ بیگ وسط میں پڑی میز پر رکھا اور شوز" اُتارنے لگا

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام---کیا حال ہے میری جان کا"حسنہ بیگم نے محبت پاش نظروں" سے اسے دیکھتے پوچھا

آپکی جان حال سے بے حال ہے "معیز نے شوز پاؤں مار کر صوفے کے نیچے" گھساتے تھکے سے انداز میں صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے کہا--- نظریں بے نیازی سے آنکھیں موندے عام سے حلیے میں لیٹی جنت پر جمی تھیں

سب خیریت ہے نا؟؟؟" وہ کچھ پریشان ہو گئیں وہ زیادہ تر اس سوال کے جواب" میں الحمداللہ کہتا تھا مگر آج جواب ذرا مختلف تھا---اس نے ہونٹ دبائے نفی میں سر ہلایا

آپ کے بیٹے کی ایک عدد بیوی جان کی نخروں نے یہ حال کر دیا ہے میرا" اسکا" اشارہ جنت تو سمجھ گئی تھی مگر ان کے سر پر سے گزرا

کون سے نخرے دکھا دیے میری بیٹی نے؟؟؟ گھمانے تو تم اُسے لے کر گئے" نہیں" وہ صحیح کہتا تھا وہ بہو کو پیاری ہو چکی تھیں

استغفراللہ شادی کا پہلا ہفتہ باہر ہی تو گزرا ہے---" وہ صوفے سے اٹھ کر ان" کے پاس آیا جنت نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولیں تھیں

اُٹھو میری مما کی گود سے ڈرامہ کوئین "معیز نے کھڑے کھڑے ہی اسکا بازو پکڑ" کر کھینچ کر صوفے سے اٹھا دیا اور خود مزے سے اسکی جگہ لیٹ گیا--- سر حسنہ بیگم کی گود میں رکھ لیا--- جنت ایک ہاتھ پسلی پر رکھے غصے سے کھڑی اسے گھور رہی تھی

شرافت سے میری جگہ سے کھڑے ہو جائیں "اس نے انگلی سے جلدی اٹھنے کا" اشارہ کیا معیز کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ رینگ گئی

فار یور کائنڈ انفارمیشن مائی ڈیئر وائف آپ نے میری جگہ لی ہے میں نے نہیں--" - شی ازمائے مدر "اس نے مائے پر خاصا زور دے کر جتایا

یہ میری بھی امی ہیں "جنت بھڑکی--- معیز نفی میں سر ہلانے لگا"

ایہیییی "جنت روہانسی ہوتی چیخی--- حسنہ بیگم ان کی تکرار سے محظوظ ہو رہی" تھیں

بری بات معیز"انہوں نے اسکے ماتھے پر بکھرے بال سنوارے---معیز نے"
پاس کھڑی گھورتی جنت کو چج چج کر کے چڑایا تو اس نے پاس پڑے سنگل صوفے
---سے کشن اٹھا کر اسے مارا جسے معیز نے کیچ کرتے قہقہہ لگایا

ایک گھنٹے تک وہ یونہی سستی سے صوفے پر پڑا رہا---مغرب کی نماز کے وقت اٹھا
اور لباس بدل کر مسجد چلا گیا---حسنہ بیگم سالن بنا چکی تھیں جنت روٹیاں ڈال رہی
تھی جب وہ کچن میں چلا آیا

کیا بنایا ہے؟؟؟"اس نے روٹیاں پکاتی جنت کو مخاطب کیا پھر خود ہی پتیلی کا ڈھکن"
اُٹھا کر دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

بینگن؟؟؟"معیز نے برا سا منہ بناتے بے نیازی سے روٹی سیکتی جنت کو دیکھا-"
--جسے گرمی کی وجہ سے پسینہ آرہا تھا---بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا گردن پر پسینے کے
ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے

آج کچھ زیادہ ہی گرمی ہے "معیز نے اسکے گلے میں پڑے دوپٹے کا ایک پلو پکڑ" کر اسکی گردن سے پسینہ صاف کرتے کہا--- جنت نے روٹی اُتار کر ہاٹ پاٹ میں رکھی پھر غصے سے اسکی جانب پلٹی--- آگ کی تپش نے اسکی صاف رنگت میں سرخی بھر دی تھی اس پر متضاد پسینے کی بوندوں کا چمکنا اور بپھرے ہوئے انداز میں پلٹنا--- کاش کبھی شاعران اُلجھی اور بے ترتیب زلفوں پر بھی دھیان دیتے تو آج وہ کوئی شعر ہی کہہ ڈالتا مگر شاعروں کو تو سجی سنوری دوشیزاؤں پر ہی شعر لکھنے تھے

اگر آپ ابھی کچن سے نہیں نکلے تو یہ گرم گرم چمٹا مار دینا ہے میں نے "اسکے غصے" میں جھنجھلاہٹ کا عنصر نمایاں تھا

www.novelsclubb.com

اب میری بیوی مجھے چمٹے سے مارے گی؟؟؟ مگر میرا جرم کیا ہے؟؟؟ "وہ بے" چارگی سے دریافت کرنے لگا--- جنت نے دانت پیسے

بہت فضول انسان ہیں آپ "جنت نے زچ آتے کہا پھر چمٹا ہاٹ پاٹ میں رکھ" کر دوسری روٹی بیلنے لگی--- معیز چمٹا اٹھا کر یونہی بجانے لگا

یہ کوئی کھیلنے کی چیز ہے؟؟؟"جنت نے اسے گھورا---معیز نے شرارت سے" اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا---جنت نے روٹی ہاتھ پر پھیلاتے توے پر ڈالنی چاہی مگر معیز نے کہنی سے اسکا بازو پکڑ لیا

یہ کیا حرکت ہے؟؟؟چھوڑیں روٹی خراب ہو گئی"جنت چیخی معیز کی شرارتیں" بالکل ناگوار گزر رہی تھیں اسے---آفس میں ایسے بنتا تھا جیسے جانتا بھی نہ ہو اور اب دیکھو---جنت نے بازو کو جھٹکا دیا---روٹی لٹک لٹک کر لمبی ہو چکی تھی--- جنت کی آنکھوں میں غصہ و ناراضگی تھی جبکہ مقابل کی آنکھوں میں شرارت و محبت پنہاں تھی---معیز نے بازو چھوڑا تو جنت نے خراب روٹی سلیب پر رکھی

www.novelsclubb.com

میرے لیے روٹی نہیں بناؤ---میں بینگن نہیں کھاتا"جنت کو اب اسکی حرکت" کی وجہ معلوم ہوئی تھی

یہ بات طریقے سے بھی بتائی جا سکتی تھی"جنت نے آٹا سمیٹنا شروع کیا---چولہا" بند کر دیا

ایک بنا دو میرے لیے بھی" جنت نے جب سب سمیٹ دیا تو کاؤنٹر سے ٹیک" لگائے چمٹے سے کھیلتے معیز نے حکم جاری کیا پہلے ہی اسے گرمی لگ رہی تھی اب وہ تپ چکی تھی" میں نہیں بنا رہی" جنت نے اسکے ہاتھ سے چمٹا جھپٹا---معیز نے قہقہہ لگایا

میں اپنے لیے چکن شاشلک لایا ہوں---تم ہی کھاؤ اپنی شکل جیسے بینگن" اسے" چڑاتے ہوئے معیز نے کاؤنٹر پر رکھے شاپر کو کھولا---کتنا ڈرامے باز تھا وہ جنت گھور کر رہ گئی اسے پتا بھی نہیں چلا تھا وہ کب یہ تھیلا لے کر کچن میں آیا

مجھے چائنیز نہیں پسند آپ ہی کھائیں یہ شاش لاش" جنت نے لاپرواہی سے کہا" "تو معیز نے ایک اور قہقہہ لگایا" شاش لاش نہیں شاشلک مائی وائف

آئی نو" ناک چڑھاتی ڈونگے میں سالن نکالنے لگی"

****

آج سنڈے تھا جنت نے مشین لگا رکھی تھی حسنہ بیگم آلو چھیلتے ہوئے ٹی وی دیکھ رہی تھیں---وہ بہت اچھی عادت واطوار کی مالک تھیں---نماز قرآن کی پابند فارغ وقت میں ٹی وی لگا لیتیں گھر کے بھی سارے کاموں میں جنت کا ہاتھ بٹاتیں خاص کر کچن کی ذمہ داری انہوں نے لے رکھی تھی--- صبح کے وقت وہ اسکے اُٹھنے سے پہلے ہی ناشتے کیلیے کچن میں حاضر ہو جاتیں اور رات کا سالن بھی بنا دیتیں--- معیز اپنے کپڑے خود پریس کرتا تھا---جنت کے کئی بار حسنہ بیگم پریس کر کے رکھ دیتیں---جنت کو گھر کی صفائی پر تھوڑی توجہ دینی پڑتی تھی اور ہر اتوار مشین لگانا اسکی ذمے داری تھی اسکی تھکن کا احساس کرتے اتوار کو معیز کھانا باہر سے لے آتا--- -اتوار کی شام میں چائے بھی خود بناتا تھا---اپنے کمرے کی الماری صاف کرنا شوز ریک صاف کرنا جنت کو بہت سہولت تھی تبھی آفس جوائن کرنے کے باوجود اسکی لائف روٹین اتنی ٹف نہیں تھی---اوپر چھت پر ہی ایک طرف کپڑے دھونے والی جگہ بنی تھی---واش روم بھی تھا---جنت واشنگ مشین سے سرف والے

www.novelsclubb.com

کپڑے نچوڑ نچوڑ کر نکال رہی تھی جب معیز دندناتا ہوا اپنے کمرے سے نکل کر چھت کی طرف آیا---سامنے ہی جنت ٹپ میں کپڑے رکھ رہی تھی---دوپٹہ ندارد تھا بالوں کا جوڑا کھلنے کے قریب تھا---کپڑے بھیگے ہوئے تھے

"یہ کیا ہے؟؟؟"اس نے جنت کا سمارٹ فون اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا جس پر کسی کمپنی کی آفیشل میل تھی جس میں اسے اگلے مہینے سے جوائن کرنے کا عندیہ سنایا گیا تھا--- میل پڑتے ہی جنت کے چہرے پر خوشی جھلکنے لگی ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ ٹپ میں پھینکتے اسے دیکھا

"میں نے پارٹ ٹائم جاب کیلیے اپلائی کیا تھا اُسی کی میل ہے"اسکی آواز میں موجود کھنک اسکی مسرت و شادمانی کو عیاں کر رہی تھی معیز کے ماتھے پر ناگوار لکیریں جمع ہو گئیں

"کیا ضرورت ہے اسکی؟؟؟ایک جاب کافی ہے---آپو لوجائیز کر لو ان سے"اس نے بے لچک انداز میں کہتے اسکا سمارٹ فون آف کر دیا

ضرورت ہے اور میں کروں گی" جنت ہٹ دھرمی سے بولی تو معیز غصے میں" اسکی جانب گھوما

میں نے اگر تمہیں پارٹ ٹائم کی پرمیشن دینے ہی تھی تو سر سے ارجنٹ میں" گرافک ڈیزائینز ہائر کرنے کو نہیں کہتا؟ پہلے تمہارے ورکنگ آرز کم کروائے ہیں "تم نے نیا شوشہ چھوڑ دیا ہے---سکون ہے تمہیں کہ نہیں؟؟؟

پانچ بجے میرا آف ہو جاتا ہے پھر یہ آفس ہمارے قریب ہی ہے نو بجے تک یہاں" سے بھی واپسی ہو جائے گی---فارغ رہنے سے اچھا ہے بندہ کام کر لے چار پیسے تو آئیں گے" وہ اپنے دفاع میں بولی

www.novelsclubb.com

نہیں چاہیے مجھے تمہارے چار پیسے---جلدی گھر آؤ گی کچھ آرام کرنا, مما کے" ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا" اس نے سمجھانا چاہا

مجھے تو چاہیے ہیں نا---میری سیلری بہت کم ہے میرا گزارا نہیں ہوتا" وہ بھی" بحث کر رہی تھی

تمہارے کپڑوں سے سیلون تک, گھر کے بلز سے راشن تک سب میں کرتا ہوں"

تمہاری سیلری بینک میں جاتی ہے پھر کونسا گزارا نہیں ہو رہا تمہارا مجھے بھی پتا چلے"

معیز نے غصے سے کپڑے مشین سے نکال نکال کر پٹختی جنت کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا

آپ کیا چاہتے ہیں اپنی سیلری سے اپنے اخراجات اُٹھاؤں تو ٹھیک ہے آئندہ ایک" روپے نہیں دیجیے گا مجھے "جنت نم آنکھوں سے بولی--- بازو کہنیوں تک سرف صابن سے لتھڑے پڑے تھے

میں نے ایسا کب کہا ہے "معیز عاجز آتے بولا"

www.novelsclubb.com

ایک تو تم بات بے بات رونے لگتی ہو "اسکی نم پلکوں کو انگوٹھے سے صاف کیا"

آپ رُلاتے ہیں تو روتی ہوں میرا دماغ خراب ہے جو فضول میں آنسو بہاتی"

پھروں "اسکی گرفت سے اپنا بازو نکالتے خفگی سے کہا

دماغ ہی تو خراب ہے تمہارا---لڑکیاں اس اسٹیج پر زندگی کا لطف لیتی ہیں خوب" آرام کرتی ہیں, شوہر کیلیے اچھے اچھے کھانے بناتی ہیں, اسکے لیے سجتی سنورتی ہیں اور ایک میری بیوی ہے جسے اپنا بینک بیلنس انکریز کرنے کا جنون ہو چلا ہے" وہ پیار سے اس پر چوٹ کر رہا تھا

اس دنیا میں سب کو پیسہ چاہیے معیز اور پیسہ درختوں پر تو لگا نہیں ہوتا کام کریں" گے, محنت کریں گے تو کچھ ملے گا" جنت نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا---ساتھ ساتھ اپنے کام میں بھی مصروف تھی

کیا چاہیے میری بیوی کو مجھے بتائے میں لا کر دوں گا" معیز نے اسکے ہاتھ سے" کپڑے لے کر دور اُچھالتے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر قریب کھینچا

کچھ نہیں" جنت نے ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے کہا"

اوں ہوں" معیز نے اسکے ہاتھ اپنی کمر کے گرد باندھ لیے---اسکی شرٹ پر بھی" صابن سرف لگ چکا تھا

بولو"اپنے مضبوط بازو اسکی مرمریں کمر میں ڈالتے مزید قریب کرتے گھمبیر"

بوجھل لہجے میں پوچھا---جنت کا دماغ سنسناُٹھا---واشنگ مشین کی ہلکی ہلکی آواز کے سوا جنت کی دھڑکنوں کا شور تھا بس

مم--معیز آپکی شرٹ خراب ہو گئی ہے"اسکے حصار میں قید وہ منمنائی---معیز کا" حصار مزید تنگ ہو گیا---جنت بھول گئی تھی وہ کس بات پر بحث کر رہے تھے

ہو لینے دو"جنت کا دل سینے میں ٹکریں مار رہا تھا---اس نے معیز کے گرد" بندھے اپنے ہاتھ ہٹا لیے

"I wanna feel you"

www.novelsclubb.com

جذبات سے بوجھل آواز جنت کے کانوں سے ٹکرائی---اسکی جھکی لرزتی پلکوں کو بے انتہا قریب سے دیکھتے وہ جیسے دیوانہ سا ہو گیا تھا---اسے وہ ہر جگہ ہر حلیے میں پری پیکر لگتی تھی---اسکی ساحرہ وہ اسے موقع ہی نہیں دیتی تھی کہ وہ اس پر اپنی محبتوں کے خزانے لٹا سکے جنہیں صرف اسکے لیے سینت سینت کر رکھا تھا اس

نے---وہ اپنے حسن و جمال کے باوجود کردار کا پکا اور حلال حرام کا فرق کرنے والوں میں سے تھا

کام کرنے دیں مجھے "اسکے کپکپاتے لبوں سے بمشکل نکلا---وہ نظر اُٹھا کر اسے " دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی "ابھی بھی تمہارے پاس میرے لیے وقت نہیں ہوتا---پارٹ ٹائم جاب کرو گی تو تمہاری شکل دیکھنے کو ترس جاؤں گا "اسکے لہجے کی بے قراری اور تڑپ نے چند لمحے کیلیے جنت کو پیشمان کر دیا

دیتی تو ہوں ٹائم "اسکے کشادہ سینے پر کپکپاتے ہاتھ رکھتے اسے تھوڑا فاصلے پر رکھنے " کی سعی کرنے لگی---معیز اسکی حرکات و سکنات کو بغور ملاحظہ کرتے مسکرایا--- آج وہ بری پھنسی تھی

جھوٹ بولنے والے کا رنگ کالا ہو جاتا ہے "اسکے ماتھے سے اپنا سر ٹکراتے ہنس " کر بولا تو جنت نے گھور کر دیکھا "اچھا پلیز اب ہٹیں مجھے کپڑے دھونے دیں "اسے دور دھکیلتے جھنجھلا رہی تھی

بس بس دھکے تو مت دو" اسے چھوڑ کر ہاتھ اوپر اٹھاتے بولا--- جنت پھر سے "
کام میں مصروف ہو گئی

تم کوئی پارٹ ٹائم نہیں کر رہی او کے ؟؟؟" اُنگلی اُٹھا کر اسے وارن کیا"

بعد میں بات کرتے ہیں" جنت نے ٹالا تو معیز نے پانی بھرے ٹپ میں ہاتھ ڈال "
کر کافی سارا پانی جنت کے منہ پر پھینکا" معیززززز" وہ چیخی جبکہ وہ ہنستا ہوا چلا گیا

****

وہ آفس سے آیا تو حسنہ بیگم کو کچن میں تو ٹیاں پکاتے دیکھا ورنہ وہ لانج میں ٹی وی
دیکھتی نظر آتی تھیں اسے--- ہلکے آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ میں ڈارک بلیو ٹائی
لگائے--- گھنے بالوں کو سلیقے سے ایک طرف جمائے وہ آج کافی فریش دکھائی دے
رہا تھا

خیریت آج آپ کی بہو نے کھانا بنانے سے انکار کر دیا کیا؟؟؟میرے پیچھے میری" مما پر ظلم کرتی ہے---ہے کہاں یہ؟؟؟"اس نے پیچھے سے ان کی گردن میں بانہیں ڈالتے لطیف سا طنز کیا

وہ آج دیر سے آنے کا کہہ کر گئی تھی"انہوں نے پیچھے مڑ کر اسکے گال چومتے" پیار کیا

دیر سے؟؟؟آٹھ تو بجنے والے ہیں"معیز کا سات بجے آف ہوتا تھا جبکہ جنت پانچ" بجے فری ہو جاتی تھی جاتے دونوں ساتھ تھے مگر واپسی پر جنت جلدی آجاتی تھی

ساڑھے نو تک کا کہہ رہی تھی شاید دس بج جائیں"انہوں نے ساتھ والے" چولہے پر پڑی ہانڈی میں چمچ ہلاتے کہا

اچھا میں پتا کرتا ہوں"معیز نے پینٹ کی پاکٹ سے سمارٹ فون نکال کر جنت کو" کال ملائی---وہ بار بار کینسل کر رہی تھی---پھر میسج کیا دس بجے تک آجاؤں گی

ہو کہاں؟؟؟"اس نے ٹائپ کیا مگر کوئی جواب نہ آیا---وہ فریش ہو کر آیا تو حسنہ بیگم نیوز چینل لگا کر بیٹھی تھیں

آجاؤ معیز---جنت کو کال کر کے پوچھو کتنا وقت ہے میز لگاؤں میں "معیز سنگل" صوفے پر آکر بیٹھ گیا

آجائے گی "اب انہیں کیا بتاتا کہ وہ کال اٹھا نہیں رہی اور پیغام کا جواب نہیں" دے رہی---نو بج کر چالیس منٹ پر وہ گھر میں داخل ہوئی تھکن زدہ چہرے پر مسکراہٹ سجاِاس نے سلام کرتے اپنا لیپ ٹاپ اور ہینڈ بیگ میز پر رکھا "فریش ہو جاؤ بیٹا میں میز لگاتی ہوں" اسکے پاس سے گزر کر اسکا گال تھپک کر کہتی چلی گئیں---معیز آگے کو جھک کر گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے اسے دیکھنے لگا

کہاں تھی تم؟؟؟"آرام سے پوچھا البتہ آنکھیں ناراض تھیں"

بتایا تو تھا آپ کو کہ میں نے پارٹ ٹائم جاب کیلیے اپلائی کیا ہے "اسکے سرسری" سے انداز میں کہنے پر معیز کو چھت والا قصہ یاد آیا

میں نے تمہیں منع کیا تھا"معیز ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا اسے اپنے غصے پر بہت" کنٹرول تھا---شاید جنت اسی کا فائدہ اٹھاتی تھی

پہلے وہ ایٹ تھاؤزنڈ دے رہے تھے پھر ایلاون کر دی میرا پورٹ فولیو دیکھ کر""" جنت زبردستی مسکرا کر بتا رہی تھی"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"وہ اب بھی سنجیدہ تھا"کیا میرا اپنی زندگی پر کوئی اختیار نہیں ہے ایک چھوٹا سا فیصلہ بھی میں اپنی مرضی سے نہیں لے سکتی؟؟؟"کچن تک ان کی آوازیں جا رہی تھیں حسنہ بیگم وہیں کھڑی سنتی رہیں

ٹھیک ہے تمہاری زندگی ہے تم جیسے مرضی جیو---میری کیا اوقات ہے کہ میں" دخل اندازی کر سکوں یا کوئی رائے دے سکوں"معیز ٹیبل سے اپنا سمارٹ فون اٹھا کر اپنے فلور کی سیڑھیاں چڑھنے لگا---حسنہ بیگم نے افسردگی سے اسکی پُشت کو دیکھا وہ پہلے اسکا انتظار کرتا رہا کہ آئے گی تو کھائیں گے اور اب بھوکا جا رہا تھا---

جنت اور حسنہ بیگم نے بھی چند نوالے زہر مار کیے جنت منتظر ہی رہی کہ شاید وہ خود

معیز کو بلا لائیں مگر انہوں نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ ان دونوں کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گی

****

جنت کمرے میں داخل ہوئی تو گہرے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا---جنت نے ہاتھ میں تھامی کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر جلدی سے لائٹ آن کی اور اسے دیکھنے لگی جو بنیان اور ٹراؤزر میں ملبوس اوندھے منہ لیٹا تھا---سر تکیے پر تھا اور بازو ان کے آس پاس اوپر کو گھیرے میں پڑے تھے "معیز" جنت نے کھڑے کھڑے پکارا "معیز" پھر اس سے کچھ فاصلے پر ہی بیٹھ گئی---اسکا بازو ہلایا---وہ ہمیشہ بھوک ہڑتال کر کے اپنی بات منواتی تھی اور معیز ناراضگی کا اظہار کرنے کو کھانا چھوڑ دیتا تھا "معیز کھانا کھالیں" جنت نے پہلی بار اسے اتنے پیار سے مخاطب کرتے اسکے گھنے بالوں میں اپنی مخروطی اُنگلیاں چلائیں تھیں---معیز نے اسکا ہاتھ جھٹکتے چہرہ دوسری جانب موڑ لیا

ناراضگی مجھ سے ہے نا پھر کھانا کیوں چھوڑا ہے؟؟؟اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ایسے" ٹھکراتے ہیں؟؟؟" وہ اب بھی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی

معیز اُٹھیں نا" جنت نے اسے زور سے ہلایا---معیز جھٹکے سے اٹھ بیٹھا جنت ڈر" کے دور ہونے لگی مگر وہ اسکا بازو پکڑ کر اپنے قریب گھسیٹ چکا تھا

جس طرح تمہاری زندگی ہے تمہیں حق ہے تم ایک جاب کرو, دو کرو, اپنے" لائف پارٹنر سے محبت کرو نہ کرو, اُسے کوئی ویلیو دو نہ دو اسی طرح میری بھی مرضی ہے میں کھانا کھاؤں یا نہ کھاؤں" جنت سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھ رہی تھی جو سخت ناراض لگ رہا تھا وہ جانے انجانے میں اسے بری طرح ہرٹ کر چکی تھی

جتنا تم نے مجھے ہرٹ کیا ہے نا جنت خدا کی قسم آج تک زندگی میں کسی نے نہیں" کیا" اسکی آواز میں دل چیرتی نمی تھی---آنکھیں بے تحاشا شکایتیں لیے جنت کے نقوش چوم رہی تھیں

تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے, کوئی حیثیت نہیں ہے---تم مجھ"
سے محبت بھی نہیں کرتی---تمہاری زندگی میں صرف پیسہ ہے میں تو کہیں نہیں
ہو"آمنے سامنے بیٹھے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہے تھے---
معیز نے وہ سب کہہ دیا تھا جو اس نے جنت کے مزاج سے اُخذ کیا تھا

اا---ایسا نہیں ہے"بہت دیر بعد جنت کی نم آواز کمرے کے سکوت کو چیرتی"
معیز کی سماعت سے ٹکرائی

پھیر کیسا ہے تم ہی بتادو"معیز سنجیدگی سے کہتا اسکا چہرہ دیکھنے لگا"

"---آپ کی اپنی جگہ ہے اور میرا کریئر"

کریئر نہیں بینک بیلنس"معیز نے سختی سے اسکی بات کاٹی"

آپ جو بھی سمجھیں میں اپنے خواب پورے کرنے کیلیے دن رات ایک کر سکتی"
ہوں"اب کی بار وہ لاپرواہی سے مخاطب تھی

www.novelsclubb.com

میرا بھی خواب ہے کہ میں اپنی بیوی کی ہر خواہش پوری کروں اُسے چند ہزاروں" کیلیے رات گئے تک خوار ہوتا نہیں دیکھ سکتا میں "معیز نے اسکے چہرے پر آئے چند بال کانوں کے پیچھے اُڑیستے محبت سے کہا

اب یہ تو آپ کا قصور ہے نا کہ آپ میری خواہشات پوری نہیں کر سکتے ایک قصور" معاف کر دیا ہے تو آپ دوسری غلطی مت کریں مجھے میرے خواب پورے کرنے سے مت روکیں "جنت نے بھی کھل کر بات کہہ ڈالی یہ سوچے بغیر کہ ایک شوہر پر کیا گزرتی ہے جب وہ اپنی بیوی کو اپنی استطاعت سے بڑھ کر نوازے پھر بھی وہ کہے کہ وہ اس سے ناخوش ہے وہ اسکی خواہشات نہیں پوری کر سکتا

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا چاہیے؟؟؟"

کچھ نہیں "جنت بیڈ سے اُترنے لگی مگر معیز نے ایک جھٹکے سے پھر اپنے مقابل" کر لیا

صاف جواب دو "وہ قدرے سختی سے بولا"

مرسیڈیز؟؟؟شاہی محل؟؟؟"اس نے اندازہ لگایا جو اتنا غلط بھی نہیں تھا"

میں ایک عام انسان ہوں جنت ستار---بل گیٹس نہیں ہوں میں "اس نے جنت "
کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا غصے سے دہکتی نگاہیں اسکے سراپے سے لپٹ گئیں

کم از کم آپ مجھے ایک گاڑی تو دلا سکتے تھے---خود آپ کار میں آتے جاتے ہیں"
اور مجھے بس سے سفر کرنا پڑتا ہے---آفس کا پارکنگ ائیریا بھرا پڑا ہوتا ہے ہر
ورکنگ لیڈی کار میں جا رہی ہے ایک میں ہی غریب ہوں پیدا ہی دھکے کھانے کیلیے
ہوئی ہوں---بائیس سالہ زندگی میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب مجھے افسوس
نہ ہوا ہو اپنی غربت کا---مگر آپ کیلیے یہ باتیں معنی نہیں رکھتیں کیوں کہ آپ
جتنا کما لیا اُتنا کھا لیا والا کام کرتے ہیں لیکن مجھے جمع کرنا ہے خوب محنت کرنی ہے
ایک دن میرے نام کا بھی بنگلہ ہو گا---میں بھی برانڈڈ پہنوں گی---میرے آگے
پیچھے گارڈز ہوں گے---میں بھی مرسیڈیز میں سفر کروں گی"جنت پھٹ پڑی
تھی---معیز متحیر سا اسکی فیری ٹیل کا تصور کر رہا تھا---پھر اپنا سر پکڑ لیا

تمہیں گاڑی چاہیے ؟؟؟میری لے لو---میں بس سے آجایا کروں گا"اس نے"
جنت کو کہا تھاوہ ٹیکسی لے کر جایا کرے مگر اسے سیونگز کا بھی جنون تھا

نہیں چاہیے مجھے آپ کی کھٹارااور گاڑی کے ساتھ ڈرائیور بھی ہونا چاہیے مجھے"
ڈرائیونگ نہیں آتی"اس نے معیز کی آفر رد کر دی

یاالٰہی مجھے پاگل ہونے سے بچالے"معیز نے چھت کی جانب ہاتھ اُٹھا کر دعا"
کرتے آمین کیا

تمہیں گاڑی میں لے کر دوں گا صرف دو مہینے صبر کر لواور اچھی لے کر دوں گا-"
--اچھی سے مراد مرسیڈیز نہیں ہے---بس تم پارٹ ٹائم جاب نہیں کرو گی"
معیز نے اسکی شکل کی جانب دیکھا جو سوچ میں پڑ گئی تھی

اگر تم نہ مانی تواپنے آفس سے تمہاری چھٹی کروانا مشکل نہیں ہے میرے لیے""
بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اس نے کافی مغرورانہ لہجے میں اپنے عہدے کا رعب
جھاڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ آپ---"جنت نے جو کشن تکیہ ہاتھ میں آیا اسے دے مارا---وہ مزے"
سے اسکی مار کھاتا رہا پھر اسے اپنے حصار میں لیتے مسکرانے لگا

میرے بغیر ہی کھانا کھالیا تم نے "اسے اب ایک اور شکایت یاد آگئی تھی---"
جنت اسکی مضبوط گرفت میں دبکی اسکا حق جتانا محسوس کر رہی تھی

تمہیں جب کبھی ملیں فرصتیں

میرے دل سے بوجھ اتار دو۔۔۔

میں بہت دنوں سے اداس ہوں

! مجھے کوئی شام ادھار دو

مجھے اپنے روپ کی دھوپ دو کہ

چمک سکیں میرے خال و خد۔۔۔

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دو

www.novelsclubb.com

! میرے سارے زنگ اتار دو

کسی اور کو میرے حال سے

نہ غرض ہے کوئی نہ واسطہ۔۔۔

میں بکھر گیا ہوں سمیٹ لو،

! میں بگڑ گیا ہوں سنوار دو

میری وحشتوں کو بڑھا دیا ہے

جدائیوں کے عزاب نے

www.novelsclubb.com

میرے دل پہ ہاتھ رکھو ذرا

! میری دھڑکنوں کو قرار دو

تمہیں صبح کیسی لگی کہو

میری خواہشوں کے دیار کی۔۔۔

جو بھلے لگی تو یہیں رہو

! اسے چاہتوں سے نکھار دو

وہاں گھر میں کون ہے منتظر

کہ ہو فکر دیر سویر کی۔۔۔

بڑی مختصر سی یہ رات ہے

! اسے چاندنی میں گزار دو

کوئی بات کرنی ہے چاند سے،

کسی شاخسار کی اوٹ میں۔

۔مجھے راستے میں یہیں کہیں

کسی کنج گل میں اتار دو

****

www.novelsclubb.com

معیز نے حرا سے بات کی تھی وہ اسے اسٹاپ پر چھوڑ دیتی تھی جہاں سے پانچ منٹ کی واک پر ان کا گھر تھا---معیز نے ایک آئی ٹی اکیڈمی جوائن کر لی تھی جہاں وہ ڈیجیٹل مارکٹنگ, گرافکس اینڈ انیمیشنز کے کورسز کرواتا تھا---سنڈے کا پورا دن وہاں گزرتا تھا اور باقی ہفتہ سات سے نو تک روز ایک سیشن ہوتا تھا---اسکے اکاؤنٹ میں تیرہ لاکھ تھا جس میں سے گیارہ لاکھ کے قریب شادی پر خرچ ہو گیا تھا جبکہ جنت کہہ رہی تھی اس نے ابھی خرچ ہی کیا کیا ہے؟؟؟ایک لاکھ اور کچھ ہزار اکاؤنٹ میں تھے جسے ایمرجنسی کے لیے سیو کر رکھا تھا اور جیسی گاڑی جنت کو چاہیے تھے وہ دو لاکھ میں نہیں آسکتی تھی---آج اتوار تھا وہ یہ سوچتے گھر میں داخل ہوا کہ جنت نے معمول کی طرح مشین لگائی ہو گی اور امی رات کے کھانے کیلیے سبزی بنا رہی ہوں گی مگر افسوس اب اتوار کو وہ انہیں اپنے ہاتھ کی چائے نہیں پلا سکتا تھا---حسنہ بیگم نے اس سے دوسری جاب کا پوچھا تو اس نے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ شادی کی وجہ سے ساری سیونگز ختم ہو چکی ہیں

www.novelsclubb.com

مما جنت نہیں نظر آرہی "فریش ہو کر وہ چھت کی اُس جانب گیا جہاں واشنگ "
مشین کیلیے جگہ بنی تھی---نہ تاروں پر گیلے کپڑے لٹکے تھے نہ واشنگ مشین کے
چلنے کی آواز آرہی تھی---نیچے آکر حسنہ بیگم سے پوچھنے لگا جو اسکے لیے چائے
بنا رہی تھیں---شام کے چھ بج رہے تھے "اُسکی کوئی ورک شاپ تھی آج بس
آنے والی ہو گی "انہوں نے چائے مگ میں نکالی---معیز نے اسے کال ملائی---
اسکی رنگ ٹون کی آواز دور سے آنے لگی شاید وہ دروازے پر تھی---دروازہ بجنے
لگا

آگئی ہے شاید "حسنہ بیگم نے ٹرے اٹھاتے کہا"

www.novelsclubb.com

میں دیکھتا ہوں "وہ لانج سے باہر نکلا---سامنے ہی تھوڑی سی جگہ اسکی گاڑی "
نے گھیر رکھی تھی ایک طرف دروازہ تھا

اسلام و علیکم "اسکے دروازہ کھولتے ہی جنت نے سلام کیا معیز نے اندر آنے کا "
راستہ دیا

کون سی ورک شاپ تھی تم نے مجھے نہیں بتایا"لانج میں پہنچتے ہی اس نے"

سرسری سے انداز میں پوچھا

فری لانسنگ کی ورک شاپ تھی---حرا بھی ساتھ تھی میرے بلکہ وہی لے کر"

گئی تھی"اس نے اپنا پرس میز پر رکھا اور کچن میں چلی گئی---پانی پی کر واپس آئی

"کیسی تھی؟؟؟"اس نے پوچھا

اے ون"وہ مسکرائی"

شکر ہے تم بھی خوش ہوئی کسی بات پر"معیز نے پابند تو اسے کبھی نہیں کیا تھا"

بس وہ اسے جاتے ہوئے اطلاع نہیں کرتی تھی شکر تھا حسنہ بیگم کو بتا کر جاتی تھی

آج باہر ڈنر کرنا ہے میں نے"جنت نے اسکے سامنے سنگل صوفے پر بیٹھتے کہا-"

--معیز نے کچھ سوچنے کے انداز میں ہونٹ بھینچے

جو آپ کا حکم زوجہ محترمہ "اس نے اپنے کشادہ سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے" کہا تو جنت کھلکھلا کر ہنس دی---معیز نے حسرت سے اسکی یہ جلترنگ ہنسی سنی تھی---معیز اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے سامنے گھٹنے نیچے ٹکا کر بیٹھ گیا---اسکے دودھیاں ملائم ہاتھ اپنے بالوں سے بھرے دلکش ہاتھوں میں لے لیے

ہر وقت ایسے ہی ہنستی مسکراتی رہو دنیا کا کوئی غم کوئی درد تمہیں چھو کر نہ" گزرے "معیز نے اسکا دایاں ہاتھ لبوں تک لے جانا چاہا تو جنت نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا

امی یہیں گھوم رہی ہیں کتنے بے شرم ہیں آپ "جنت نے اسکے سینے پر چھوٹے" سے ہاتھ کا مکا مارا وہ پیچھے گرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا---پھر نیچے بیٹھ کر ہی اسکی گود میں سر رکھ دیا جو صوفے پر بیٹھی تھی

کیا ہوا تھک گئے ہیں؟؟؟"جنت نے اسکے ماتھے سے بال سنوارے کئی بار تو" رشک کرتی اسکی قسمت میں اتنا وجیہہ ہمسفر تھا کم از کم ایک خواہش تو پوری ہوئی

تھی---اسکی پلکیں چھونے کا دل کرنے لگا اسکی ہلکی بڑھی شیو محسوس کرنی چاہی مگر ایک جھجھک سی تھی جو شادی کے تین مہینوں بعد بھی جنت کو اس سے محسوس ہوتی تھی

میرے بالوں میں اُنگلیاں چلاؤ---تمہارا لمس میری ہر تھکن اُتار دیتا ہے "اس" نے جنت کا بایاں ہاتھ اپنی قید میں لیتے گھمبیر آواز میں التجا کی

کئی بار آپ بڑی فلمی باتیں کرتے ہیں "جنت نے ہنستے ہوئے دائیں ہاتھ کی" انگلیاں اسکے گھنے بالوں میں پھیریں

میری محبت بھری باتیں تمہیں فلمی لگتی ہیں جذبات سے عاری لڑکی "اس نے" جنت کا ہاتھ زور سے دبایا

آہ "جنت کے منہ سے سسکی نکلی---ساتھ ہی اس نے جنت کا ہاتھ اپنے لبوں" سے لگاتے چوم لیا--- عجیب کاروائی تھی جنت کوئی ردِ عمل نہ ظاہر کر سکی

ویسے آج اپنی اتنی خوشی کی وجہ تو بتاؤ"معیز اسکے ہاتھ میں موجود انگوٹھی سے" کھیلنے لگا

"ڈنر کے وقت بتاؤں گی"

نہیں ابھی"وہ واقع بہت ضدی تھا"

مجھے ایک ملٹی نیشنل ڈیجیٹل میڈیا کمپنی میں ڈیجیٹل مارکٹنگ مینجر کی جاب آفر" appointment ہوئی ہے فرائے ڈے کو انٹرویو دے کر آئی تھی آج صبح ہی ملا ہے مجھے---پچاس ہزار ہی سٹارٹنگ ہے---کچھ منتھ بعد انکریز letter ہو جائے گی"وہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنے کو تھوڑا آگے کو چہرہ جھکائے بتا رہی تھی

تم نے ایک ائیر کا ایگریمنٹ سائن کیا ہے کمپنی کے ساتھ----ایک سال تک" تمہیں یہیں کام کرنا ہو گا"اس نے بڑے اطمینان سے اسکی ساری خوشی پر پانی پھیر دیا بلکہ تیزاب پھینک دیا تھا

آپ نے خود کہا تھا کہ بغیر بوند نگ کے انٹرویو ہوا ہے میرا کیوں کہ سر لغاری" لفٹ کر چکے تھے---میں نے کوئی ایگریمنٹ سائن نہیں کیا" جنت نے سختی سے اسکی بات کی تردید کی

ٹھیک ہے---اگر تم جاب چھوڑتی ہو تو کمپنی تم پر کیس کرنے کا حق محفوظ رکھتی" ہے تین لاکھ جرمانہ ادا کرنا ہو گا تمہیں" معیز اسکا ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو چکا تھا--- اسکی طرف مڑتے کندھے اُچکا کر بولا

آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں نا؟؟؟" جنت بس رونے کو تیار تھی---معیز نے جھک" کر اسکے صوفے کے دونوں اطراف ہاتھ رکھتے---نچلا لب دانت میں دبا کر پلکوں کو جنبش دیتے اثبات میں سر ہلایا

مجھے پتا تھا" جنت فوراً جوش میں آئی"

مگر باس کو تو نہیں پتا نا کہ تم نے اگریمنٹ سائن نہیں کیا" وہ کمال معصومیت" سے کہہ رہا تھا---اسکا اشارہ سمجھتے جنت کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

معیز آپ میرے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں" جنت نے احتجاج کیا"

اوں ہوں" نفی میں سر ہلاتے اسکے غصے سے دہکتے عارض پر اپنی اُنگلیوں کا لمس" پھیرتے مسکرایا

پیار کی زبان تمہیں سمجھ نہیں آتی تو اب یہی گیم کھیلنا پڑے گا مجھے" جنت کا لال" بھبھو کا چہرہ اسے مزہ دے رہا تھا---وہ تھوڑا سا اور اسکی جانب جھکا جنت نے چہرہ اوپر اٹھا رکھا تھا اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں غصہ ہلکورے لے رہا تھا---جنت نے غصے سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور دھکا دیا اور اٹھ کر جانے لگی

مما آپ کی بہو ناراض ہو گئی ہے" اسکے نکلتے ہی حسنہ بیگم کچن سے لانج میں آئیں" تھیں انہیں دیکھتے معیز بلند آواز میں شوخی سے بولا

ضرور تم نے کچھ کہا ہو گا" وہ کلاس لینے کے موڑ میں تھی"

کہتی ہے آپ کا بیٹا بہت پیار کرتا ہے مجھ سے "وہ اُسی صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا" جہاں پر جنت بیٹھی تھی "جھوٹ بول رہے ہیں امی" جنت فوراً واپس پلٹی تھی--- معیز کا قہقہہ بے ساختہ تھا--- جنت نے گھور کر اسے دیکھا

****

جنت نے ایپلیکیشن بھیج دی تھی کہ اگر ممکن ہے تو وہ اگلے ماہ سے شروع کر سکتی ہے--- حیرت انگیز طور درخواست کا جواب مثبت تھا---- جنت صبح اسکے ساتھ آفس نہیں گئی تھی نہ ہی اس نے ناشتہ کیا تھا رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا--- معیز نے اسے ہینڈ بیگ لے کر نکلتے دیکھا تو حسنہ بیگم سے اسکے جلد جانے کی وجہ پوچھی وہ سیڑھیاں اُتر رہا تھا اور وہ نکل گئی تھی ورنہ وہ خود پوچھ لیتا

پتا نہیں کل سے موڈ خراب ہے "حسنہ بیگم نے لاپرواہی سے جواب دیا"

بریک فاسٹ کر کے گئی ہے؟؟؟ "انہوں نے نفی میں سر ہلایا" آپ نے پوچھا" نہیں؟؟؟ انہوں نے پھر نفی میں سر ہلایا--- دونوں ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے--

-حسنہ بیگم ناشتے کے لوازمات اپنی پلیٹ میں ٹرانسفر کرنے میں مصروف تھیں

"تمہاری بیوی ہے تم سے ناراض ہے میں کیوں بولوں تم لوگوں کے معاملے میں-

--تمہاری سائیڈ لوں تو اُسے شکایت اُسکی لوں تو تمہارے شکوے" وہ خود بھی ان

---کے روز روز کے جھگڑوں سے تنگ نظر آرہی تھیں

میں بھی نکلتا ہوں---"اپنا کوٹ ساتھ والی کرسی سے اٹھا کر ان کی کرسی کی"

طرف آتے ان کے سر پر بوسہ دیا اور جانے لگا

ناشتہ کر لینا اور جنت کو بھی کروا دینا" انہوں نے پیچھے سے ہانک لگائی"

اُسی کیلیے جلدی جارہا ہوں" وہ باہر نکل چکا تھا جس وقت وہ آفس پہنچا بہت کم"

امپلائز آئے ہوئے تھے---سب سے ہیلو ہائے کرتے اپنے کیبن میں آیا---جنت

کمپیوٹر پر اپنے کام میں مصروف تھی---معیز نے اپنا لیپ ٹاپ اپنے میز پر رکھا اور

اسکی جانب دیکھا جو اسکی آمد کو نظر انداز کر رہی تھی

اتنی جلدی آنے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں" کھڑے کھڑے ہی اسکی طرف دیکھ کر" قدرے غصے سے بولا---دوسری جانب وہ کان لپیٹے مصروف رہی---معیز آگے بڑھا اور اسکی چیئر گھما کر اپنے سامنے کی---جنت نے سر اٹھا کر ناگواری سے اسے دیکھا

کچھ پوچھا ہے میں نے" اسکے دیکھنے پر وہ چڑ چڑا سا ہو کر بولا--جنت نے واپس" کرسی گھمانی چاہی تو اس نے جھک کر ایک ہینڈل پر ہاتھ رکھ لیا وہ کرسی تک نہ گھما سکی" اگر یہ سب کل والی بات کا ردِ عمل ہے تو فضول اپنی انرجی ویسٹ کر رہی ہو--اسٹیمپ پیپرز میں ریڈی کرنے کا آرڈر رات کو ہی دے چکا ہوں اور آج ہی مکمل کر لوں گا---باس سے بات کرنے کی غلطی مت کرنا بری پھنسو گی" وہ سختی سے اسے دھمکا رہا تھا---جنت نے پوری قوت سے کرسی پر رکھے اسکے بازو پر مکا رسید کیا

www.novelsclubb.com

آہ"معیز نے بازو ہٹایا---اسے جنت سے اس خونخوار حرکت کی اُمید نہیں تھی-"

--وہ کرسی دوبارہ کمپیوٹر کی جانب موڑ چکی تھی

اٹھو کہیں باہر ناشتہ کر کے آتے ہیں"اسکی کرسی کی بیک پر کھڑے اسکے اوپر کہنی"

جمائے بولا---جنت نے تو نا بولنے کی قسم کھار کھی تھی

اگر اب تم نہ اُٹھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"معیز نے دھمکایا---وہ پھر بھی"

ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی---معیز آگے بڑھا اور پیچھے سے پلگ نکال دیا سسٹم خود ہی

آف ہو گیا---غصے و غم کی زیادتی سے جنت کی آنکھیں پھیل گئیں---مڑ کر معیز

کو دیکھا وہ اطمینان سے کھڑا اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو

"اب کرو کام"

"I hate you---I hate you so much"

www.novelsclubb.com

جنت کی سمجھ میں جب کچھ نہ آیا تو غصے سے نفرت کا اظہار کرنے لگی---وہ سینے پر بازو باندھے اسے دیکھنے لگا---پھر دو تین قدم اٹھاتا اسکے قریب آ کھڑا ہوا---جنت کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ اسکے بے حد قریب تھا وہ غصے میں تھی جبھی چہرہ اٹھائے اسے مسلسل گھور رہی تھی "کاش ابھی ہم آفس میں نہ ہوتے تو میں تمہیں بتاتا کہ میں تم سے کتنی نفرت کرتا ہوں "معیز نے اسکے شانے پر پڑے دوپٹے کو درست کرتے کہا---جنت نے مشتعل ہوتے اسکے ہاتھ جھٹکے اور دوپٹہ کندھے پر اکٹھا کر لیا

میں باس سے کہہ کر اپنی سیٹنگ چینج کرواتی ہوں---"اس نے غصے سے کہتے " اپنے میز سے فائلز اُٹھا کر ڈرار میں منتقل کرنا شروع کیں---معیز کے لبوں پر تبسم سا بکھر گیا---اسکے چہرے کے اطراف بکھرے بالوں پر نظریں جمائے کھڑا تھا

ریزن کیا بتاؤ گی؟؟؟"وہ اسے مزید چڑا رہا تھا---جنت اسکی جانب مڑی"

www.novelsclubb.com

آآآ---آپ کس قماش کے انسان ہیں---مجھے غصہ آرہا ہے اگر آپ نے اب" مجھ سے گفتگو کرنے کی کوشش کی تو میں---"وہ سوچنے لگی

میں باس سے آپ کی کمپلین کروں گی کہ آپ بلاوجہ مجھ سے بے تکلف ہونے" کی کوشش کرتے ہیں"وہ تیز تیز بول رہی تھی اور معیز اسکی بات سمجھ کر سر ہلا رہا تھا

بے تکلف تو ہوں گا میں---تم یا باس کوئی مجھے نہیں روک سکتا"پھر اسکے دوپٹے" کا پلو کھینچا---جنت کو اسکی یہ حرکت نہایت زہر لگتی تھی جتنا وہ اسکے دوپٹے اور ہاتھ میں پہنی انگوٹھی سے کھیلتا تھا کئی بار اسکا دل چاہتا یہ دونوں چیزیں اُتار کر اسے ہی دے دے---اس سے پہلے کہ معیز مزید پھیلتا یا جنت غصے کا اظہار کرتی معیز کا فون بجنے لگا

اوں ہوں" وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا اسکا دوپٹہ چھوڑ کر اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گیا-"

--جنت ایک فائل اٹھا کر کیبن سے نکل گئی---معیز کو ایک میٹنگ کیلیے جانا تھا کسی کمپنی کے کچھ پروڈکٹس تھے ان کی مارکٹنگ کے حوالے سے انہیں میٹنگ کرنی تھی

****

معیز میٹنگ کے دوران ٹی اور رفریشمنٹ لے چکا تھا پھر اسکا اپنے اسٹاف کے ساتھ بھی اسی پروجیکٹ پر ایک میٹ اپ تھا اس میں بھی کافی اور رفریشمنٹ لے لی تھی اب وہ انکار کر کے بلاوجہ سب کو اپنی منتیں کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا---جب تک وہ اپنے کام سے فارغ ہوا جنت آفس سے جا چکی تھی اسے بے تحاشا غصہ آیا جب حرا اور ایمن سے پتا چلا کہ آج اُس نے لنچ نہیں کیا---گھر پہنچا تو اسے روم میں بند پایا---فی الحال وہ اسے یونہی لیٹا چھوڑ کر فریش ہو کر آیا شلوار سوٹ پہن کر ---مسجد گیا عشاء ادا کرنے کی غرض سے

امی آپ کیوں لگی ہیں جنت سے کہہ دیتیں "وہ واپس آیا تو حسنہ بیگم آخری روٹی" چولہے سے اُتار رہی تھیں

پہلے بھی میں ہی کرتی تھی اب کر لوں گی تو کیا فرق پڑ جائے گا" انہوں نے چولہا" بند کرتے نارمل سے انداز میں کہا" پہلے میں آپ کی ہیلپ کر دیتا تھا اب نہیں کر پاتا" اسے احساس ہوا تھا کہ جنت کے آنے سے اس نے گھر کے کاموں سے بالکل ہاتھ کھینچ لیا تھا اپنے کام وہ اب بھی کافی حد تک خود ہی کرتا تھا نہیں تو جنت وہ بھی کر دیتی تھی---اصل وجہ جنت کا آنا نہیں بلکہ اسکی اکیڈمی جوائن کرنا تھا جس کے بعد سے مصروفیت اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ سنڈے بھی پورا باہر گزرتا وہ شام کی چائے بھی انہیں بنا کر نہیں پلا سکتا تھا اب----رات کو بھی کھانا کھاتے ساتھ روم میں چلا جاتا اسے پہلے اکیڈمی کیلیے نیکسٹ لیکچر کی سلائڈز تیار کرنی ہوتی تھیں پھر انہیں میل کر کے وہ بارہ ساڑھے بارہ فری ہوتا تب تک امی اور جنت دونوں سو چکی ہوتیں

www.novelsclubb.com

اٹس اوکے "انہوں نے پیار سے کہتے اسکے بال بکھیرے "جنت کو بلا لاؤ کھانے کیلیے "میز لگاتے بولیں

آپ بلا لائیں "اس نے سوچا شاید ان کی مان جائے"

مجھ سے تو اس نے آفس کے آنے کے بعد سے بات نہیں کی--- عجیب موڈ ہے" اُسکا--- "شادی کے بعد پہلی بار انہوں نے جنت کی شکایت کی تھی اس سے یا صرف بتایا تھا

کھالے گی خود ہی "معیز نے لاپرواہی سے کہتے اپنی کرسی گھسیٹی اور اپنے لیے کھانا نکالنے لگا--- حسنہ بیگم نے بھی کچھ نہیں کہا اسکے ساتھ ہی کھانا شروع کر دیا--- معیز نے کھانے کے برتن اُٹھائے ان کیلیے اور اپنے لیے دودھ پتی بنائی--- ساتھ ساتھ کھانے کے برتن بھی صاف کر دیے--- ان کے ساتھ چائے پیتے باتیں کرتے ساڑھے گیارہ بج گئے پھر وہ چائے کے مگ دھو کر اپنے پورشن کی سیڑھیاں چڑھ گیا--- لائٹ آن کی تو بیڈ پر ایک طرف اوندھی لیٹی جنت پر نظر پڑی--- تکیہ

دونوں بازوؤں میں دبوچے ان پر سر رکھا ہوا تھا بال چٹیا سے نکل رہے تھے بہت کم چٹیا میں رہے تھے---اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر وہ بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ گیا ابھی اس نے کام شروع ہی کیا تھا کہ اسے محسوس ہوا جنت رو رہی ہے اسکی دبی دبی سسکیاں اور ہلتا وجود معیز کے شک کی تصدیق کر رہا تھا اس نے نظر انداز کرنا چاہا مگر وہ مزید ایک لفظ بھی نہ ٹائپ کر سکا تو مجبوراً اسے پکار بیٹھا "جنت "معیز نے ہلکے سے آواز دی

جنت آئی ایم کالنگ یو "اس نے اب کی بار قدرے اونچا کہا----پھر لیپ ٹاپ بند " کر کے ایک طرف رکھا اور اسکی جانب کھسک گیا

www.novelsclubb.com

جنت "اس نے جنت کے بال اس کے چہرے سے ہٹائے تو اس نے منہ تکیے میں " گھسا لیا وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا---اسے بازو سے پکڑ کر زبردستی اٹھا کر بٹھایا-- -اسکی آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں اور ناک لال ٹماٹر ہو رہی تھی---چہرے کی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ بہت دیر سے رو رہی ہے---ہونٹ کپکپا رہے تھے---

اسکے آنسو اس وقت ہیرا بھی پگھلا سکتے تھے یہ تو پھر معیز تھا اس سے بے پناہ بے حساب محبت کرنے والا

کیا ہوا ہے؟؟؟"اس نے جنت کی کلائی کو جھٹکا دیتے دوسرے ہاتھ سے اسکے آنسو" صاف کیے---جنت نے منہ پھیر لیا وہ مسلسل کلائی آزاد کروانے کی تگ ودو میں تھی

جنت میرے دل! کیوں جان لے رہی ہو میری"اس نے جنت کو کھینچ کر اپنی" بانہوں میں بھینچ لیا وہ مزید رونے لگی---اسکا وجود معیز کی پناہوں میں ہچکولے کھا رہا تھا---معیز کا دل چیر رہا تھا اسکی دھڑکنیں جنت کے گرتے ایک ایک آنسو پر تھم رہی تھیں وہ اس لڑکی کا کیا کرتا؟؟؟

بس چُپ---مزید ایک آنسو برداشت نہیں کروں گا میں تمہارا"وہ اسے" سرزنش کرتا جھک کر اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو اسکے سینے میں ملفوف تھا---بہت وقت ایسے ہی گزر گیا وہ اسکی کمر سہلاتا رہا یہاں تک کے جنت کے آنسو

تھم گئے---وہ اب بھاری بھاری سانس لے رہی تھی پھر پر سکون ہو گئی---معیز کا ہاتھ اسکی کمر تو کبھی بال سہلا رہا تھا---کچھ دیر بعد جنت کو اپنی حرکت اور اس قربت کا احساس ہوا--- جھجھک کر اس سے الگ ہوئی معیز کی نرم سی گرفت اب بھی قائم تھی

"مجھے پریشان کرنے کا,ستانے کا,تڑپانے کا؟؟؟"اسکے دونوں ہاتھ کلائیوں سے بن موسم برسات کی وجہ جاننے کی گستاخی کر سکتا ہوں؟؟؟یا پھر تمہیں شوق ہے" تھوڑا اوپر سے جکڑے پوچھ رہا تھا وہ اسکی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

"جنت--نے نفی میں سر ہلایا اور کل رات کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا اور اب اگلی رات صبح ناشتہ کیا تھا تم نے؟؟؟"معیز کو اب اسکے کھانے کی فکر ستانے لگی تک وہ بھوکی تھی اپنی ضد منوانے کیلیے اسکی بھوک ہڑتال والی چال معیز کو سخت ناپسند تھی مگر وہ پگھلتا بھی یہیں تھا"ٹھہرو میں کھانا لاتا ہوں" وہ اسکے ہاتھ چھوڑ کر بیڈ سے اُترنے لگا تھا جب جنت قطیعت سے گویا ہوئی

"میں نہیں کھاؤں گی"

وجہ؟؟؟"معیز نے سنجیدگی سے پوچھا"

کھانا زندہ رہنے کیلیے کھاتے ہیں اور مجھے اب زندگی کی کوئی خواہش نہیں "وہ اسکے صبر کو اسکی ہمت کو آزما رہی تھی

پھر تو تمہیں پانی بھی نہیں پینا چاہیے تھا"معیز کو غصہ تو بہت آیا مگر برداشت کر گیا

نہیں پیا" جنت اسکی جانب کاٹ دار نگاہ سے دیکھتی بولی تو معیز کا میٹر گھوم گیا"

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟؟؟ پاگل ہو گئی ہو تم؟؟؟"پہلی مرتبہ وہ اس سے اتنی بلند آواز میں مخاطب تھا لیکن جنت کے سر پر جوں تک نہیں رینگی وہ پیسوں کے معاملے میں اتنی ہی جذباتی تھی

میں کھانا لے کر آرہا ہوں اور دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں کھاتی" وہ بیڈ سے اُتر چکا تھا" انتہائی غصے میں کہتا غڑاپ سے کمرے سے نکل گیا---کچھ دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تو جنت سر تک چادر اوڑھے سوتی بن گئی

اٹھو"معیز نے ایک ہی جھٹکے میں چادر کھینچ کر دور اُچھالی اور اسے بازو سے پکڑ کر" بٹھادیا--- کھانے کی ٹرے اپنے اور جنت کے درمیان رکھ کر ایک نوالہ بنا کر اسکے منہ کی جانب بڑھایا

میں نہیں کھاؤں گی" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی انتہائی باغیانہ انداز میں بولی"

جنت مجھے پریشان مت کرو پلیز"معیز نے منت کی"

میں آپ کو پریشان کر رہی ہوں؟؟؟میں؟؟؟آپ میری زندگی پر قابض" ہو گئے ہیں---میرے ہر فیصلے پر آپ کو اعتراض ہوتا ہے میری کامیابی میری ترقی آپ کی آنکھوں میں چبھتی ہے آپ سے برداشت نہیں ہو رہا کہ مجھے بھی آپ کے لیول کی جاب آفر ہو گئی ہے---اب میں اپنے مستقبل کے سنہرے خوابوں کیلیے

اینٹیں جمع کر رہی ہوں تو آپ کیوں راستے میں ٹانگ رکھ کر مجھے گرا رہے ہیں؟؟؟" جنت تیز لہجے میں ایک ہی سانس میں بولی معیز کو اسکی غلط فہمی بلکہ سطح سوچ نے بہت ٹھیس پہنچائی تھی اسکی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی

میں تمہیں اپنے کیبن میں اپنے پاس, اپنے قریب, اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں" کیا میری اتنی سی خواہش تمہیں مجھ سے اتنا متنفر کر سکتی ہے میں نے سوچا بھی نہیں تھا--- جہاں تک رہی میرے لیول کی بات تو میں سینوٹی سیون تھاؤزنڈ کماتا ہوں اور تم مجھ سے پچاس ہزار کی جاب کیلیے لڑ رہی ہو--- تمہارے لیے اکیڈمی میں بھی جاب شروع کر دی وہاں سے بھی اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے مگر تمہارے دل میں میری یہی اوقات ہے جو تم نے آج مجھے بتا دی--- بہت شکریہ تمہارا-- میری محبت کا بہت اچھا صلہ دیا ہے تم نے" معیز نے نہایت دلگرفتہ لہجے میں اپنی بات مکمل کی اور اسکے لیے بنایا نوالہ یونہی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

اسی لیے میں اپنے لیے خود کمانا چاہتی ہوں تاکہ مجھے آپ کے یہ طعنے نہ سننے پڑیں"
آج تک ایک ڈھنگ کی چیز آپ نے مجھے لے کر نہیں دی اور طعنہ پہلے ہی مار دیا کہ
میرے لیے ایکسٹرا جاب کر رہے ہیں" جنت کی جانب اسکی پُشت تھی سے بیڈ سے
کچھ فاصلے پر کھڑا تھا

میں نے تمہیں طعنہ نہیں دیا اور جہاں تک رہی ڈھنگ کی چیز کی بات تو ابھی چار"
ماہ ہوئے ہیں ہماری شادی کو تمہارے جہیز تمہاری بری کی سب چیزیں نئ پڑی ہیں
پھر بھی تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا دو مجھے" وہ دوبارہ اسکے سامنے آکر بیٹھ
گیا تھا

www.novelsclubb.com

مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ سے---یہ دیکھیں مجھے میری زندگی جی لینے دیں""
جنت نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے---معیز نے حیرت سے اسکا یہ انداز دیکھا وہ
اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا بلکہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھنے میں ناکام تھے

تم جو مرضی کرو میں تمہیں اب منع نہیں کروں گا--- کھانا کھالینا"معیز نے"

اسکی جانب دیکھے بغیر کہا پھر بیڈ کے دوسری جانب جا کر لیٹ گیا--- جنت نے ایک نظر اسکی پُشت کو دیکھا پھر ٹرے اپنی جانب کھینچ لی--- جو نوالہ معیز اسے اپنے ہاتھ سے کھلا رہا تھا وہ اب خود کھا رہی تھی معیز نے کوئی اسٹیمپ پیپرز تیار نہیں کروائے تھے اسے پتا تھا جنت اسکے دھمکانے پر کبھی باس سے بات نہیں کرے گی اور اگر کر بھی لیتی تو معیز باس سے کہہ دیتا کہ وہ اسے بول دیں کہ اس نے ایگریمنٹ سائن کیا ہے کیونکہ پچھلے سات آٹھ سال سے وہ یہاں ملازمت کر رہا تھا باس سے اسکی بہت اچھی بنی ہوئی تھی اور باس بھی کبھی نہیں چاہتے تھے کہ اتنا قابل اور ہونہار ورکر انہیں چھوڑ کر جائے

www.novelsclubb.com

****

جنت نے اپنا ریزائگنیشن لیٹر دے دیا تھا مگر کمپنی کے قوانین کے مطابق اسے یہ مہینہ پورا کرنا تھا معیز کا رویہ اس سے برا نہیں تو اچھا بھی نہیں تھا. اسکی شوخیاں اسکا

رومینٹک موڈ اب جنت کو برداشت نہیں کرنا پڑتا تھا گھر میں بھی وہ اب خاصا چپ چپ رہنے لگا تھا. حسنہ بیگم کے ساتھ پھر بھی کبھی کبھار مذاق کر لیتا انہیں روزمرہ کے مزاحیہ قصے سنا دیتا کبھی اکیڈمی کے اسٹوڈنٹس کو لے کر فضول بولتا جاتا وہ بہت توجہ سے اسکی باتیں سن لیتیں---جان چکی تھیں اسے بیوی سے وہ توجہ نہیں مل رہی جس کا وہ حق دار ہے---اس نے نئی جاب شروع کر دی تھی---جنت اب آٹھ بجے گھر آتی تھی---کچھ گھر کے کام کر کے وہ لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ جاتی معیز نہیں جانتا تھا کہ اس نے فری لانسنگ پر بھی کام شروع کر دیا ہے--- گرافک ڈیزائینز کا کافی کام وہ آن لائن کر رہی تھی---رات کو اس نے کچن سمیٹا پھر اوپر آئی معیز اپنے لیپ ٹاپ پر مصروف تھا اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا لیا---کچھ دیر کام کرنے کے بعد سمارٹ فون کی جانب توجہ گئی اٹھا کر دیکھا فیس بک نوٹیفکیشن میں حرا نے اسے معیز کی وال پر مینشن کیا ہوا تھا---معیز کی سالگرہ تھی آج.

www.novelsclubb.com

وہ کمنٹ میں معیز سے پوچھ رہی تھی کہ جنت نے کیا تحفہ دیا---اسکی وال بہت سے لوگوں کی گُڈ وشز سے بھر گئی تھی---بارہ بیس ہو رہے تھے---جنت کو غصہ آنے لگا اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ آج اُسکی سالگرہ ہے---وہ اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیتا تو جنت اسکے سارے کام وقت سے پہلے کر دیتی اسکے آس پاس گھومتی اسکے لیے اسکا من پسند کھانا بناتی مگر اس سے بات کرنے کی ہمت خود میں نہیں لا پاتی---ڈر لگتا تھا کہ کہیں غصے میں نہ آجائے ہمیشہ پیار دیکھ تھا اسکا جنت نے. چور نظر سے اسے دیکھا وہ اپنا سمارٹ فون تھامے تیزی سے کچھ ٹائپ کر رہا تھا

وہ بس میرے پاس رہے مجھے اس سے زیادہ اُس سے کچھ نہیں چاہیے "معیز کا" کمنٹ پڑھ کر جنت نے بے دردی سے اپنا نچلا لب کاٹا---وہ موبائل رکھ کر اب لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کر رہا تھا اسے سونے کیلیے تیار دیکھ کر جنت کو سمجھ نہ آیا کیسے وش کرے---معیز کا فون بجنے لگا

آرہا ہوں "پتا نہیں کون تھا اس وقت جس سے وہ مسکرا کر مخاطب تھا"

www.novelsclubb.com

کہاں جا رہے ہیں" اسے کمرے سے نکلتا دیکھ کر جنت بیڈ سے اُترتی جلدی سے" بولی---وہ جواب دیے بغیر چلا گیا---جنت اسکے پیچھے نیچے آئی---لانج میں بہت سارے غبارے پھیلے ہوئے تھے---دیوار پر ہیپی برتھ ڈے لٹک رہا تھا---حسنہ بیگم کھڑی تالیاں بجا کر اسے وش کر رہی تھیں. جنت کو اپنا آپ بے معنی سا لگا وہ ماں بیٹا جیسے اپنی دنیا میں مکمل تھے---حسنہ بیگم نے اس سے کچھ بھی ڈسکس نہیں کیا تھا---معیز کے پیچھے جنت بھی سیڑھیاں اُتر آئی جیسے کوئی بن بلائی دعوت میں آتا ہے

میرا ہیرو---میرا شہزادہ" انہوں نے چھ فٹ کے معیز کو اپنے گلے لگایا مگر لگ رہا" تھا جیسے وہ ان کو گلے لگا رہا ہے" اس بار آپ پورے پچیس منٹ لیٹ ہیں" وہ شوخی سے بولا" اب میری بہو کا بھی تو کچھ حق بنتا ہے" ان کی بات نے معیز کے لبوں سے مسکراہٹ چھین لی مگر وہ بے فکر سی آگے بڑھ کر کیک پر لگی موم بتی جلانے لگیں--معیز نے کیک کاٹ کر انہیں کھلایا پھر ان کے پاس کھڑی جنت کو--- تھوڑی سی

www.novelsclubb.com

تصاویر اُتاریں---حسنہ بیگم نے اسکے گال پر تھوڑا سا کیک لگایا جنت کو کچھ اسکی بچپن کی سالگرہ وغیرہ کے واقعات سنائے---ان کو زبردستی کمرے میں بھیج کر جنت لانج کی صفائی کرنے میں لگ گئی معیز صوفے پر بیٹھا ابھی کھینچی گئیں تصاویر دیکھ رہا تھا---جنت اسکے صوفے کے پاس بکھرے غبارے اٹھا رہی تھی جب ایک غبارہ اچانک پھٹ گیا جنت کے لبوں سے ہلکی سی چیخ نکلی ساتھ ہی وہ اسکے پاس ---صوفے پر گر گئی

زور سے میچی آنکھیں آہستگی سے کھول کر دیکھا تو معیز حیرت سے اسے گھور رہا تھا وہ شرمندہ سی ہو گئی---معیز نے جھک کر نیچے گرا ایک غبارہ اٹھایا جنت اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی پھر اسکے پاس آرکا---اسکا ہاتھ جنت کے بالوں کی جانب بڑھ رہا تھا---جنت نے تھوک نگلا---اسکے بالوں سے ہیئر پن نکال کر غبارہ بالکل اسکے کان کے پاس لے جا کر اس میں پن مار دی اس سے پہلے جنت کچھ بولتی ٹھاہ کی آواز نے اسکے کان میں سائیں سائیں کرنا شروع کر دیا

www.novelsclubb.com

آآآ"کان سہلاتے اس نے غصے سے معیز کو دیکھا جسکی آنکھوں میں کوئی تاثر "
نہیں تھا---جھک کر ایک اور غبارہ یونہی اُٹھا کر پھوڑ دیا---ایک دو تین جنت کان
پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی جب وہ ایک اور غبارہ اٹھانے لگا تو اسکے ہاتھ سے غصے سے
کھینچا مگر جواباً اسکی غصیلی نگاہوں کی تپش نے اسے گھبرانے پر مجبور کر دیا جنت نے
فوراً جھک کر وہی غبارہ اٹھا کر دوبارہ اسے پکڑا دیا---معیز اب بھی جنت کو ہی دیکھ
رہا تھا پھر غبارہ پھاڑے بغیر چھوڑ دیا پِن میز پر رکھی اور اسکی جانب دیکھے بغیر اوپر چلا
گیا---جب تک جنت کام ختم کر کے اوپر پہنچی وہ سو چکا تھا---کمرے کی روشنی گل
تھی---پردے برابر تو کیا اسے جنت سے اُمید نہیں تھی کہ وہ اسے وش کرے
گی؟؟؟ یا اسے انتظار نہیں تھا---جنت کو دکھ ہوا---بیڈ کے دوسرے کنارے
خاموشی سے لیٹی تھی مگر اندر کہیں بہت شور تھا---معیز کی اسکی جانب پُشت تھی-
--ڈھیلی سی سفید ٹی شرٹ پہن رکھی تھی اس نے---جنت کا دل خواہش کر رہا تھا
اسکے قریب جانے کی---اسکی آواز سننے کی, اسکو محسوس کرنے کی---جنت

www.novelsclubb.com

کھسک کے بالکل اسکے پاس ہو گئی پھر اٹھ کر بیٹھ گئی---ملگجے سے اندھیرے میں اسکے نقوش واضح نہیں تھے---جنت نے اسکے بالوں میں اُنگلیاں پھنسائیں---دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اگر وہ جاگ گیا تو---مگر کافی دیر تک اسکے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہ ہوئی تو جنت نے جھک کر اسکے کشادہ سینے کے گرد اپنا بازو پھیلایا اور اسکے گال پر بوسہ دیتے---بہت دھیمی سی آواز میں بلکہ سرگوشی میں بولی

"Happy Birthday My Life"

"Love you so much"

جنت کا یہ موڈ، یہ انداز، یہ لہجہ بالکل نیا تھا بالکل انوکھا---احساسات و جذبات کے سمندر میں تہہ در تہہ غوطہ زن وہ معیز کے مسکراتے لب نہ دیکھ سکی---شادی کے اتنے ماہ بعد اسکی جانب سے یہ پہلا اظہار تھا---اگر وہ اٹھ جاتا تو وہ اس سے دور ہو جاتی---اسکے نرم سے بازو کی ہلکی سے گرفت اپنے سینے پر محسوس کرتا وہ جنت

کی فضاؤں میں اُڑ رہا تھا اسی طرح اسکے گرد ایک بازو پھیلائے اسکی کمر سے سر ٹکائے ---وہ نیند کی وادیوں میں اُترتی چلی گئی

چلو روٹھ جاؤ تم، میں تم کو مناتا ہوں،

تم کوئی ضد لگاؤ میں اسے آگے بڑھاتا ہوں،

بہت دن ہو گئے تاروں کے جھرمٹ کی چمک دیکھے،

تم لکھو گیت میں تم پہ غزل گنگنا تا ہوں،

ابھی تو وقت ہے مٹھی میں اور جذبات ہیں دل میں،

www.novelsclubb.com

چلو اب مان جاؤ تم، میں تم سے روٹھ جاتا ہوں،

میرے ہاتھوں کو تھاموا اور کوئی پھر ضد نئی کر دو،

چلو تم دو قسم اپنی میں واپس لوٹ جاتا ہوں،

اور بھی ہیں بہت سے آزمانے کے ہنر باقی،

رکھو تم ہاتھ دل پہ، میں تمہیں دھڑکن سناتا ہوں،

بہت دن ہو گئے خاموش محبت کو نبھاتے ہوئے،

! . . . مجھے تم سے محبت ہے، میں کہنا بھول جاتا ہوں

****

اگلی صبح بہت روشن اور حسین مہکتی سی تھی---معیز آفس کیلیے تیار ہو رہا تھا جنت اسکا کوٹ لیے کھڑی تھی---اسکے چہرے پر اب بھی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی--- اس نے پرفیوم کی شیشی اٹھائی جنت تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہو گئی وہ پرفیوم استعمال کرنے کا عادی تھا مگر بہت تیز یا زیادہ تب ہی اسپرے کرتا جب کوئی خاص فنکشن یا میٹنگ ہوتی آج اس نے خوب پرفیوم اسپرے کیا تھا. جنت سانس روکے کھڑی تھی پھر برداشت نہیں ہوا تو اسکا کوٹ بیڈ پر رکھ کر ہی باہر نکل گئی---معیز کے لبوں پر تبسم بکھر گیا

جب وہ ناشتے کیلیے نیچے آیا تو حسنہ بیگم میز پر موجود تھیں جنت کچن میں آملیٹ بنا رہی تھی وہ اپنا کوٹ چیئر پر رکھ کر کچن میں ہی چلا آیا---سامنے پڑے باکس میں سے مونگ پھلی کے چند دانے نکال کر منہ میں ڈالے---جنت انڈے پھینٹ رہی تھی اسے معیز کی نظریں اپنے چہرے پر پھسلتی محسوس ہوئیں---معیز آہستہ آہستہ چلتا ہوا اسکے بالکل پیچھے آکر کھڑا ہو گیا---اسکی کمر کے گرد اپنے مضبوط مردانہ بازوؤں کا حصار بنالیا---جنت کیلیے اسکا یہ عمل بالکل اچانک تھا---وہ اسکے بال کان سے ہٹاتا اسکے کان کے قریب جھکا---جنت برف کا مجسمہ بن چکی تھی---انڈے پھینٹتا ہاتھ بالکل رُک چکا تھا--پلکیں تک ہلنے سے انکاری تھیں---پورا وجود کان بنا اسے سننے کو ترس رہا تھا---اسکے تیز پرفیوم کی خوشبو---جنت نے --چھینک کے ڈر سے سانس تک روک رکھا تھا

www.novelsclubb.com

رات کو خواب میں ایک چڑیل لویو سوچ کہہ رہی تھی---لگتا ہے میں آیتہ "
الکرسی پڑھنا بھول گیا تھا---کل سے یاد کروادو گی مجھے؟؟؟" جنت نے زور سے
آنکھیں میچ لیں جبکہ اسکے ہونٹ مسکرا رہے تھے

بولونا" اسکے بالوں پر اپنا سر رکھتے کہہ رہا تھا جنت کے ہونٹوں پر مکڑی کا جالا بن "
چکا تھا

مراقبے میں چلی گئی ہو کیا؟؟؟" وہ چڑ کر بولا"

معیز بیٹا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے" حسنہ بیگم کی آواز پر وہ جنت سے دور ہٹ گیا"

آرہا ہوں مما" جنت نے سکھ کا سانس لیا"

تم نے مجھے ابھی تک وش نہیں کیا" اسکے چہرے کی طرف دیکھتے مصنوعی ناراضگی "
سے بولا

www.novelsclubb.com

اُس چڑیل کا دوسرا جملہ سنا تھا تو پہلے پر بھی کان دھر لیا ہوا تھا" جنت نے آملیٹ کا"
مٹیریل فرائی پین میں اُنڈیلتے مسکراہٹ دبا کر کہا

آفس سے آکر تمہاری خبر لیتا ہوں" اسکی ناگن جیسی بل کھاتی چٹیا کو ہلکے سے"
کھینچ کر دھمکاتا ہوا نکل گیا--- جنت مسکرا کر رہ گئی

تعلقات میں ایسا بھی ایک موڑ آیا کہ
قربتوں پہ بھی دل کو گمان دوری تھا

****

جنت نے اسکے آفس مہکتے گلابوں کا بکے بھجوایا ساتھ ہی کارڈ بھی لکھ کر لگایا تھا اسے ڈنر کیلیے انوائٹ کیا تھا--- معیز اتنے مہنگے ریسٹورینٹ کا نام دیکھ کر کچھ چونک سا گیا تھا مگر پھر کندھے اُچکا دیے اتنا تو دونوں کما رہے تھے کہ آسانی سے اس عیاشی کو افورڈ کر لیتے مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ جنت کی گاڑی کیلیے سیونگز کر رہے تھے--- جنت

نے اسکے ساتھ ایک خوبصورت شام گزاری تھی وہ بہت اچھا لگتا سفید ڈریس شرٹ میں---اتنا ہینڈسم کے جنت کو کئی بار ڈر لگتا اپنی نظر لگ جانے سے---ساتھ والے ٹیبل پر چار لڑکیوں کا گروپ تھا مسلسل انہیں دیکھ رہی تھیں--جنت کو تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے معیز کو دیکھ رہی ہیں---ایک نے معیز کی تصویر بھی کھینچ لی تھی وہ بھی ان کی حرکتیں سمجھ رہا تھا مگر نظر انداز کر رہا تھا---جنت مسلسل اسکا ہاتھ پکڑے بیٹھی رہی جیسے وہ لڑکیاں اسے اُٹھا کر لے جائیں گی---معیز کو اسکا جیلس ہونا مزہ دے گیا تھا

جنت تم نے کبھی اپنی ڈریسنگ چینج کرنے کا نہیں سوچا؟؟؟اب تو اتنی اچھی" پوسٹ ہو گئی ہے تمہاری"معیز کے اس عجیب و غریب سوال پر جنت نے سوالیہ انداز میں اسکی جانب دیکھا

جینز ٹاپ؟؟؟سلیو لیس کے بارے میں کیا خیال ہے؟؟؟اُس لڑکی کو دیکھو کتنی" اچھی لگ رہی ہے"معیز نے اُسی کی جانب اشارہ کیا جس نے اسکی تصویر کھینچی تھی

www.novelsclubb.com

زہر لگ رہی ہے خبر دار جو آپ نے دوبارہ اُسکی جانب دیکھا تو" جنت نے اسکے "

ہاتھ پر ناخن چبھوئے

سسی "معیز نے ہاتھ کھینچا"

اُففففف مائی اینگری لیڈی نشان ڈال دیا" جنت کو مطلق پرواہ نہ گزری"

اسکیوزمی" وہی لڑکی اپنا ٹیبل چھوڑ کر ان کے پاس آ کھڑی ہوئی اس نے معیز کو"

مخاطب کیا تھا

جی؟؟؟"معیز نے اسکی جانب سنجیدگی سے دیکھتے پوچھا"

آپ سر معیز ہیں نا؟؟؟ آئی ٹی میں ڈیجیٹل مارکٹنگ کی کلاسز دیتے ہیں؟؟؟" وہ"

کافی پرجوش تھی اور معیز حیران! وہ ایک ذہین انسان تھا اپنے اسٹوڈنٹس کی شکلیں

تو کم از کم اسے یاد رہتی تھیں اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا جنت بول پڑی

نہیں---یہ وہ نہیں ہیں"جنت نے زبردستی مسکرا کر کہا"اچھا---مجھے لگا"لڑکی"
کچھ مایوس سی ہو گئی تھی

آپ کو غلط لگا"جنت فوراً بولی"

سوری"اب کی بار اس نے معیز سے معذرت کی"

اٹس اوکے"بولی جنت ہی تھی وہ لڑکی برا سا منہ بنا کر چل دی"

اللہ کتنی جھوٹی ہو تم"معیز نے توبہ کی"

آپ کو افسوس ہو رہا ہو گا راہ ورسم نہیں بڑھے"جنت جل کر بولی"

کم آن شی از ناٹ مائی ٹائپ"معیز نے لاپرواہی سے کہتے آرڈر لاتے ویٹر کے لیے
میز پر جگہ بنائی---ویٹر کھانا رکھ کر چلا گیا

پھر کیا ہے آپ کی ٹائپ؟؟؟ڈریسنگ تو بہت پسند آرہی تھی اُسکی"جنت سادہ"
سے آف وائٹ امبریلا فراک اور چوڑی دار پجامے میں ملبوس تھی ساتھ گاجری

www.novelsclubb.com

رنگ کا دوپٹہ لے رکھ تھا-- بالوں کی کھجوری چوٹی بنا رکھی تھی کانوں میں چھوٹی چھوٹی جھمکیاں تھیں---دودھیاں رنگت پر تیکھے نقوش معیز کی جان لیتے تھے

میری ٹائپ کی اس دنیا میں صرف ایک ہی لڑکی ہے اور وہ میرے سامنے بیٹھی" ایک فضول سی لڑکی کی وجہ سے جیلس ہو کر ہمارا ڈنر خراب کر رہی ہے" وہ نرمی "سے بولا" شروع آپ نے کیا تھا

غلطی ہو گئی ملکہ عالیہ" وہ ہنسا جنت بھی مسکرا دی"

****

رات کو وہ لیپ ٹاپ لے کر بیٹھی تو معیز اچانک بولا" تمہاری جگہ نیو انٹری آئی ہے" اس نے جنت کی طرف دیکھے بغیر سرسری انداز میں کہا

آج سلیولس پہن کر آئی تھی وہ اور ہیئر کٹ بھی چینج تھا--- کریمل براؤن کلر" کے بال بھی کسی کسی پر سوٹ کرتے ہیں--- کاش تم پہلے آفس چھوڑ دیتی کم از کم

میرے ورکنگ آرز اتنے بورنگ تو نہ گزرتے--"اس نے موبائل اسکرین سے نظر ہٹا کر ترچھی نگاہ سے جنت کو دیکھا جسکی کی پیڈ پر متحرک اُنگلیاں ایک دم تھم سی گئیں تھیں

آج ہم نے کے ایف سی میں ڈنر کیا تھا صنم نے مجھے آفر ہی ایسے انداز میں کی میں " انکار نہیں کر سکا--- صنم "جنت نے مسکرا کر میٹھے سے انداز میں صنم کہتے معیز کو گھورا

کتنا خوبصورت نام ہے--- صنم "اسکرین پر نگاہیں جمائے وہ دھپ سے تکیے پر " سر رکھتا ہولے سے مسکرایا--- جنت دھڑکتے بھڑکتے دل کے ساتھ اسکی سُن رہی تھی

او صنم او صنم "معیز گنگنایا اور یہیں جنت کی ہمت ختم ہو گئی اس نے اپنے پاس پڑا" کشن معیز کے منہ پر مارا--- سیل فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پر گر گیا---

جنت کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں نمی لیے غصے سے تمتماتا چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی---ایک اور کشن اسے مارا اور لیپ ٹاپ گود سے اُتار کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی

میں امی کو بتاتی ہوں اتنی خوبصورت بیوی ہونے کے باوجود آفس میں لڑکیوں" کے ساتھ فلرٹ کرتے ہیں آپ" وہ اسے دھمکی دیتی کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی جب معیز بیڈ سے چھلانگ مارتا ایک ہی جست میں اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا

مذاق کر رہا تھا یار" ایک ہاتھ سے اسکا بازو پکڑ رکھا تھا دوسرے سے اپنا کان---" جنت نم آنکھوں سے گھورتی رہ گئی

میرا دل ڈوب گیا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں مذاق تھا" جنت نے برہمی سے بازو" چھڑایا

تو واپس اپنی جگہ آ جاؤ نہ وائف بہت ویران لگتا ہے تمہارے بنا اپنا کیبن" معیز نے" اسے اپنے حصار میں لیتے سرگوشی میں گزارش کی

بہت خراب ہیں آپ "اسکی اموشنل بلیک میلنگ پر ایک مکا اسکے سینے پر رسید" کیا.

میری دعاوں میں ایک تم ہی خاص دعا ہو

میں اپنی دعاوں کو کبھی خود سے الگ نہیں کرتی

اب تم تم نہیں میری جان ہو تم

میں خود کو تم سے جُدا اپنا تصویر نہیں کرتی

تمہارے راہوں میں ہو سکتا ہیں ہوں ہزاروں

www.novelsclubb.com

مجھ جیسے لکی مگر جس مقام پے ہو تم میرے لیے

میں اُس مقام پے کسی کی بات بھی نہیں کرتی

****

زندگی پھر ویسے ہی مصروف ہو گئی تھی---معیز کو اگر اپنی فیلڈ سے محبت نہ ہوتی اس کام میں مزہ نہ آتا تو شاید وہ اُکتا جاتا یا جنت کو بلیم کرتا کہ اُسکی خواہشات پر اُسے دو دو نوکریاں کرنی پڑ رہی ہیں مگر چونکہ اکیڈمی میں اسکے اسٹوڈنٹس اسکے فین تھے---ہر وقت سر سر کرتے,اسکے پڑھانے کے اسٹائل کو پسند کرتے. لڑکیاں بھی اسکو خاصا پسند کرتی تھیں مگر وہ ان سے اُتنا بے تکلف نہیں ہوتا جتنا کلاس کے لڑکوں سے---اسٹوڈنٹس اسکے آفیشلز اکاؤنٹس پر ایڈ ہو چکے تھے---ایک ایسا فیز تھا معیز کیلیے جہاں اسکو شہرت اور بہت عزت سے نوازا گیا تھا---دوسری کلاسز بھی اس سے پڑھنا چاہتی تھیں اسکا اکیڈمی کا وقت مزید بڑھ گیا تھا--- تبھی اسے جنت کا فری لانسنگ جوائن کرنے کا نہیں پتا تھا

www.novelsclubb.com

وہ پورا سنڈے اور آفس سے واپس سارا وقت اُسے دیتی---گھر کے کاموں سے اس نے بالکل ہاتھ کھینچ لیا تھا آفس سے آکر ہمت نہیں ہوتی کچھ کرنے کی صبح میں ---آملیٹ بنالیا,ناشتہ لگالیا بس---اتوار کو کپڑے دھو لیتی تھی

آج سنڈے تھا مگر اکیڈمی کے ایڈمنسٹریٹر کی والدہ کی ڈیتھ ہو چکی تھی تبھی اکیڈمی بند ہو گئی تھی وہ بارہ بجے کے قریب گھر آیا تو حسنہ بیگم کمروں سے جھاڑو نکال کر اب لانج میں لگی تھیں---معیز کچھ دن پہلے ہی ڈاکٹر سے ان کا چیک اپ کروا کر لایا تھا ان کی کمر میں بہت درد تھا ڈاکٹر نے ایک ہفتے کا ریسٹ کہا تھا جنت نے ایک دن تو گھر کا سارا کام کیا مگر اگلے دن سے پھر آن لائن ورک پر بیٹھ گئی---وہ کسی کلائنڈ کو ریجکٹ نہیں کرتی پہلے دو گھنٹے کام کرتی تھی پھر لالچ بڑھا تین ہو گئے پھر چار پھر پورا ---پورا اتوار چلا جاتا

معیز نے اندر آ کر فروٹ ڈائننگ ٹیبل پر رکھا اور ان کی طرف متوجہ ہوا

www.novelsclubb.com

مما ڈاکٹر نے آپ کو منع کیا تھا---آپ پھر کیوں لگی ہیں؟؟؟"قدرے خفگی" سے بولا

بیٹا گھر گندا اچھا لگتا ہے بھلا؟؟؟صفائی تو نصف ایمان ہے"انہوں نے کچرے" والے پاٹ میں کچرا اکٹھا کر لیا اور باہر لگی ڈسٹ بین میں پھینکنے چلی گئیں

جنت کہاں ہے اُسی کہا کریں ایسے کام "وہ اب بھی خفا تھا" وہ تو صبح سے جو لیپ "
ٹاپ پر کام کرنے لگتی ہے شام ہو جاتی ہے---پھر اس نے مشین بھی لگائی تھی صبح
---میں "وہ واپس آتے بولیں

معیز اوپر اپنے پورشن میں آ گیا---جنت لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی

کیا کر رہی ہو؟؟؟"اس نے سلام کے بغیر کہا"

کام "جنت مختصر بولی---توجہ کا مرکز اب بھی لیپ ٹاپ ہی تھا"

کونسا ایسا آفس ہے جس میں ڈیجیٹل مارکٹنگ مینجر کی پوسٹ پر بھی گھر کیلیے اتنا!!!!"
کام ملتا ہے؟؟؟"معیز اسی کی فیلڈ کا تھا شک صحیح گزرا تھا اُسکا کہ جنت آن لائن
ورک کر رہی ہے

وہ میں نے فری لانسنگ----"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ معیز نے ٹھک سے "
اسکی گود میں رکھا لیپ ٹاپ بند کیا پھر ہاتھ مار کر اسکی گود سے بیڈ پر گرا دیا---

جنت کو اب سمجھ آئی تھی کہ وہ غصے میں ہے اسے بازو سے پکڑ کر ڈریسنگ کے سامنے لا کھڑا کیا

"چہرہ دیکھا ہے اپنا؟؟؟ آنکھوں کے گرد ڈارک سرکلز دیکھو--- بالوں کا حشر اور یہ کپڑے؟؟؟ یہ کل آفس سے آکر اب تک نہیں بدلے حالانکہ تم واشنگ مشین لگا کر ہٹی ہو--- صبح سے منہ تک نہیں دھویا تم نے اپنا" وہ واقع ہی صحیح کہہ رہا تھا اسکی آنکھوں کے پپوٹے تک سوجے ہوئے تھے جانے کتنی راتوں سے ڈھنگ کی نیند نہیں لی تھی

"---اب ادھر دیکھو" اس نے ڈریسنگ کی سطح پر ہاتھ مارا جہاں گرد اٹی تھی

"بیڈ کی چادر کتنے دنوں سے تبدیل نہیں کی؟؟؟ کمرے میں جھاڑو, ڈسٹنگ کچھ نہیں کیا" جنت لب کاٹنے لگی

"نیچے مما اکیلی لگی ہیں--- صبح کا بریک فاسٹ, رات کا کھانا, گھر کی صفائی تم نے سب اُن کے ذمے لگایا ہوا ہے وہ کچھ نہیں کہتیں تو تم سر چڑھتی جا رہی ہو--- تم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے کہہ دیتی تم سے یہ سب نہیں ہوتا تو میں میڈ کا انتظام کر لیتا مگر تمہیں اُس سے بھی مسئلہ ہو گا سیلری نکلے گی اُسکی--- تمہیں میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں کار لے دوں گا ابھی دو مہینے ہی ہوئے ہیں مگر تم میں صبر ہی نہیں ہے--- لگی ہوئی ہو اپنے دن رات حرام کرنے---ساری لائف ڈسٹرب کر رکھی ہے تم نے "معیز کے اندر نجانے کتنے دنوں سے یہ بھڑاس بھری پڑی تھی جو اچانک ہی نکلی تھی--- جنت گھبرا سی گئی تھی---منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا دفعہ تین سو دو کے مجرم کی طرح سزا کیلیے تیار کھڑی تھی

جاؤ جا کر پہلے مما کی ہیلپ کرو پھر حلیہ درست کر واپنا اور بند کرو یہ فری لانسنگ" اور جو بھی آن لائن کام کر رہی ہو نہیں تو تمہارا لیپ ٹاپ اُٹھا کر باہر دے ماروں گا میں "اسکا اشتعال انگیز رویہ جنت کی زبان تالو سے لگا چکا تھا--- کسی چابی کی گڑیا کی طرح وہ اسکے حکم پر نیچے چلی گئی---جو بھی صفائی کا کام رہتا تھا وہ مکمل کیا---حسنہ

www.novelsclubb.com

بیگم کو میڈیسن دے کر ان کا کچھ دیر سر دباتی رہی ان کو سلا کر--- سوکھے ہوئے --- کپڑے اُتارے کچھ تہہ لگائے کچھ استری کیے

شام کی چائے کا وقت ہو گیا وہ کمرے میں آئی تو واش روم سے پانی گرنے کی آواز آنے لگی--- معیز سو کر اٹھا تھا اب فریش ہونے گیا تھا--- جنت نے بیڈ کی چادر اُتاری--- جھاڑو نکالا, ڈسٹنگ کر کے چادر بدلی--- معیز اُسی وقت باہر نکلا وہ اسکی شیلف سیٹ کر رہی تھی

تم ابھی تک اُسی حلیے میں گھوم رہی ہو "معیز کے تو آج انداز ہی بدلے ہوئے تھے کیئر نگ اور لونگ ہسبینڈ کے بجائے وہ بالکل پاکستانی مردوں کی طرح روعب و حکم جھاڑ رہا تھا--- جنت کو اب رونا آنے لگا--- صبح فجر کے بعد سے مشین کا کام پھر رات بھی دیر سے سوئی تھی اور اب صبح سے کام پر لگی تھی

شوق سے تو نہیں گھوم رہی ہزار کام بکھرے پڑے تھے "تیز لہجے میں بولی"

پہلے یاد نہیں آئے تھے یہ کام؟؟؟"اس نے طنز کیا"

ہٹو میں یہ سیٹ کرتا ہوں تم جا کر کپڑے بدلو---مجھے بالکل نہیں پسند اس طرح" گندے لباس میں گھومنے والے لوگ" جنت جانتی تھی وہ بہت صفائی پسند ہے--- وہ بھی صاف ستھری رہتی تھی بس یہ کچھ ہی دنوں سے غفلت برت رہی تھی--- معیز بکس سیٹ کرنے لگا وہ الماری سے اپنے لیے لباس منتخب کرتی واش روم میں --- گھس گئی

فریش ہو کر نیچے آئی معیز شام کی چائے کیلیے میز لگا رہا تھا----چائے کے ساتھ فرائز بھی تھے جو اس نے شاید ابھی بنائے تھے جنت کو فرائز بہت پسند تھے اور معیز کے ہاتھ کی چائے کا ذائقہ تو زندگی میں شاید ہی وہ کبھی بھول سکے----اسکے گھر ہونے پر روٹین جیسے لائن پر آجاتی تھی---جنت کو پہلے اس پر غصہ تھا کہ وہ بھی عام مردوں کی طرح بیوی کو ہی گھر کے تمام کاموں کا ذمہ دار سمجھتا ہے مگر اب جب وہ اس کے ساتھ کچن میں کھڑا وائٹ چکن کڑاہی بنا رہا تھا تو جنت کو اپنے خیالات تبدیل کرنے پڑے" جنت کڑاہی میں نے دم پر رکھ دی ہے---تم برتن تیار کرو

www.novelsclubb.com

میں بس بھاگ کر چپاتی لایا" کچن میں اسٹینڈ پر لٹکے تولیے سے ہاتھ صاف کرتا برتن دھوتی جنت سے بولا

میں بنا دیتی ہوں" وہ جلدی سے بولی"

نہیں یار تم تھک جاؤ گی" وہ سرسری سے انداز میں کتنے اہم جملے بول جاتا تھا اسے" احساس بھی نہیں ہوتا تھا

رات کو کافی دنوں بعد دونوں میں سے کسی نے لیپ ٹاپ نہیں اٹھایا تھا--- جنت آنکھیں موندے لیٹی تھی اسے زبردست قسم کی نیند آرہی تھی جب معیز نے اسکی طرف کروٹ لی

www.novelsclubb.com

"جنت"

اسکا چہرہ بالکل معیز کے سامنے کچھ فاصلے پر جگمگا رہا تھا--- بیڈ پر پڑے اسکے ہاتھ کو اپنی ہتھیلی میں قید کرتے پھر پکارا

اٹھو نہ یار" ہاتھ کو جھٹکا دیا--- جنت نے بے چینی سے ہاتھ کھینچنا چاہا نیند اس پر" مہربان ہو رہی تھی

ایک بہت اچھی خبر ہے تمہارے لیے--- سنو گی تو جھوم اُٹھو گی" اسکے ہاتھ کی" تیسری اُنگلی میں موجود انگوٹھی کو آگے پیچھے کرتا وہ محو گفتگو تھا

معیز مجھے بہت سخت نیند آ رہا ہے" وہ غنودگی میں بول رہی تھی"

میں نے تمہاری کار کے لیے پیسے کلکٹ کر لیے ہیں کل شوروم چلیں؟؟؟ تم ہاف" ڈے کر لو" جنت نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں

سچی؟؟؟" وہ ساتھ ہی اٹھ بیٹھی تھی"

بالکل" وہ اسکے چہرے کی مسکراہٹ اسکی خوشی دیکھ کر ہی جیسے اپنی تمام محنت" اور تھکن کا معاوضہ وصول کر گیا تھا

لیکن میں نے ابھی تک ڈرائیونگ نہیں سیکھی "اسکا منہ لٹک گیا وہ اب تک بیٹھی" ہوئی تھی جبکہ معیز اس سے کچھ فاصلے پر دراز تھا

یہ بندہ کس لیے ہے جناب "اسکے ہاتھ کو جھٹکا دے کر اپنے پاس گراتے اسکا سر" اٹھا کر اپنے سینے پر رکھ لیا---رات دھیرے دھیرے سرک رہی تھی

****

جتنی معیز کی رینج تھی جنت کو کوئی کار پسند نہیں آرہی تھی اور سیکنڈ ہینڈ وہ لینا نہیں چاہ رہی تھی پھر بینک گئے اس نے اپنے اکاؤنٹ سے اپنی جمع شدہ رقم نکلوائی جو تقریباً تین لاکھ تھے---معیز نے اپنے سات لاکھ ملائے---دس لاکھ میں بھی اسے کرولا یا سوک نہیں مل سکتی تھی---اسے چاہیے تھی تو کرولا معیز نے بہت سمجھایا مگر وہ اسکی سننے کو تیار ہی نہیں تھی

میری اتنی سی حیثیت نہیں ہے کہ میں ایک اچھی کار لے سکوں اوپر سے آپ" مجھے جان بوجھ کر اتنے اکسپینو سو (مہنگے/قیمتی) شوروم میں لے آئے تاکہ مجھے جتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔ سکیں کہ میری کیا اوقات ہے "معیز تو اسے رونے کیلیے تیار کھڑا دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا

--

پھر مجبوراً اسے گھر آنا پڑا---دو دن میں آفس سے دو لاکھ لون لیا, تیرہ سو سی سی کی گرے کلر کی دو ہزار پانچ کے ماڈل کی ہونڈا لے کر کچھ پر سکون ہوا اس وقت جنت اسکے ساتھ نہیں تھی گھر جا کر وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا---سرخ گلابوں کا بُکے اور چاکلیٹ کیک لے کر وہ گھر روانہ ہوا

****

مس جنت آپ کو باس اپنے آفس میں بلا رہے ہیں "اپنی ایک کولیگ کی اطلاع پر" وہ سر ہلاتی اپنی کرسی سے اُٹھ گئی---اپنے کیبن سے نکلتے بس یہی سوچ رہی تھی کہ کون سا کام غلط کر دیا ہے بے عزت نہ ہونا پڑے---باس کے روم تک پہنچتے اس نے گہرا سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا اور اُنگلیاں موڑ کر گلاس ڈور پر دستک دی

کم ان "اندر سے اجازت ملتے ہی وہ دروازہ کھول کر ان کے سامنے حاضر ہو گئے"

ہیئے مس جنت, کم اِن کم اِن, ہیو آسیٹ پلیز "ان کی اس خوش اخلاقی کے پیچھے "
بڑا مقصد چھپا ہوتا تھا وہ سمجھ گئی اب باس کو اس سے کوئی اہم کام ہے اس نے ان کے
سامنے والی کرسی سنبھال لی

"Jannat you're so talented and hard working---I'm really satisfy with your work and I know you'll do something unbelievable for my company"

اور کتنا مکھن لگائیں گے انکل "جنت نے ان کی لمبی تمہید پر ان کے سفید بال "
دیکھتے بیزاری سے سوچا

"It's my job sir"

وہ زبردستی مسکرائی

ایکچوئلی مس جنت ہماری برانڈ امبسیڈر ہیں مس کنول شی از اکسپیکٹنگ وہ" ٹرویول نہیں کر سکتیں---ہماری دبئی میں ایک اہم کانفرنس ہے اور برانڈ امبسیڈر کے بغیر شرکت تو بالکل ممکن نہیں---آپ مارکٹنگ کرتی رہی ہیں آپ کو کلائنڈ کو ہینڈل کرنا اُن کا مائنڈ پڑھنا آتا ہے

And your way of taking is very impressive, your body language, your voice----you have all those Components that any brand ambassador should have---I believe that you can do"

www.novelsclubb.com

انہوں نے لگے ہاتھوں اسکی تعریف بھی کر دی اور یہ تعریف بے جا نہیں تھی اسکے بات کرنے کا پروفیشنل انداز واقع قابل تعریف تھا وہ کوئی دبو سی لڑکی نہیں تھی--ہر کلائنڈ سے آئی کانٹیکٹ کر کے مکمل اعتماد سے جواب دیتی اگر کوئی اسکا اعتماد-

چھینتا تھا تو وہ معیز کا گھمبیر لہجہ "بٹ سر میں ؟؟؟ دبئی ؟؟؟ میں کبھی آؤٹ آف کنٹری نہیں گئی میرا پاسپورٹ بھی نہیں بنا" س نے اپنی پریشانی بتائی

وہ سب میری ذمے داری ہے اور کانفرنس میں ابھی پورا ایک مہینہ ہے آپ مجھے " تسلی سے جواب دے دیں--- مگر ایک چیز ایسے گولڈن چانسز بار بار نہیں آتے اگر آپ سے ہماری کمپنی کو فائدہ ہو گا تو ہم آپ کو بھی پروفٹ میں رکھیں گے اور جنہوں نے ترقی کے خواب دیکھے ہوں مس جنت وہ ملک در ملک سفر کر لیتے ہیں یہ تو پھر دبئی ہے--- تمام بڑے بڑے بزنس مین وہاں آئیں گے اور قوی امکان ہے کہ مسٹر ابراہیم حسین مہر بھی تشریف لائیں---وہ ایک ملٹی نیشنل بینک کے سی ای او اور پریزیڈنٹ ہیں---اس بینک کی سترہ سو برانچز پچیس ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں---ان کا ہیڈ کوارٹر پاکستان میں ہے---وہ ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کے مالک ہیں---انہیں دو ہزار چار میں ستارہِ امتیاز سے بھی نوازا گیا تھا---پاکستان کی پانچ امیر ترین شخصیات میں ان کا نام سر فہرست ہے---ان کے پاس اس وقت

www.novelsclubb.com

سات بلین ڈالر کے اثاثہِ جات ہیں---کل اگر ان کے ساتھ مارکٹنگ کا ایک بھی پروجیکٹ سائن ہو گیا تو کمپنی کہاں سے کہاں پہنچ جائے گی اور آپ کو بھی پہنچا دے گی"انہوں نے جنت کو وہی خواب دکھائے جنہیں وہ دن رات صبح شام کھلی آنکھوں سے دیکھتی رہتی تھی---پھر اتنا بہترین موقعہ وہ کیسے گنوا سکتی تھی؟؟؟

****

جنت اپنے کیبن میں آئی تو مسلسل بجتے فون پر کوفت بھری نظر ڈالی پھر معیز کا نام جگمگاتے دیکھ کر اٹینڈ کیا"ہیلو"

جنت جلدی گھر پہنچو ایمرجنسی ہے"معیز کا سانس پھولا ہوا تھا کچھ بدحواس سا" لگ رہا تھا---جنت کا دل سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا---ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی

سسس---سب ٹھیک ہے نا معیز؟؟؟"بہت مشکل سے اسکے لبوں سے یہ جملہ" نکلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم پہنچو پھر بتاتا ہوں" اسکی آواز میں بوکھلاہٹ تھی وہ جلدی سے ایم ڈی کو"

ایمرجنسی کا کہہ کر آفس سے نکل گئی---رکشہ لیا گھر پہنچی---اندر داخل ہوتے ہی

اسے گیراج میں ایک گاڑی کھڑی نظر آئی جس پر بی بی پنک کلر کاربین لگا ہوا تھا---

---وہ متحیر سی رہ گئی اس نے گیٹ ایمرجنسی کیلیے اپنے پاس رکھی کیز سے کھولا تھا

اتنے میں معیز لانج کے دروازے سے باہر آیا اور سینے پر بازو باندھ کر اسے دیکھنے

لگا---جنت نے کار کی جانب اُنگلی سے اشارہ کرتے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا

سرپرائز" وہ مسکرایا---جنت نے دونوں ہاتھ لبوں پر رکھ کر اپنی مسکراہٹ"

دبائی یا خوشی کے مارے گلے سے نکلنے والے چیخ---لب تو ڈھانپ لیے تھے مگر

اسکی آنکھوں میں جلتی قندیلیں اسکی خوشی کا صاف پتا دے رہی تھیں اسے خوش

---دیکھ کر معیز کا ڈھیروں خون بڑھ گیا تھا

جنت نے اپنا ہینڈ بیگ اُتار کر معیز کی کار کے بونٹ پر رکھا اور اپنی کار کی ونڈ اسکرین

کو اپنے ہاتھ سے چھو کر دیکھا جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہو---چمچماتی ہوئی کار اسے

اپنا کوئی خواب لگ رہا تھا---سالوں پرانا ماڈل تھا وہ پھر بھی خوش تھی در حقیقت ---اسے بس اچھی گاڑی چاہیے تھی اور وہ اسے مل گئی تھی

! برانڈ نیو کار, جنت ستارا اب اپنی کار میں آفس جایا کریں گی واہ

کیسی لگی؟؟؟"معیز اسکے پاس چلا آیا---حسنہ بیگم بھی اندر سے آ گئیں"

جنت بیٹا پسند آئی کار"اسکی جانب دیکھتے ہی وہ اسکے گالوں سے پھوٹتی خوشی" محسوس کر گئیں تھیں

بہت اچھی ہے امی"وہ بچوں کی طرح بولی جیسے بچے نیا کھلونا دیکھ کر خوش ہوتے" ہیں

میں چائے دیکھ آؤں"وہ واپس اندر چلی گئیں"

ہمم تو وائف کو گفٹ پسند آ ہی گیا"اسکی گردن میں بازو حمائل کرتے اپنے" قریب گھسیٹتے بولا---جنت سر جھکا کر رہ گئی شرمیلی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا

www.novelsclubb.com

احاطہ کیا"اب مجھے بھی کوئی تحفہ دے دو"اسکی زلفوں سے چھیڑ خانیاں کرتے بوجھل لہجے میں فرمائش کی

معیز ہم گیراج میں کھڑے ہیں"وہ ہلکی سی آواز میں بولی"

چلواوپر چلتے ہیں"بازو اسکی گردن سے ہٹا کر ہاتھ تھامتے جلدی سے بولا"

نہیں---ہم ابھی لانگ ڈرائیو پر جائیں گے---مجھے اندر بیٹھ کر تو دیکھ لینے دیں"جنت جلدی سے بولی---ساتھ اپنا ہاتھ بھی کھینچ کیا

پہلے میرا گفٹ---پھر باقی سب کچھ"وہ اس معاملے میں بہت ضدی تھا"

یہ کیا بات ہوئی"جنت نے منہ بسورا---معیز نے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے"

مجھے کار کی چابی دیں میں نے اندر سے تو دیکھی ہی نہیں ہے"وہ اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتے بچوں کے طرح ضد کرنے لگی---معیز نے شریر سی مسکان کے ساتھ چابی اسکے سامنے لہرائی

لے لو" جنت نے ہاتھ آگے بڑھایا اس نے ہاتھ اوپر کر لیا جنت اُچھلی اس نے "
چابی دوسرے ہاتھ میں منتقل کر لی

معیز" وہ جھنجھلا کر چیخی "

میں تو نہیں دے رہا" لاپرواہی سے کہتے وہ اندر چلا گیا جنت اسکے پیچھے بھاگی "

امی انہیں کہیں میری گاڑی کی چابی دے دیں" اسے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ کر وہ "
کچن میں کھڑی حسنہ بیگم سے بولی---وہ وہیں سیڑھیوں کی دیوار سے ٹیک لگا کر
کھڑا اسے دیکھنے لگا

تم میری لے لو یہ تو میں اپنے لیے لایا ہوں" وہ چابی کو مزے سے اپنی پینٹ کی "
پاکٹ میں ڈالتا اسے جلا کر راکھ کر گیا

امیییی" اس نے مدد طلب نظروں سے انہیں دیکھا وہ کچن سے باہر نکل آئیں "

معیز مت تنگ کرو" شیشے کے گلاس میز پر رکھتیں اسے سیڑھیوں پر کھڑا دیکھ کر" سرزنش کرنے لگیں---وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

میں سچ کہہ رہا ہوں یہ میری گاڑی ہے" اسکے کہنے کی دیر تھی جنت تیزی سے" سیڑھیاں چڑھی وہ اسکے آگے چھلانگیں مارتا اپنے پورشن میں اپنے کمرے میں گھس گیا

معیز چابی دے دیں" وہ کمرے میں گھستی سختی سے بولی---وہ ہنوز اسے تنگ" کرنے کے موڈ میں کہنی کے بل بیڈ پر لیٹا تھا--پھر اپنی پاکٹ سے چابی نکال کر اسکے سامنے لہرائی---جنت غصے میں آگے بڑھی چابی اسکے ہاتھ سے کھینچی

ہونہہ" چابی لے کر ایسی اکڑ سے اسکی جانب دیکھا جیسے ورلڈ کپ جیت لائی ہو-" --دروازے سے باہر نکلی پھر اچانک مڑ کر واپس آئی اور چابی اسے دے ماری معیز نے سر جھکا لیا وہ پیچھے دیوار پر لگی

یہ آپ کی گاڑی کی چابی ہے---مجھے میری گاڑی کی چابی چاہیے "وہ اسکے پاس" کھڑی اب سچ مچ غصہ کرنے لگی---معیز اٹھا اور بُک شیلف کے اوپر بڑا بُکے اُٹھا کر لایا

"Its for you my love"

بُکے اسے پکڑایا---جسے بغیر کسی خوشی کے جنت نے پکڑ کر بیڈ پر رکھ دیا اور سفید نازک ہتھیلی اسکے سامنے پھیلا دی---معیز نے اسکی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا جنت نے غصیلی نگاہوں سے گھورتے اسکا ہاتھ ہٹایا

www.novelsclubb.com

"keys"

اسکی ایک ہی رٹ تھی

یہ لو بھئی "معیز نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے چابیاں نکال کر اسکے سامنے کیں--" -جنت نے اُچک کر لینی چاہیں تو وہ پیچھے ہٹ گیا

معیز"دونوں مٹھیاں بھینچ کر آنکھیں میچ لیں"

لے لو"پھر وہ آگے آگے تھا اور جنت اسکے پیچھے پیچھے---معیز بیڈ پر چڑھ گیا---"

جنت نیچے کھڑی تھی وہ دائیں طرف ہوتی تو وہ بائیں طرف سے اُترنے لگتا---وہ

بائیں طرف ہوتی تو وہ دائیں سائیڈ سے جانے کو تیار ہو جاتا---پھر وہ بیڈ پر تھی اور وہ

نیچے جنت نے ایک ایک کشن اُٹھا کر اسے مارا---وہ انہیں کیچ کرتا اور واپس اسکی

جانب اُچھال دیتا

ہار مانی؟؟؟"اسے تھکا ہوا دیکھ کر بڑی ہی دلیرانہ اور فاتحانہ مسکراہٹ سے پوچھا"

مجھے نہیں چاہیے چابی"وہ روٹھ کر بیٹھ گئی"

ایزیو وش"بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا اسکے پاس بڑا تکیہ اُٹھا کر سر کے"

نیچے رکھا

"I really hate you"

وہ اُنگلی اُٹھا کر بولی

"I hate you too even more than you"

تکیہ سے اسکی گود میں سر شفٹ کرتے بہت سنجیدگی سے بولا

میں ناراض ہوں آپ سے "اسکا سر گود سے ہٹانا چاہا جو اُٹھ کے نہیں دے رہا تھا"

میں بھی "سکون سے آنکھیں موندے بولا"

آپ بہت برے ہیں "اسکے بال مٹھی میں لیتے کھینچے"

تم بھی "وہ اب بھی مطمئن تھا جنت کا دل چاہا اپنا سر پھاڑ لے"

www.novelsclubb.com

میں کل امی کے گھر جا رہی ہوں "اسنے اپنی پونی سے نکلتے بال کان کے پیچھے کرتے کہا

میں بھی ساتھ چلوں گا "مطلب کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا"

کیا چاہتے ہیں آپ؟؟؟ "وہ جھنجھلائی"

تمہیں "اس نے آنکھیں کھول کر جنت کو دیکھا"

میں آپ کے پاس ہی تو ہوں "معیز نے اسکا ہاتھ تھام لیا"

اور تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی, ساری زندگی, ہر دن, ہر لمحہ "معیز نے اسکی ہتھیلی اپنے لبوں پر رکھ لی

"you're very special to me, you're my breath, my world, my wife, my love, my everything"

اسکے ہاتھ کو اپنے گال پر رکھتے جذبوں سے چور لہجے میں اظہار کر رہا تھا یہ اسکی دیوانگی نہیں تو کیا تھی جنت نے اسے ہمیشہ اپنے حق میں بہتر سے زیادہ بہترین پایا تھا

"what I'm for you???"

معیز نے نگاہ اُٹھا کر اسکی جانب دیکھا جو کھوئی کھوئی سی کیفیت میں اسکے رخسار پر رکھے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی

چائے کا وقت ہو گیا ہے امی انتظار کر رہی ہوں گی "وہ اٹھنے کی تیاری کرتی بولی"

پہلے میری بات کا جواب دو "معیز نے اسکی کلائی تھام کر روکا"

کیا جواب دوں؟؟؟ ویسے بھی لڑکیاں اظہار کرتی اچھی نہیں لگتیں "اس کے "

جواب نے معیز کا سارا موڈ بگاڑ دی

gender یہ کس جاہل نے کہا تم سے؟؟؟ اب فیلینگز بیان کرنے میں بھی "

؟؟؟ عجیب بات ہے جب ایک شوہر اپنی بیوی سے اظہار discrimination

محبت کر سکتا ہے اور بیوی چاہتی ہے وہ ہر دن اس سے اپنی محبت بیان کرے تو شوہر کیوں نہیں چاہیں گے کہ ان کی وائف انہیں بتائے کہ وہ ان کیلیے کتنے اہم ہیں؟؟؟ یہ فلسفیانہ باتیں ہیں کہ اظہار کو زبان کی ضرورت نہیں ہوتی, جب آپ کو درد ہوتا ہے آپ بتاتے ہیں, جب آپ ہرٹ ہوتے ہیں شیئر کرتے ہیں تو جب آپ محبت

کرتے ہیں تو اسکا اظہار کیوں نہیں کرتے؟؟؟ یہاں آکر آپ کہتے ہیں کہ رویے سے جج کی جائے محبت---نصف سے زائد رشتے پیار و محبت کا اظہار نہ ملنے پر ہی اپنی کشش کھو دیتے ہیں پھر ایک مرجھائے ہوئے پھول کی مانند روندے چلے جاتے ہیں"معیز نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

جاؤ" تکیے میں منہ دے کر اوندھا کو کر لیٹ گیا وہی ضدی بچوں والا انداز"

میں نے تو نارمل سی بات کی تھی" جنت تذبذب کا شکار کھڑی رہ گئی---معیز کے" تکیے کے پاس پڑی چابی پر اسکی نظر پڑی فوراً جھک کر اٹھالی---ساتھ ہی اسکے کان کے پاس ہونٹ لا کر دھیمی سی آواز میں بولی

www.novelsclubb.com

" you are mine and I'll never leave you ,never ever"

اسکی خوبصورت آواز اور یہ جملے اسکی زندگی کا حسین ترین لمحہ تھا---جنت کہہ کر بھاگنے کو تھی مگر اسکا دوپٹہ معیز کے ہاتھ آگیا---اسے اپنے قریب کھینچ لیا---

جنت کے سارے بال آگے کو جھک آئے---معیز اسکے بے حد قریب تھا وہ نظر اُٹھا کر اسکا ایک ایک نقش بغور دیکھ سکتی تھی---معیز نے آہستگی سے اپنی اُنگلیوں سے اسکے چہرے کے اطراف میں بکھرے بال سمیٹے---ایک فسوں خیز لمحہ تھا دونوں کو جکڑے,اپنے سحر میں جذبات کے سمندر کی تہہ در تہہ سفر کر رہا تھا

"I'll never let you go"

اسکے قریب جھکتے بوجھل سی آواز میں کہہ رہا تھا---وہ کہہ رہی تھی وہ اسے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی اور وہ کہہ رہا تھا وہ اسے کبھی جانے نہیں دے گا اور وقت؟؟؟دریچے سے جھانکتے وعدہ وپیماں باندھتے دونوں نفوس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا---قسمت جیسے امتحان لینے کو تیار کھڑی تھی

****

اسکے باس نے دوسرے دن اس سے پوچھا تو وہ بہانے سے ٹال گئی مگر آج اسے لازمی معیز سے بات کرنی تھی وہ پورا دن اتنا مصروف رہتا تھا کہ جنت اسے کال تک

نہیں کر سکتی تھی یہ مصروفیت بھی تو جنت کو اعلیٰ طرزِ زندگی فراہم کرنے کیلیے تھی---آج رات جب وہ اکیڈمی کیلیے لیکچر تیار کر رہا تھا تو جنت اسکے لیے کافی کا مگ لیے اندر آئی

تھینک یو"اسکے ٹرے رکھتے ہی وہ عاجزی سے مسکرایا"معیز ایک ضروری بات" کرنی تھی آپ سے"وہ دوسری طرف سے آکر بیڈ پر بیٹھ گئی---معیز ٹانگیں لمبی کر کے ان پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے تھا

ہاں کہو"وہ ہنوز مصروف تھا---جنت نے اسے ساری بات بتادی جیسے جیسے وہ" بولتی جارہی تھی معیز کا دھیان کام سے ہٹتا جارہا تھا

سوری بٹ میں تمہیں بالکل یہ کام تجویز نہیں کروں گا برانڈ امبسیڈر کوئی اچھا کام" نہیں ہے میری نظر میں---تم اپنی فیلڈ تک محدود رہو"معیز نے صاف انکار کر دیا تھا"مگر-----"جنت نے اسے راضی کرنے کیلیے اب بحث تو کرنی ہی تھی

تم اگر یہ سوچ رہی ہو کہ جیسے پہلے ہماری کمپنی کیلیے تم نے ایک سپیچ دے دی تھی" تو اب بھی یہی کرو گی تو یہ تمہاری احمقانہ سوچ کے سواء کچھ نہیں ہے--- برانڈ امبسیڈر کا کام ایونٹ پر اپنی کمپنی کو پرزنٹ کرنا ہوتا ہے اور جس ایونٹ کی تم بات کر رہی ہو وہاں تم بالکل اپنا یہ مشرقی لباس نہیں پہن سکتی اور اُن کا ڈریس کوڈ مغربی طرز کا ہو گا---نہ تمہیں میلز کے ساتھ فرینک ہونے کی عادت ہے یہ تمہارے ٹائپ کا کام نہیں ہے--- تم صاف منع کر دو اپنے باس کو" اس نے سنجیدگی سے اختلاف کیا

بھی مل سکتی ہیں---نیٹ opportunities میرا ویزہ لگ جائے گا اور" ورک بڑھ جائے گا پھر باس کہہ رہے ہیں کہ جتنی پروموشن ہو گی اتنا مجھے کمیشن ملے گا" جنت ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی

اور پھر تمہیں ہو گیا پیسے کا لالچ" معیز نے کاٹ دار نظروں سے اسکی جانب دیکھا"

www.novelsclubb.com

سو جاؤ خاموشی سی ہر دوسرے دن میرا دماغ خراب کرنے بیٹھ جاتی ہو----پاگل"
ہوں جو ایسے ہی اپنی بیوی کو اُن کے ساتھ بھیج دوں بھلا کوئی فراڈ نکلے---ایک تو
خوبصورت بیویوں کے بھی بڑے نقصان ہیں" جنت نے گھور کر اسے دیکھا

بہت حور پری ہوں میں, نیلی آنکھیں سنہری بال ہیں جو میرے ساتھ ہی فراڈ"
کریں گے وہ--- مجھ سے زیادہ خوبصورت اور بولڈ گرلز ہیں آفس میں" اس نے
ناک چڑھا کر تنک کر جواب دیا

تو باس کو کہنا اُن میں سے ہی کسی ایک کو منتخب کر لیں" معیز نے لاپرواہی سے کہا"

معیز سوچیں تو" جنت نے اصرار کیا"

جنت چپ ہو جاؤ" وہ اب کی بار سختی سے بولا تو جنت منہ لٹکا کر اپنے تکیے پر سر"
رکھ کر لیٹ گئی

اگلے دن اس نے شام کو معیز کو کال کر کے اپنے آفس بلایا کہ اسے ارجنٹ کام ہے وہ ابھی بھی اپنی گاڑی نہیں لاتی تھی---معیز آیا تو جنت کے باس نے اسے اندر بلا لیا پھر اپنا پورا پلان اسکے سامنے رکھا کہ وہ تین دن کا سٹے کریں گے بس اور کون کون سی نامور شخصیات آرہی ہیں اسکے ساتھ انہوں نے اسے ایک لیڈی سے ملوایا جس نے جنت کی پوری ذمہ داری لی تھی---وہ کاروباری بندہ تھا معیز کو کنوینس کر کے ہی دم لیا پھر جنت کا پھولا منہ اور اسکی ضد سے تو وہ واقف ہی تھا

****

وہ آج جنت کیلیے شاپنگ کرنے جارہے تھے---معیز نیچے لانج میں اسکا ویٹ کر رہا تھا--حسنہ بیگم اسکے پاس بیٹھی تھیں

معیز بیٹا ایک بار پھر سوچ لو---اتنا اندھا اعتماد اچھا نہیں ہوتا---وہ جوان ہے" خوبصورت ہے اور" وہ کچھ جھجھک کر رُک گئیں

اور بڑی گاڑیوں, بنگلے کی شوقین پھر جا بھی دبئی رہی ہے اور ایسی تقریب میں" جہاں رئیس زادے آئیں گے "معیز کو ان کی ٹکڑوں میں کی گئی بات کا ایک لفظ نہیں سمجھ آیا"اُف مما آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں؟؟؟"اس نے اپنا سمارٹ فون نکالتے پوچھا---جنت کو مس کال ماری

"تم خود کیوں نہیں چلے جاتے ساتھ؟؟؟"

مما میں کیسے چلا جاؤں پہلے دو بار کمپنی کی طرف سے ہی گیا تھا پھر ابھی جنت کیلیے" گاڑی لی ہے اُسکا قرضہ بھی ادا نہیں کیا---بینک اکاؤنٹ بھی ساتھ نہیں دے رہا--- -آپ بے فکر رہیں میں اپنی تسلی کر کے آیا ہوں میرا ایک دوست اور اُسکا گروپ بھی جا رہا ہے اُس میں موجود لڑکیوں سے میں نے جنت کا رابطہ کروا دیا ہے--- ایسے ہی تھوڑی بھیج رہا ہوں پھر اسکا دبئی دیکھنے کا شوق بھی پورا ہو جائے گا" وہ بے فکر تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتیں جنت سیڑھیوں سے آتی نظر آگئی

شاپنگ کرتے انہیں کافی وقت ہو گیا تھا---رات کے بارہ بج رہے تھے وہ جنت کی نئ گاڑی میں آئے تھے---یہ ایک سنسان روڈ تھا---معیز اسے پچھلے تین ہفتوں سے ڈرائیونگ سکھا رہا تھا اب وہ اس قابل تھی کہ صاف سڑک پر ڈرائیو کر سکتی---جنت نے معیز کو ڈرائیونگ سیٹ چھوڑنے کا کہا اور خود دوسری طرف سے آکر اسٹیرنگ سنبھال لیا---سامنے سے آتی بائیک بالکل سیدھی کار سے ٹکراتی اگر معیز جنت کو ہٹاتا بریک نہ لگاتا---جنت آنکھیں میچے خطرے کے ٹل جانے کا اطمینان کر رہی تھی---معیز نے ابھی سکون کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ بائیک سوار اُترے اور ہینڈ گن نکال کر جنت پر تان دی---اسکے چہرے پر کوئی نقاب نہیں تھا ایک عام شہری تھا بالکل

www.novelsclubb.com

"چابی دو---گاڑی کی چابی دے نہیں تو یہیں کام تمام کر دوں گا" جنت نے چابی پر ---ہاتھ رکھا ہوا تھا مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

---جنت چابی دے دو" معیز گھبرا کر بولا"

اگر وہ ہلتا تو سامنے کھڑا آدمی کچھ بھی کر سکتا تھا فی الحال اس کے پاس ایک طاقت ور آلہ تھا جو کسی بھی انسان کو ایک لمحے میں اس دنیا سے غائب کر سکتا تھا آدمی نے ہینڈ گن کا پچھلا حصہ اسکے ماتھے پر مارا--درد کے باعث جنت کی چیخ نکل گئی---ساتھ ہی خون بھی رسنا شروع ہو گیا تھا---یہ سب لمحوں میں ہوا تھا معیز نے جلدی سے کار کی چابی نکال کر ان کے حوالے کر دی----وہ ایک سیکنڈ میں غائب ہو چکے تھے

"جنت"

"جنت"

معیز نے بے ہوش ہوتی جنت کو اپنے حصار میں لیا---رات کا وقت سنسان سڑک مدد ملنا بہت مشکل تھا مگر صد شکر وہ لوگ ان کے موبائل پیسے سب چھوڑ گئے تھے یہاں تک کہ جنت کی اُنگلی میں پہنی انگوٹھی بھی نہ اُتاری---معیز نے ایمبولینس کو کال کی اور جنت کا گال تھپکنے لگا مگر وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اسکے بازوؤں میں پڑی تھی---معیز کا دل بند ہوتا جا رہا تھا وہ بار بار اسکی نبض ٹٹول رہا تھا

چھوڑ جانے کی بات مت کرنا

دل دکھانے کی بات مت کرنا

مر نہ جاؤں کہیں جدائی سے

آزمانے کی بات مت کرنا

میں نے چاہا ہے مثلِ جاں تجھ کو

جاں جلانے کی بات مت کرنا

گر بچھڑنا نصیب ٹھہرے بھی

www.novelsclubb.com

دل سے جانے کی بات مت کرنا

بنکے رہنے دے خاک قدموں کی

تُو اڑانے کی بات مت کرنا

بھول جانا تجھے نہیں ممکن

سو بھلانے کی بات مت کرنا

کب سے بیٹھا ہوں راہ میں تیری

تُو نہ آنے کی بات مت کرنا

شہرِ جاناں کی خاک سرمہ ہے

نہ لگانے کی بات مت کرنا

پھول گجروں کی ٹھیک ہے لیکن

تارے لانے کی بات مت کرنا

www.novelsclubb.com

جو بھی کہنا ہے تم کہو خود سے

اس زمانے کی بات مت کرنا

رو چکی ہیں بہت مری آنکھیں

اب رلانے کی بات مت کرنا

بعد صدیوں کے آج آئے ہو

پھر سے جانے کی بات مت کرنا

مٹی کے ان بتوں کے قدموں میں

سر جھکانے کی بات مت کرنا

مجھکو جلنا ہے یونہی صحرا میں

تم بچانے کی بات مت کرنا

روٹھ جاؤں بلا سبب جو میں

www.novelsclubb.com

تو منانے کی بات مت کرنا

عشقِ رفتہ کے زخم باقی ہیں

یہ مٹانے کی بات مت کرنا

جسکو بھولا ہوں مشکلوں سے بہت

اس فسانے کی بات مت کرنا

مرنا مشکل ہے موت سے پہلے

جاں سے جانے کی بات مت کرنا

عشق کے جلتے اس الاؤ کو تم

بجھانے کی بات مت کرنا

آخر ش تم سے اتنا کہنا ہے

دور جانے کی بات مت کرنا

www.novelsclubb.com

****

مجھے کچھ نہیں کھانا مجھے کسی سے بات نہیں کرنی "معیز اسکے لیے کھانا لایا تھا مگر"

---وہ مسلسل روئے جا رہی تھی

رات ہسپتال میں گزری تھی صبح اسے ڈسچارج کیا تھا ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسے پیار سے ڈیل کریں اسے گہرا صدمہ پہنچا ہے پھر معیز نے ان سے جنت کی گاڑی کو لے کر ضد اور خوشی کا ذکر کیا تو ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ یہ وقت اس کیلیے بالکل ایسا ہے جیسے ہمارے لیے ہماری کسی عزیز چیز کا چھن جانا

کیوں نہیں کھانا؟؟؟ میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا تو کھانا تو پڑے گا" وہ کسی بچے" کی طرح پچکار رہا تھا اسے روٹی کا نوالہ بنا کر اسکے منہ کی طرف لے کر گیا جنت نے منہ موڑ لیا

ایک بے جان شے ء کیلیے کیوں اپنے آپ کو تکلیف دے رہی ہو" معیز عاجز آ گیا تھا" اسکے رویے سے

میں اب رو بھی نہیں سکتی اس پر بھی آپ کو پرابلم ہے" وہ آنکھوں میں سیلاب" لیے بیٹھی تھی ہاتھ سے گال صاف کرتی بولی

ہے پرابلم, تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا اتنی پیاری آنکھوں کو رلانے کا"اسکے گال"
اپنے انگوٹھے کی مدد سے خشک کرتے پیار سے بولا

ایک گاڑی تھی وہ بھی چھین لی اللہ تعالٰی نے مجھ سے, میرے اتنے دنوں کی محنت"
اور جو لوگ اتنا حرام کماتے ہیں اللہ تعالٰی ان کو اور نوازتا ہے"وہ سچ مچ صدمے کا
شکار ہو چکی تھی

بہت بری بات ہے جنت, اتنا کمزور ایمان ایک چھوٹی سی آزمائش نہیں برداشت"
کر پا رہی تم؟؟؟اللہ کی تقسیم سے اختلاف کر رہی ہو؟؟؟میں نے تمہیں اتنا احمق
تصور نہیں کیا تھا---توبہ کرنی چاہیے ہے تمہیں"معیز کو اسکی بات بہت ناگوار
گزری تھی

میری ہی آزمائش مقصود تھی"وہ بڑبڑائی"

اپنے پیارے بندوں کو ہی آزمائش کیلیے چنتا ہے وہ"معیز کے پاس اسکے ہر شکوے"
کا جواب تھا

میرے نصیب میں امیر ہونا ہے ہی نہیں---"جنت مایوسی سے بولی---معیز"

اسکے سامنے سے اٹھ کر اسکے برابر بیٹھ گیا پھر اسکے شانے کے گرد اپنے بازو

پھیلاتے اپنے ساتھ لگایا"اتنی امیر ہو تم,اتنا پیارا گھر ہے تمہارا,اتنا اچھا لائف

پارٹنر ہے,ایک مکمل انسان ہو,روزکا رزق ملتا ہے تمہیں اور کیا چاہیے"وہ الفت و

چاہت سموئے کسی بچے کی طرح اسے سمجھا رہا تھا

مگر یہ سب تو بہت سے لوگوں کے پاس ہے"وہ اسکی شرٹ سے آنکھیں رگڑتی"

شکایتی انداز میں بولی---اسکی حرکت نے معیز کا دل گدگدایا

بہت سے لوگوں کے پاس یہ بھی نہیں ہے اور معیز جیسا شوہر تو صرف جنت کے"

پاس ہے"وہ بھی اپنی خوبیوں سے واقف تھا ہمارے معاشرے میں معیز جیسا مرد

کسی نعمت سے کم نہیں تھا---بلکہ بہت بڑی نعمت تھا جو اللہ تعالٰی نے صرف اسے

عطا کیا تھا

آپ کے ہونے سے میں امیر تھوڑی ہو گئی ہوں---رہتے نہیں بل گیٹس کہیں"
کے "جنت اس سے الگ ہوئی

"---میں خوبرو جوان وہ ساٹھ سال کا بڈھا"

چلو مل کر بل گیٹس کو کڈنیپ کر لیتے ہیں "خود ہی آئیڈیا دینے لگا"

اُس سے کیا ہو گا؟؟؟" جنت نے گھورا"

تاوان میں پچاس بلین ڈالر مانگ لوں گا تمہارے لیے "وہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں"
میں شرارت ناچ رہی تھی---جنت نے کشن اٹھا کر اسکے بازو پر دے مارا

پسند نہیں آیا میرا آئیڈیا؟؟؟" وہ کشن اس سے پکڑ کر بولا "بہت ٹھنڈا جوک"
تھا" اس نے ناک چڑھائی

"ویسے بل گیٹس کیوں چاہیے تمہیں؟؟؟"

اسکا بیٹا چھوٹا ہے نا ابھی 1999 کی پیدائش ہے---اُسکے بارے میں سوچنا مشکل "
ہے "جنت نے وجہ بتائی معیز نے اسکی چٹیا کھینچ کر اپنے بازو پر لپیٹی

(بل گیٹس کی دولت چاہیے تمہیں, بل گیٹس نہیں)وہ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں
سکا---جنت کے سامنے اُسکی ذات کا منفی پہلو وہ چاہ کر بھی نہیں رکھ پایا

جان لے لوں گا تمہاری اگر میرے سوا کسی کا خیال بھی آیا تمہارے دل میں تو""
چٹیا کو جھٹکا دے کر اسے خود سے قریب کرتے عجیب دھونس بھرے لہجے میں بولا

کھانا ٹھنڈا کر دیا آپ نے "جنت نے اسکا دھیان کھانے کی جانب دلایا"

میں نے ایف آئی آر درج کروادی ہے---ان شاءاللہ گاڑی مل جائے گی اور تم "
نے اگر اپنا بی ہیویر نہیں تبدیل کیا تو میں تمہارا دبئ جانا کینسل کر دوں گا" وہ دھمکا
رہا تھا-- کھانے کو نظر انداز کر دیا

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ مجھے بلیک میل نہ کریں" وہ فوراً کھانے کی ٹرے کی جانب متوجہ ہو گئی معیز اسکے اتنا جلد مان جانے اور اپنی چالاکی دونوں پر ہی مسکرا دیا

****

گاڑی والے واقعے کو ہفتہ گزر گیا تھا جنت کی مایوسی بڑھتی گئی تھی مگر وہ معیز سے اسکا اظہار نہیں کر سکی---آج اسکی فلائٹ تھی---اپنی پیکنگ وہ پہلے ہی مکمل کر چکی تھی---اسکا ٹریولنگ بیگ بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا معیز اور جنت بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے ایک دوسرے کی جانب مڑ کر بیٹھے تھے---معیز نے اسکا بایاں ہاتھ تھام رکھا تھا سر جھکا ہوا تھا---اسکی انگوٹھی کو انگلی میں گھما رہا تھا---جنت کی نظریں اسکے گھنے بالوں پر ٹھہری ہوئیں تھیں

میں تمہیں بہت مس کروں گا" وہ اسکی جانب دیکھے بغیر انگوٹھی سے کھیلتا بول رہا تھا

میں بالکل نہیں چاہتا تم مجھ سے دور جاؤ" وہ بہت دیر بعد دوسرا جملہ بولا"

تین دن کی ہی تو بات ہے" جنت خود بھی تھوڑی اُداس ہو چکی تھی مگر دبئ جانے" کی خوشی اپنی جگہ قائم تھی---معیز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا---نچلا ہونٹ دانتوں میں لیے وہ سر ہلا رہا تھا پھر ہونٹ بھینچ لیے

کاش آپ میرے ساتھ جا سکتے" جنت نے اسکی شرٹ کے بٹن چھیڑتے مدھم" آواز میں کہا

وہ دن بھی جلد آئے گا"معیز پُر اُمید تھا"

(شاید ہی کبھی آئے)جنت دل میں سوچ کر رہ گئ

دیر نہ ہو جائے----ہمیں نکلنا چاہیے"جنت نے دیوار گیر گھڑی کی جانب" دیکھتے کہا تو معیز نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا---جنت کا کان بالکل اسکے دل کے مقام پر تھا---اُسکے دل کی دھڑکن بہت تیز تھی بہت زیادہ تیز

میری دھڑکنوں کی آواز سُن رہی ہے "اسکے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے" سرگوشی میں بولا---جنت کسمسائی "تم دور جا رہی ہو---یہ بے قرار ہو رہی ہیں--تمہاری قربت ہی میری دھڑکنوں کو قرار دے سکتی ہے اور تم ہو کہ ہر وقت فاصلوں کی بات کرتی ہو "اسکے پرفیوم کی خوشبو جنت کے نتھنوں میں گھسے جا رہی تھی---ان بازوؤں کی حدت کو وہ بھلا کبھی بُھلا سکتی تھی؟؟؟

دل کی دھڑکن کے پیامات سے ڈر جاتے ہیں

عمر ایسی ہے کہ ہر بات سے ڈر جاتے ہیں

خشک پتوں نہ گرو ٹھہرے رہو شاخوں پر

وہ اندھیروں کی ملاقات سے ڈر جاتے ہیں

آئی لو یو "معیز نے گھیرا مزید تنگ کر دیا---جنت اسکے حصار میں مقید سینے" سے ٹکریں مارتے دل کو قابو کرنے میں ناکام ہو رہی تھی معاً کمرے میں سمارٹ

فون کا شور مچا---جنت نے بمشکل اسکا حصار توڑا---اسکا گروپ ائیر پورٹ کیلیے نکل چکا تھا

****

معیز اسکے ساتھ ائیر پورٹ گیا وہاں اسکے باس اور پوری ٹیم سے ملاقات ہوئی کوئی آٹھ لوگ تھے---جن میں جنت کو ملا کر تین لیڈیز تھیں---ان کی فلائٹ کی اناؤزمنٹ ہو رہی تھی---معیز نے جنت کا ہاتھ مزید زور سے پکڑ لیا"ایسا کیوں لگ رہا ہے تم بہت دور جا رہی ہو؟؟؟"جنت کو لگ رہا تھا ابھی اسکی آنکھیں جھلک پڑیں گی اور یہ وقت تھا جب جنت کی بھی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں---جگہ کا اور لوگوں کا لحاظ کیے بغیر معیز نے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا---جنت رونے لگی--معیز کی بھی آنکھیں نم تھیں وہ اسکے بال چوم رہا تھا---اناؤزمنٹ پھر ہونے لگی "جنت"اسکی کولیگ نے آواز لگائی---معیز نے اسکے گرد سے اپنے بازو ہٹا لیے مگر وہ اسکی شرٹ بھینچے اسکے سینے میں سر چھپائے سسک رہی تھی

جنت تمہاری فلائٹ نکل جائے گی "معیز اب پریشان ہو گیا---اسے بمشکل خود" سے الگ کیا اسکے آنسو صاف کیے

چلو بھاگو نہیں تو یہ تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے "وہ نم آنکھوں سے ہنس رہا تھا"

سب انٹرنس کی جانب جاتے جاتے انہیں مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے---معیز جنت کا بیگ لے کر اسے انٹرنس تک چھوڑ کر آیا----ائیر پورٹ پر موجود کافی لوگ ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے---معیز نے باقاعدہ اسے ہاتھ ہلا کر بائے بائے کہا وہ اندر کی جانب جاتی ہنس دی

واپسی پر اسے اپنا آپ بہت خالی خالی لگ رہا تھا---جیسے کوئی اسکے جسم سے اسکی جان نکال کر لے گیا ہو---دل ڈر رہا تھا جیسے وہ اسے کھو چکا ہو

دبئی انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر جہاز کی محفوظ لینڈنگ کے بعد وہ نیلے رنگ کے سائن بورڈز کو فولو کرتے ایکسیلیٹرز کی جانب بڑھ گئے---جابجا لگے نیلے اور لال رنگ کے سائن بورڈز مسافروں کی رہنمائی میں اعلیٰ کردار ادا کر رہے تھے---سفید

رنگ کی ٹائلز سے جگمگاتا ائیر پورٹ نہایت صاف ستھرا تھا---وہ لوگ اب شٹل ٹرین کے انتظار میں کھڑے تھے اناؤنز منٹ کے مطابق اسے آنے میں دو منٹ کا وقت درکار تھا---جنت کو زیادہ تر یہاں انگریز ہی نظر آرہے تھے---شٹل کے آتے ہی وہ اس پر سوار ہو گئے جو سیدھا ایک پلیٹ فارم پر جا کر رکی تھی جہاں پر لگے نیلے رنگ کے سائن بورڈ پر بیگجِ کلیم لکھا تھا---دبئی انٹرنیشنل ائیر پورٹ اتنا وسیع تھا کہ انہیں امیگریشن کاؤنٹر تک پہنچنے میں بیس منٹ لگے تھا---ویزہ ہولڈرز کی لائن میں لگ کر باقی تمام کاروائی مکمل کرتے جنت کا دل دھڑکے جا رہا تھا---جب اسکے پاسپورٹ پر سب ٹھیک ہے کا اسٹامپ لگا تب جا کر اس نے ایک طویل سانس خارج کی---بیگج بیلٹ سے اپنا سفری سامان لے کر وہ کسٹم سے نکل آئے سامنے ہی ویٹنگ ائیریا میں سر لغاری اور ایونٹ مینجر طحٰہ موجود تھے---انہوں نے اپنی دو --گاڑیوں کے ساتھ ایک ٹیکسی بھی کروا رکھی تھی

www.novelsclubb.com

بہت سے لوگ دبئ کو ایک ملک سمجھتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے دبئ متحدہ عرب امارات کا سب سے بڑا شہر ہے جو اپنی تعمیرات و آرائش اور کھیلوں کی بڑی بڑی تقریبات کے باعث دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے

Dubai, the man made city!

یہ خیال صرف جنت کا نہیں بلکہ یہاں آنے والے ہر سیاح کا تھا کیونکہ دبئ قدرتی وادیوں اور پہاڑوں سے ڈھکا شہر نہیں بلکہ آرکیٹیکچر ہے! صرف اور صرف ---آرکیٹیکچر جو انسان کو مسحور کر کے رکھ دیتا ہے

سال دو ہزار میں یہاں آنے والے سیاحوں کی تعداد نے دنیا بھر کو دبئ کی طرف متوجہ کر دیا تھا--- تقریباً تین ملین وزیٹرز اس سال 1990 سے شروع ہونے والے دبئ کو سیر و سیاحت کے بین الاقوامی مرکز بنانے کے منصوبے کو دیکھنے - تشریف لائے تھے---دبئ دنیا کے پچیس مہنگے ترین شہروں میں بھی شمار ہوتا ہے

--

:دبئی کی عمارتیں صرف اور صرف ایک ہی جملہ کہتی نظر آتی ہیں اور وہ ہے

The One and The biggest One!

اور وہ یہ جملہ کیوں کہتی ہیں یہ جنت آپ کو بعد میں بتائی گی مگر اس وقت آپ چلیں سَم ویئر جہاں ملٹی نیشنل ڈیجیٹل میڈیا کمپنی کے اس گروپ کی تین دن رہائش کا انتظام پہلے سے ہی کیا ہوا تھا---ایک انٹر نیشنل کنونشن کیلیے ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا سٹے اتنا غیر معمولی نہیں تھا--- سم ویئر کی بلند بلڈنگ نے جنت کو خوش آمدید کہا تھا وہ مسحور کن سی اس الگ دنیا کو دیکھ رہی تھی---دبئی کا طرزِ زندگی اسلام کی عکاسی کرتا نظر آتا ہے مگر وہ غیر ملکیوں اور غیر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی دل سے خوش آمدید کہتے ہیں---

دو بیڈ روم کے اپارٹمنٹ میں سے ایک بیڈ روم میں وہ اور اسکی سینئر لیڈی کولیگ تحریم ٹھہرے تھے--- تحریم پہلے بھی اپنے شوہر کے ساتھ دبئی وزٹ کر چکی تھی اور انٹر نیشنل کنونشنز میں اسکی شرکت بھی کافی زیادہ تھی---

کمرے بہت بڑے بڑے تھے ان کی قد آدم کھڑکیوں سے سٹی سینٹر کے ساتھ آس پاس کے نظاروں سے بھی لطف اندوز ہوا جا سکتا تھا

جنت نے اپنا لباس منتخب کیا اور باتھ لینے واش روم چل دی--چاکلیٹ براؤن ٹائلز میں جڑے سفید بڑے بڑے بیسن اور اسی طرح کے جدید اسٹائل کے شاور روم کو دیکھ کر اس نے اپنے ماتھے پر ایک دھپ لگائی اور بال کھولنے لگی---دبئ جنت ستار کو خوش آمدید تو کہہ چکا تھا مگر اسکی ذہنی رو کو بری طرح بھٹکانے والا تھا

****

رات کی نیند لینے کے بعد صبح چائے/کافی کے ساتھ رفریشمنٹ کے بعد انہیں کانفرنس روم میں بلایا گیا تھا جو کہ ہاٹل کی جانب سے ایک بڑی سہولت تھی---

--فلاٹ لارج اسکرین ٹی وی بھی ہر روم میں موجود تھا

کنفرنس روم میں دو گھنٹے کی طویل میٹنگ میں آدھے گھنٹے کا لیکچر خاص طور پر جنت کیلیے تھا حالانکہ اس نے اپنے کسی انداز سے ظاہر نہیں کروایا تھا کہ وہ ان بلند عمارتوں

اور اس شاہی انداز سے مرعوب ہو رہی ہے مگر اسکی کلاس کو وہاں موجود ہر بندہ بخوبی جانتا تھا---اسے خاص طور تحریم نے ایک ہفتہ پہلے سے ہی انگلش ایکسنٹ کی کلاسز دینا شروع کر دی تھیں---وہ انگریزی اچھی بول لیتی تھی مگر ایکسنٹ پر کمال نہیں تھا مگر اب تو یہ مرحلہ بھی سر ہو چکا تھا---بلاشبہ اس کمپنی نے جنت ستار کو اچھا خاصا پالش کر دیا تھا

اٹس ڈن, اینی کوئیریز؟" باس نے تمام گروپ میمبرز پر ایک ایک نگاہ ڈالی سب " ---کے نفی میں سر ہلانے پر میٹنگ برخاست کر دی گئی تھی

کنونشن کا وقت صبح گیارہ سے شام سات بجے تک تھا---ابھی نو ہو رہے تھے ایک گھنٹے تک انہیں نکلنا تھا--- جنت کو کل سے اپنے فون کا ہوش نہیں تھا---وہ معیز سے مسینجر پر رابطے میں رہنے کا وعدہ کر کے آئی تھی---وائی فائی کی سہولت موجود تھی مگر اس نے ابھی تک کنیکٹ نہیں کیا تھا جسکی وجہ سے اسے معیز کی کالز ---کی نوٹیفکیشنز موصول نہیں ہوئیں تھیں

جنت !" وہ کنونشن پر پہننے کیلیے اپنا خاص خریدہ لباس نکال رہی تھی جب تحریم نے "
روم میں داخل ہوتے اسے آواز لگائی

یس" جنت نے لباس بیڈ پر رکھتے اسے دیکھا--- تحریم کے ہاتھ میں دو آؤٹ "
فٹس تھے جس میں سے ایک اس نے جنت کو تھمایا---وہ نیا پیک سیاہ رنگ کا پینٹ
کوٹ تھا

"what is it??? "

جنت نے نا سمجھی سے دریافت کیا

یہ تمہارا ڈریس ہے کنونشن کیلیے "انگریزی میں جواب آیا"

مگر کیوں؟ میں نے تو اپنا ڈریس خرید لیا تھا---یہ کس نے بھجوایا ہے؟" جنت "
نے غصہ ضبط کرتے پوچھا

یہ میں نے خریدا ہے تمہاری ذمہ داری میری ہے---مجھے پتا تھا تم ایشین ڈریس" ہی سیلکٹ کرو گی خیر جلدی سے چینج کر لو ہمیں دیر ہو رہی ہے" اپنے ازلی بے نیاز انداز میں اسے حکم دیا

"sorry! I can't wear this dress"

جنت نے سوٹ بیڈ پر ڈالتے کہا

ریزن؟" ایک ابرو اُٹھاتے پوچھا"

"----میں مغربی لباس نہیں پہنتی اور اتنی بولڈ ڈریسنگ"

www.novelsclubb.com

"It's formal"

تحریم نے اسکی بات کاٹی

آپ آرگیو کر کے ٹائم ویسٹ کر رہی ہیں مس تحریم, میں یہ ڈریس کو ڈفالو نہیں" کر سکتی" تحریم کو اب غصہ آنے لگا

ایکسکیوزمی مس جنت ! یہ کس ٹون میں بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے ؟"جب"
بات نہ بن پائی تو انہوں نے اپنے عہدے کا رعب جھاڑنا چاہا

بات فائنل ہے مس تحریم میں یہ ڈریس نہیں پہنوں گی---آپ باس سے بات"
کرلیں---"جنت اپنا لباس اُٹھا کر واش روم میں گھس گئی-- تحریم نے غصے سے
اپنے کرل لگے بالوں میں سے بڑے بڑے کرل نکال کر ڈریسنگ پر پٹخنا شروع
---کیے

اب جنت اس حلیے میں کنونشن اٹینڈ کرے گی؟ کتنی شرمندگی ہو گی"تحریم کو"
سخت کوفت ہو رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ جنت اس طرح کی کوئی حرکت بھی
کر سکتی ہے اُسے خود اندازہ ہونا چاہیے تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے اور کسے پریزنٹ
---کر رہی ہے

جنت سیاہ رنگ کے کھلے اسٹائلش فلازو پر گھٹنے سے اوپر اسی رنگ کی قمیض زیب تن
کیے ہوئے تھے---ٹشو کے کپڑے کے پھولوں کی ٹیڑھی سی بیل شرٹ پر بنی

تھی---دائیں کندھے پر سادہ شیفون کا سیاہ رنگ کا دوپٹہ ڈال رکھا تھا جسکے کناروں پر کروشیہ ہوا تھا---ڈریس تو یہ بھی برا نہیں تھا مگر وہی اگر فارمل نظر آنا ہے تو انگریزوں کی طرح پینٹ کوٹ لازمی ہے

ہونہہ, تم پاکستانی شادی اٹینڈ کرنے نہیں جا رہی جنت "تحریم نے اس پر طنز کیا"

جسے جنت نے بالکل نظر انداز کرتے اپنا اُترا ہوا لباس تہہ لگانا شروع کر دیا

****

طٰہٰ نے ان دونوں کو پِک اپ کرنا تھا---وہ یہاں سے سیدھا

Grand hayatt dubai convention centre

پہنچے تھے---اس فائیو سٹار وینیو میں تقریباً پانچ ہزار سکوائر کلو میٹرز پر مشتمل ایک وسیع میٹنگ روم میں داخل ہوتے تک جنت کی نظریں بس عمارت کے انٹریئر, آرکیٹیکچر, کلر اسکیم کو ہی سراہتی رہی تھیں--- مکمل ائیر کنڈیشنز کنونشن سینٹر کو

سیاہ اور ہلکے سکن کلر کی تھیم سے ڈیکوریٹ کر رکھا تھا--- ترتیب میں لگی سیاہ رنگ کی کرسیاں اور ڈارک براؤن, سکن انٹریئر بہت بھلا لگ رہا تھا--- طحٰہ نے دو تین بار تعجب سے جنت کو اس مشرقی لباس میں دیکھا تھا جبکہ آنے والی مہمان خواتین میں سے چند عورتیں برقعے پہنے ہوئے تھیں اور کچھ مرد حضرات پینٹ کوٹ کے بجائے سفید لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھے عورتوں نے اسکارف لیے تھے جبکہ ان کے مرد سرخ چیک والا رومال غترہ اوڑھے ہوئے تھے لیکن زیادہ تعداد بیرون ممالک کے سافٹ ویئر کمپنیز کی تھیں جو نئی نئی ڈیجیٹل مارکٹنگ کو فروغ دے رہی تھیں-- -زیادہ تر لیڈیز نے سیاہ رنگ کے پینٹ کوٹ ہی پہن رکھے تھے تحریم کی طرح--- جبکہ اٹینڈیز میں بھانت بھانت کی بولیوں والے رنگ برنگے ملبوسات میں آن موجود تھے--- لیکن جنت ان سب میں واضح تھی اپنے مشرقی حسن و انفرادیت کی ---بناء پر

www.novelsclubb.com

دبئی کے لوگ عربی بولتے ہیں جبکہ انگریزی سمجھنے اور بولنے والوں کی تعداد بھی ---لگ بھگ اتنی ہی ہے

دوسری کمپنیز کی برینڈ امبیسیڈرز کو دیکھ دیکھ کر تحریم کا بی پی لو ہوا جا رہا تھا-- کانفیڈنٹ انداز اور ہر کسی سے بے تکلفی سے ہم کلام ہوتیں خواتین جلد ہی اپنی کمپنیز کا تعارف کروا چکی تھیں ایک جنت ہی کرسی سے چپک کر بیٹھی تھی--- تحریم ---کو بے تحاشا غصہ چڑھ رہا تھا

طٰہٰ سرکب تک آئیں گے ؟" تحریم نے انتظامات سنبھالتے طٰہٰ کو مخاطب کرتے" کہا جو اپنے فوٹو گرافر کو ہدایات دے رہا تھا

بس تشریف لاتے ہوں گی---آپ ذرا ہیلو ہائے تو کریں سب سے--" طٰہٰ نے" بھی جنت کی احمقانہ حرکت محسوس کی تھی

کیا ہیلو ہائے کروں ؟اس کا اٹیٹیوڈ دیکھا ہے باس نے ؟یہ یہاں کرنے کیا آئی ہے" اسے کچھ نہیں پتا---" تحریم دبے دبے غصے میں کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

آپ گائیڈ کریں کہ اٹینڈیز کے ساتھ انٹریکشن ڈولپ کرے "طحٰہ نے اسے "
مفت مشورے سے نوازا--- تحریم تیسری قطار میں لگی کرسیوں میں سے ایک پر
براجمان جنت کے پاس آئی جو آس پاس نظریں گھمائے تقریب میں شرکت کرنے
والے لوگوں کو دیکھ رہی تھی

تم پاکستان کی ایک بڑی ملٹی نیشنل ڈیجیٹل میڈیا کمپنی کی برانڈ امبیسیڈر ہو---"
شاید تم اپنا یہاں آنے کا مقصد بھول گئی ہو" تحریم نے کچھ کھردرے لہجے میں کہا
ابھی کنونشن سٹارٹ کہاں ہوئی ہے---" جنت ناسمجھی سے بولی"

تمہیں یہاں سپیچ نہیں دینی--- یہاں اٹینڈیز سے بات کرنی ہے اپنی کمپنی کو"
پروموٹ کرنا ہے اور اٹھو اب جہاں گروپس میں لوگوں کو بات کرتے دیکھو گھس
جاؤ اور اپنی کمپنی کو متعارف کرواؤ--- میری ٹاک سے پہلے تک سب کو یہاں
ہماری کمپنی کا نام حفظ ہو جانا چاہیے اوکے؟" تحریم نے وہی سب دھرایا جو وہ کل
سے جنت کو بتا رہے تھے--- جنت کچھ نروس سی اپنی سیٹ چھوڑ کر کھڑی ہوئی

میں تو ان کو جانتی بھی نہیں ہوں کیسے ان میں گھس جاؤں؟"اس نے سامنے" سات آٹھ پروفیشنلز کے گروپ کو کسی بات پر بحث و تکرار کرتے دیکھ کر سوچا

---جاؤ"تحریم نے آنکھیں نکالیں"

جنت چیونٹی کی رفتار سے اس ٹولے کے پاس پہنچی---جہاں ایک تیس پینتس سالہ سنہری بالوں والی انگریز عورت اپنی سافٹ ویئر کمپنی کو پروموٹ کر رہی تھی---اسکے آتے ہی ایک آدمی نے گروپ میں اسکے کھڑے ہونے کی بھی جگہ بنائی تو وہ راویتی مسکراہٹ سے اسکا شکریہ ادا کرتی عورت کو سننے لگی تب اسے پتا چلا وہ ملائشیا سے آئی ہے---بات سے بات نکلی جنت نے بھی مارکٹنگ میں اپنی کمپنی کے کارنامے سُرخ کرنے شروع کیے---پہلے وہ گھبرائی تھی مگر پھر ان کے ساتھ نے

---بتایا وہ کسی اور ملک سے تعلق رکھتے ہیں, سیارے سے نہیں

ایک کے بعد ایک گروپ کے ساتھ بات چیت میں پروموشن بھی کی اور نالج بھی بہت اکٹھی کی تھی اس نے---کنونشن اپنے عروج پر تھی تحریم نے مارکٹنگ کے

حوالے سے اپنی کمپنی کی ڈیمانڈز کو کافی بڑھا چڑھا کر بتایا تھا--- جنت بغور اسے سُن رہی تھی جب طحٰہ نے باس کا پیغام دیا کہ وہ اسے دائیں طرف والی دوسری قطار میں بلا رہے ہیں جنت اپنا دوپٹہ سنبھالتی سر ہلا کر اُٹھ گئی--- باس نے پہلے تو اسے سر سے پیر تک ناگواری سے دیکھا پھر اپنے پہلو میں پڑی خالی نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کیا--- سامنے تحریم کی ٹاک سنتے ہی انہوں نے جنت سے وہاں موجود کمپنیز کی ڈیٹیلز نکلوالی تھیں--- جو کی پوائنٹس جنت نے انہیں بتائے تھے وہ ان کا سٹریس لیول بڑھانے کیلیے کافی تھے-- ان کی سڑی شکل جنت کا بھی بی پی لو کیے دے رہی تھی ---

www.novelsclubb.com

تحریم اپنی ٹاک مکمل کر کے ہٹی تھی حاظرین اس سے سوال وجواب کر رہے تھے --- کہ اسی دوران تمام فوٹو گرافرز انٹرنس کی جانب بڑھنے لگے

سامنے سے ہی چالیس سال کی عمر کے لگ بھگ ایک پر کشش و سمارٹ شخصیت کا مالک شخص اپنی ٹیم کے ساتھ اندر داخل ہو رہا تھا اسکے آس پاس موجود مرد حضرات --- بھی سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے

سر! ابراہیم حسین "طحٰہ تیزی سے باس کے پاس آیا---وہ سیٹ سے کھڑے" ہو گئے پلٹ کر دیکھا فوٹو گرافرز تیزی سے کھٹا کھٹ تصویریں اُتار رہے تھے

ابراہیم حسین مہر بے نیازی سے دائیں طرف موجود پہلی قطار میں آکر بیٹھ گیا--- اسکے مینجر سے جنت کی پہلے ہی ملاقات ہو چکی تھی

تو یہ ہے ابراہیم حسین مہر "جنت کے ذہن میں ایک ساٹھ سالہ بڑے سے پیٹ کا" شخص تھا جبکہ حقیقت میں وہ ایک سوٹڈ بوٹڈ اور پر کشش شخصیت کا مالک تھا--- اسکی رنگت بہت زیادہ صاف تھی---جب ٹی ٹائم ہوا تو اسکے باس نے کہا

"Lets go jannat you have to met with Ibrahim hussain"

وہ تیزی سے اپنی نشست چھوڑ کر کھڑے ہوئے جنت بھی ان کے پیچھے تیزی سے چل دی---اس سے پہلے کہ کوئی اور ابراہیم حسین کی کرسی تک پہنچتا اسکے باس نے اسے گھیر لیا---بہت ہی فرینک انداز میں سلام دعا کرنے لگے---جنت ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی---ابراہیم حسین تیس سیکنڈ میں تین بار جنت کی جانب --دیکھ چکا تھا

"She's jannat, our brand ambassador"

باس کے تعارف کروانے پر جنت نے مسکان لبوں پر سجائی جبکہ ابراہیم حسین نے مصافحے کیلیے ہاتھ بڑھادیا---جنت شش و پنج میں مبتلا اسے دیکھنے لگی پھر وقت و جگہ کا احساس کر کے اس نے بمشکل دو انگلیاں مقابل کے بھرپور مردانہ ہاتھوں سے ٹچ کیں

"Nice to see you girl"

ہلکی ہلکی سیاہ مونچھوں تلے ہونٹ مسکرائے--- جنت کو اسکے دیکھنے سے عجیب ---اُلجھن ہو رہی تھی

آپ ہمارے بینک ایڈز میں کیوں نہیں آتیں؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا--" - جنت کو اس عجیب سوال کی منطق سمجھ نہیں آئی جبکہ باس قہقہہ لگاتے ہنسنے لگا

"Seriously! We need such pretty faces"

ابراہیم حسین نے اسکے باس کی جانب دیکھتے اپنی بات پر زور دیتے کہا--- جنت نے ہاتھ مسلے

"what's your thoughts about it?"

اب وہ براہِ راست جنت سے مخاطب تھا-- جسکی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے کیا آفر کرنا چاہ رہا تھا

"She's a conservative girl."

باس کے غیر سنجیدہ انداز پر ابراہیم حسین نے گہری تنقیدی نگاہیں اسکے سراپے کے آر پار کیں--

"I see"

"ابراہیم حسین کے مینجر نے اسکے قریب ہوتے کچھ کہا تو وہ ایکسکیوز کرتا سر!"

---دوسری جانب کھڑے کچھ ڈیجیٹل مارکٹنگ کی کمپنیز کے سی ای اوز سے ملنے لگا

جنت نے باس کی جانب دیکھا جن کی کچھ دیر پہلے والی سڑی شکل پر اب اطمینان سا رینگ رہا تھا پھر جنت کو مخاطب کیے بغیر وہ طٰہٰ کے ساتھ رفریشمنٹ ایریا کی جانب چل دیے---جنت بھی تحریم کے ساتھ اُسی طرف چل دی---

ٹی ٹائم کے دوران ہی جنت نے اپنے باس کو ایک بار پھر ابراہیم حسین سے گفتگو کرتے دیکھا تھا

****

ہوٹل پہنچتے ہی جنت نے شاور لیا اور بستر میں گھس گئی---اچانک ہی اسے معیز کا خیال آیا تھا کل سے وہ اتنے مصروف تھے کہ اسکے دماغ نے اتنا بھی کام نہ کیا کہ وہ اسے اپنے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دے دے---معیز نے جس گروپ کے حوالے اسے کیا تھا وہ کسی اور ہوٹل میں ٹھہرے تھے---جنت نے تحریم سے نیٹ کا پاسورڈ معلوم کیا اور مسینجر چیک کرنے لگی---معیز کی لاتعداد کالز تھیں--- مسیجز بھی تھے

اس نے تیزی سے وائز کال بھیجی---دبئی اور پاکستان کی ٹائمنگ میں ایک گھنٹے کا فرق تھا اگر یہاں آٹھ ہو رہے تھے تو وہاں یقیناً نو بج رہے ہوں گے---وہ گھر پہنچ چکا ہو گا شاید نماز----جنت کے لب ہولے سے ہِلے

نمااااز---"اس نے اپنے ماتھے پر دھپ رسید کی کل سے اس نے ایک بھی نماز" نہیں پڑھی تھی اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس نے اپنے ساتھ موجود افراد میں سے کسی کو نماز پڑھتے یا نماز کیلیے فکر مند ہوتے بھی نہیں دیکھا تھا---اسے اپنی

www.novelsclubb.com

غفلت پر شدید شرمندگی ہوئی بیس منٹ بعد معیز کی کال آنے لگی---جنت نے ---لیٹے لیٹے ہی کال اٹینڈ کی

ہیلو جنت؟"بے قراری سے پوچھا گیا---پورے ایک دن بعد جنت اسکی آواز" سُن رہی تھی

اسلام وعلیکم!کیسے ہیں آپ؟"جنت نے ہونٹ کاٹتے پوچھا"

اُداس--"صاف وکھرا جواب آیا تھا ہمیشہ کی طرح"

امی کیسی ہیں؟"جنت نے پہلو بچایا"

مما؟ٹھیک ہیں---تمہیں یاد کر رہی تھیں---آج شام کی چائے بھی نہیں پی" اُنہوں نے تمہارے بغیر---"وہ بوجھل آواز کہہ رہا تھا

بس دو دن کی ہی تو بات ہے"جنت نے دلاسا دیا"

"کانفرنس ہو گئی؟"

دو دن کی کانفرنس ہے---ایک آج کا دن تھا اور ایک کل---"جنت نے بتایا"

پھر تین دن کا سٹے کیوں؟"اس نے اپنے مطلب کی بات پوچھی"

ایک دن کلائنڈ سے ملنے کا رکھا ہے مے بی"جنت نے اندازہ لگایا"

اُففففف آئی رئیلی مِس یو--"معیز اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا بولا-"

--شادی کے بعد یہ پہلا اتفاق تھا کہ معیز نے اسکے بغیر رات گزاری تھی

میں کیا کر سکتی ہوں اب؟"وہ اُنگلیاں مروڑتی بولی جیسے وہ اسکے سامنے بیٹھا کہہ رہا"

ہو

مجھے مِس تو کر سکتی ہو نا یا اُس کیلیے بھی وقت نہیں ہے تمہارے پاس؟"اسکی شکوہ"

کناں آواز جنت کی سماعت سے ٹکرائی

ہیلو!"کافی دیر تک کوئی جواب نہ پا کر معیز نے دوبارہ پکارا"

جی؟جی جی سُن رہی ہوں--"جنت گڑبڑائی"

کیا ہوا؟ کہاں گم ہو گئی؟"معیز نے پوچھا--- جنت جو کروٹ کے بل لیٹی تھی" سیدھی لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی

سوچ رہی ہوں کاش میں دبئی گھوم سکتی---"معیز سوچتا ہی رہ گیا کہ اُس نے یہ" کیوں نہیں کہا کہ کاش میں آپ کے ساتھ دبئی گھوم سکتی---اسے دبئی گھومنا تھا وہ ---کسی کے ساتھ بھی گھوم سکتی تھی

اب بھی دبئی ہی گھوم رہی ہو"معیز نے کچھ طنزیہ انداز میں کہا"

ہونہہ, کیسا گھومنا آج بھی پورا دن کانفرنس, کل بھی اور تیسرے دن بھی کوئی نہ" کوئی کام یا ایونٹ---آپ تو یوں کہہ رہے ہیں جیسے میں یہاں وکیشنز گزارنے آئی ہوں--"جنت کلس کر بولی

اب کیا کروں میں؟اپنا گردہ بیچ دوں تمہیں دبئی گھمانے کیلیے؟"معیز نے تپ کر" پوچھا

اُس سے بھی کچھ نہیں ہونے والا---"جنت بڑبڑائی"

کیا کہہ رہی ہو؟"معیز اسکی بڑبڑاہٹ پر چڑ کر بولا"

پوچھ رہی تھی کراچی کا موسم کیسا ہے؟"جنت گڑبڑا کر بولی"

برف باری ہو رہی ہے کچھ دیر میں اولے پڑنے لگیں گے"اسکے جلے سڑے"

جواب پر وہ پریشان سی بولی

"---سویٹر پہن کر باہر جایئے گا---ٹھنڈ نہ لگ جائے"

جنت!"معیز چیخا"

www.novelsclubb.com

جی---"شیریں لہجے میں بولی"

"تم نے بات کرنی ہے کہ نہیں؟"

پچھلے دس منٹ سے میں کیا کر رہی ہوں؟"جنت نے خفگی سے پوچھا"

بکواس--"دوسری جانب سے جو جواب آیا تھا وہ اسکے لیے بالکل غیر متوقع تھا"

کیا؟ مم---میں---اب تو بالکل نہیں کر رہی بات--"اس نے فون کان سے "

دور لے جانا چاہا کہ وہ فوراً بول پڑا

یار تنگ نہیں کرو---قسم سے بہت مس کر رہا ہوں تمہیں---پلیز بات کرو مگر "

صرف اپنی اور میری, مجھے نہیں سننا دبئی کا سفر نامہ "بہت بے بس سے انداز میں

--روٹھے بچے کی طرح کہہ رہا تھا وہ

پھر ایک گھنٹے تک وہ اسے بتاتا رہا کہ اس کے فون نہ کرنے پر اس نے کس کس سے

---رابطہ کیا؟ کتنا پریشان رہا اور رات کو اسے کتنا مس کیا

معیز اب سو جائیں---صبح آفس بھی جانا ہے آپ کو--"جنت نے لمبی جمائی لیتے "

کہا

"تمہیں نیند آ رہی ہے؟"

"جی اور ابھی نماز بھی پڑھنی ہے"

"صبح فجر کے بعد کال کروں گا میں اوکے ؟"

ٹھیک ہے---"جنت نے ایک اور جمائی لی"

کال کاٹ کر جنت شیطان کے بہکانے پر دو حرف بھیجتی نماز کیلیے بیڈ سے اُترنے لگی--- تحریم چہرے پر ماسک لگائے صوفے پر آنکھیں موندے پڑی تھی

جنت نماز پڑھ کر فارغ ہوئی---ارادہ سونے کا تھا جب معیز کی کال آنے لگی---

اتنے میں طحٰہ بھی دروازے پر آگیا---دو کھانے کے ڈسپوز بیل ڈبے تحریم کو دے کر واپس چلا گیا

اب کیا ہوا؟"جنت نے فون اُٹھاتے بے زاری سے پوچھا"

فجر کب ہو گی ؟"دوسری جانب سے پوچھے گئے سوال پر جنت اپنا سر پیٹ لیا"

نہیں سونے دینا آپ نے ؟"وہ خفا سی پوچھ رہی تھی"

نیند مجھ سے زیادہ پیاری ہے ؟"وہ جانے کن خوش فہمیوں کا شکار تھا"

نیند ضروری ہے---"جنت ضروری پر زور دے کر بولی"

اور میں ؟میری باتیں ؟"وہ کیوں ایسے سوال کرتا تھا---جنت نے گہرا سانس لیا"

معیز ہم صبح بات کرتے ہیں نا"اس نے آخری کوشش کی"

نہیں---ہم ابھی بات کریں گے "تحریم اب اپنے باکس سے سینڈوچ نکال کر"

کھا رہی تھی ساتھ اسے بھی گھور رہی تھی--جنت نے اپنا باکس اُٹھایا پھر کھانا

کھاتے کھاتے معیز سے بات کرتی رہی---آدھے گھنٹے بعد اس نے فون بند کیا اور

---بیڈ پر گر گئی

****

صبح کا یاد سے الارم لگا رکھا تھا اس نے---فجر ادا کر کے ہٹی تو معیز کی پھر کال آ گئی

"کیا کر رہے ہیں ؟"

ناشتہ بنانے کا سوچ رہا ہوں مگر سمجھ نہیں آ رہی کیا بناؤں اور تمہارے ہاتھ کا"
آملیٹ کھانے کی تو ایسی عادت پڑی ہے کہ اس کے بغیر ناشتہ کرنے کا دل نہیں چاہ
رہا--" وہ سلیولس ہوڈی اور ٹراؤزر میں ملبوس کچن کاؤنٹر سے کمر ٹکائے اس سے محوِ
گفتگو تھا

بالکل بچوں والی حرکتیں ہیں آپ کی---شرافت سے بریک فاسٹ کریں اور"
آفس پہنچیں" فون کندھے اور کان میں دبائے وہ سائیڈ ڈرار سے اپنا لیپ ٹاپ
نکال رہی تھی

آہ--بچہ ہی بنا دیا ہے تم نے---ساری عادتیں بگاڑ دی ہیں---شروع سے اپنے"
سارے کام خود کرتا تھا---اب بہن کوئی تھی نہیں اور مما ورکنگ وومن, مگر اب
ایسا لگ رہا ہے کہ ایگ فرائی کرنا بھی بھول گیا ہوں---" وہ فریج سے دھنیہ,
انڈے, بریڈ نکال نکال کر کاؤنٹر پر رکھ رہا تھا--- جنت مسلسل مسکرا رہی تھی

"کئی بار میں سوچتا ہوں کہ کوئی تین چار ماہ میں کسی کا اتنا عادی کیسے ہو سکتا ہے؟"

ایک دن میں آپ کا یہ حال ہو گیا ہے اگر کبھی زیادہ عرصے کیلیے کہیں چلی گئی تو کیا" کریں گے ؟"وہ کھکھلا کر پوچھ رہی تھی---معیز کے ہاتھ سے انڈہ چھوٹ گیا--- کچن کی ٹائلز آلودہ ہو گئیں

تم صبح صبح کوئی اچھی بات نہیں کر سکتی ؟"سخت ناراضگی سے بولا"

آئندہ میں تمہیں ایک دن کیلیے بھی کہیں نہیں بھیجوں گا---دیٹس فائنل"وہ" دودھ اُبلنے کو رکھ کر آملیٹ کیلیے سبزی کی ٹوکری سے پیاز نکالنے لگا

یہ کیا بات ہوئی بھلا؟"جنت نے منہ بگاڑا"

بس یہی بات ہے---تم بہت بد تمیز ہو گئی ہو"لیپ ٹاپ کا پاسورڈ ڈالتی جنت کا" منہ کھل گیا

کیاااا؟میں نے کیا کیا ہے ؟"وہ دبے دبے لہجے میں چیخی"

وہ تو تم واپس آؤ گی تب بتاؤں گا---"وہ باقاعدہ اسے دھمکیاں دے رہا تھا"

استغفر اللہ ! ایسے ارادے ظاہر کریں گے تو تین دن سے زیادہ سٹے کرنا پڑ جائے گا"
مجھے---"وہ اب جان بوجھ کر اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہی تھی

تم مجھے غصہ دلا رہی ہو جنت---"جنت نے نچلے ہونٹ کا کونہ دانت میں دبایا"
جیسے قہقہہ روکنا چاہا ہو

کیا کر رہے ہو معیز؟"حسنہ بیگم کچن میں داخل ہوئیں"

بریک فاسٹ بنا رہا ہوں--"جنت سمجھ گئی وہ کس سے مخاطب ہے"

جنت سے بات کریں گی؟"اس نے فون ان کی جانب بڑھا دیا"

www.novelsclubb.com

----" ! ہیلو جنت بیٹا"

****

آج کنونشن کا دوسرا دن تھا---ابرہیم حسین آج نہیں آیا تھا---جنت کو لاشعوری
طور پر اسکا انتظار تھا---کل کی ملاقات میں وہ اسکی نظریں سمجھ نہیں پائی تھی مگر

ہاں وہ اسے مسلسل دیکھتا رہا تھا یہ بات اس نے محسوس کی تھی---کنونشن سے لے گئے طحٰہ اور تحریم absolute barbecues واپسی پر سر لغاری انہیں بھی ساتھ تھے---انہیں اچھا سا ڈنر کروا کر وہ انہیں سٹی سینٹر دیرۃ لے گئے---یہ دبئی کا بہت پرانا شاپنگ مال ہے مگر یہاں کی نیو کلیکشنز اور ہر ضرورت کی اشیاء کی موجودگی سیاحوں و مسافروں کو یہاں کا رُخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے---سفید جگمگاتی ٹائلز اور روشنیوں کے انبار کے ساتھ شاپنگ سینٹر کے وسط میں لگے کھجور کے درختوں نے بھی ان کا بھرپور استقبال کیا تھا---مہرون رنگ کے سائن بورڈ پر سفید جگمگاتا کاٹن آن لکھا نظر آیا تو تحریم فوراً کپڑوں کی کلیکشن دیکھنے اندر گھس گئی--طحٰہ پولو کلب میں گھس گیا تو جنت اور سر لغاری کنونشن کی ٹاکس ڈسکس کرتے مال گھومنے لگے--رات دس بجے ان کی واپسی ہوئی---مال اور ریسٹورینٹ دونوں ہی ہوٹل کے بہت قریب تھے---طحٰہ نے جنت کو باس کا پیغام بھی دیا تھا کہ صبح آٹھ بجے اسے کانفرنس روم میں موجود ہونا چاہیے---سونے سے پہلے معیز سے

آدھا گھنٹہ بات کر کے اس نے سیل فون آف کر دیا--جانتی تھی کچھ دیر بعد اُس ---نے پھر کال کھڑکا دینی تھی---آئی مس یو, نیند نہیں آ رہی بلا بلا

****

جنت سات بجے پر ہی کانفرنس روم میں داخل ہو گئی تھی---پندرہ منٹ بعد اسکے باس تشریف لائے---پینٹ کوٹ میں ملبوس قیمتی برانڈڈ پرفیوم کی خوشبو میں لپٹے مرکزی کرسی پر بیٹھ گئے جبکہ انہیں اندر آتا دیکھ کر جنت احتراماً اپنی نشست سے کھڑی ہو چکی تھی پھر ان کے اشارہ کرنے پر روایتی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے بیٹھ گئی

"I've a pleasant news for you!"

ایسے جوش و خروش سے بولے جیسے پالم جمیرا میں جنت کو ڈھائی ملین ڈالر کا ولاء ---خرید کر دے رہے ہوں

"What sir? "

اب ملازمت کا سوال تھا خوشامد کرنا اسکی مجبوری تھی اُس نے دوگنا زائد پُرجوش لہجے میں دریافت کیا

آپ کی آج ابراہیم حسین سے میٹنگ ہے---"جنت نے آنکھیں پٹپٹا کر انہیں" دیکھا--- کہیں وہ نیند میں تو نہیں تھے ؟ایک ملٹی نیشنل بینک کے سی ای او اور ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کے مالک سے اسکی میٹنگ ؟

یاہ!"کرسی گھماتے ہاتھوں کو جوڑتے اسکی حیرت کی تصدیق کی"

سنیں مس جنت آپ ہماری ملٹی نیشنل کمپنی میں مارکٹنگ منیجر کے عہدے پر فائز" ہیں اور یہی نہیں بلکہ آپ موجودہ طور پر ہماری کمپنی کی برانڈ امبسیڈر بھی ہیں--- اس لحاظ سے اس میٹنگ میں آپ کا ہی کام ہے---ابراہیم حسین نے ٹاپ تھری کمپنیز سیلکٹ کی ہیں اپنے بینک ایڈز کے ساتھ ساتھ وہ ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کے نئے پروجیکٹ کی مارکٹنگ کیلیے بھی ایک رسپونسیبل اور ایکسپرٹ کمپنی کی تلاش میں ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ دونوں پراجیکٹس ہماری کمپنی کو ہی ملیں--

-آپ کو میٹنگ میں اپنی کمپنی کی پروگرس بتانی ہے بس---"اسکی ہچکچاہٹ محسوس کر کے وہ اپنے مخصوص مالکانہ روعب سے بولے

مس تحریم بھی ساتھ جائیں گی؟"جنت نے پوچھا"

اسکی ضرورت نہیں--"کہتے ساتھ وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر اپنی گھڑی کی" جانب دیکھتے کہنے لگے

آپ لیٹ ہو رہی ہیں---ایک گھنٹے میں تیار ہو کر پارکنگ میں پہنچے طحٰہ آپ کو" ڈراپ کر دے گا--"انہوں نے اپنی نشست چھوڑ دی تھی---ان کے کھڑے ہوتے جنت بھی کھڑی ہو گئی وہ باہر نکلے تو اس نے گہرا سانس خارج کیا---شکل کچھ پریشان سی تھی

****

اگر تم اتنی ہی تنگ ذہن رہی ناجنت تو زندگی میں کبھی ترقی نہیں کر سکو گی--""

اسے سفید اور مہرون رنگ کا تھری پیس سوٹ نکالتے دیکھ کر تحریم نے تیکھے انداز میں تبصرہ کیا

اپنی پروفیشنل لائف میں آپ کو اپنی ڈریسنگ پر کمپرومائز کرنا پڑتا ہے اور وہ کہاوت" تو تم نے سنی ہو گی جیسا دیس ویسا بھیس-- یہاں کون سا تمہارا شوہر تمہیں دیکھ رہا ہے یا تمہارے رشتے دار جو تم اس طرح کی احمقانہ حرکتیں کر رہی ہو--" چست جینز پر بمشکل کمر تک ٹی شرٹ پہنے شالڈر کٹ بالوں میں کھڑی تحریم اسے پھر لیکچر دینے لگی

www.novelsclubb.com

اگر اپنا قومی لباس پہننا تنگ ذہن ہونے کی نشانی ہے مس تحریم تو میں تنگ ذہن" ہی رہنا پسند کروں گی--- ہمارا مسئلہ پتا ہے کیا ہے؟ ہم نے کبھی اپنے کلچر، اپنی تہذیب، اپنے لباس، اپنی زبان کی خود عزت نہیں کی تو ہم کیا اُمید رکھیں کہ دوسرے ممالک ہماری ثقافت کو پسند کریں یا اپنانے کی کوشش کریں---اِس

دوپٹے قمیض پر اگر آپ کو اعتراض ہے, ایک پاکستانی عورت کو تو میں کیسے اُمید رکھوں کہ اسے غیر ملکی پسند کریں گے ؟ مگر قصور آپ کا بھی نہیں ہے کیونکہ جیسا دیس ویسا بھیس--"آخری جملہ انہیں کی ٹون میں ان کو واپس مارا اور تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی---اسکے پاس زیادہ لمبی تقریریں کرنے کا فی الحال --وقت نہیں تھا

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ پارکنگ میں موجود تھی---طٰہٰ تازہ تازہ گاڑی شوروم سے دھلوا کر لایا تھا---سیاہ چمچماتی گاڑی کا دروازہ جنت کیلیے کھولا تو وہ سنجیدہ صورت کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی---دبئی میں گاڑی سڑکوں پر دھونے پر سخت پابندی ہے

www.novelsclubb.com

"How are you?"

---طٰہٰ نے سرسری انداز میں پوچھا

"Good"

وہ ونڈا سکرین کی جانب دیکھتی زبردستی مسکرائی

میٹنگ کہاں ہے؟"جنت نے پوچھا"

جمیرا ٹاورز---"طحٰہ نے مختصر جواب دیا---مزید دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ" اپنی منزل تک پہنچ گئے تھے---جمیرا ٹاورز دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ایک ہی ٹاور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہو---جمیرا ٹاورز دبئ کا عظیم بزنس سپاٹ مانا جاتا ہے---چار و سو کمروں, آٹھ وسیع میٹنگ ایریاز اور سپیشل ڈائننگ کی بناء پر یہ بزنس ٹائیکونس اور انڈسٹر لسٹ کی نظروں کا تارہ بنا رہتا ہے---یہ فائیو رسٹار ہوٹل بزنس اور سوشل ایونٹ کیلیے آؤٹ ڈور وینیو بھی مہیا کرتا ہے---یہاں ٹھہرنے والوں کو -جمیرا کے پرائیوٹ بیچ اور وائلڈ وادی واٹر پارک تک مکمل رسائی حاصل ہوتی ہے

--

رسیپشن پر پہنچ کر طحٰہ نے ابراہیم حسین کے انفارم کردہ میٹنگ روم کا دریافت کیا- --رسیپشن بہت حسین پھولوں سے سجا ہوا تھا---آس پاس کا ائیریا آرام دہ صوفہ

۔ سیٹس اور میز کی سہولت سے مزین تھا---ریسپشن والی سمت ہی لفٹس لگی تھیں

--

انہیں انتظار کرنے کا کہا گیا تو وہ بھی ایک ٹیبل کا انتخاب کرتے سیٹس پر آمنے سامنے بیٹھ گئے---جنت اپنے ارد گرد بے فکرے اور اس امیر طبقے کے لوگوں کو دیکھنے لگی---سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو اس منزل کی بلندی نے متحیر سا کر دیا تھا---طٰہٰ بھی یونہی ادھر اُدھر نظریں دوڑا رہا تھا مگر جنت کی نظروں میں موجود حسرت و رشک اسکی آنکھوں سے نہیں جھلک رہا تھا---دولت سے مرعوب ہونا ایک فطری عمل ہے مگر حقیقت کو تسلیم کرنا ایک جبری عمل اور جنت اپنے اوپر یہ جبر کرنے کو قطعاً تیار نہ تھی---پندرہ منٹ کے طویل انتظار کے بعد ابراہیم حسین کا مینجر سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس ان کے پاس آیا---طٰہٰ سے مصافحہ کرنے کے بعد اس نے جنت کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

www.novelsclubb.com

بیسٹ آف لک!"طحٰہ نے اسے وش کیا تو وہ ہلکا سا مسکرائی---حقیقتاً اسکی ٹانگیں" کانپ رہی تھیں مینجر کے پیچھے چلتے---ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی اس شیشے کے مانند چمکتے فلور پر پھسل جائے گی---میٹنگ روم کے دروازے پر ٹھہر کر مینجر نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ بائیں کندھے پر لٹکے بیگ کے اسٹریپ پر مضبوط گرفت کرتی اندر داخل ہوئی

کریم اور سفید رنگ کا بڑا سا منفرد اسٹائل کا میز پڑا تھا جسکے اطراف میں ہم رنگ کرسیاں لگی تھیں---میز کے درمیان میں خلا تھا,ڈیزائن پتے کی مانند تھا---مرکزی کرسی کے پیچھے بلیک وال پیپر لگا تھا جس پر چھوٹے چھوٹے چکور پیلے, گرے بورڈز لگے تھے---کمرہ نہ چکور تھا نہ گول--میٹنگ روم کی ایک گلاس وال سے دبئی کی زمین پر کھڑے بلند و بالا ٹاورز نظر آرہے تھے---وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا گلاس وال کی مخالف دیوار پر لگا ایل ای ڈی تازہ ترین خبریں سنا رہا تھا---

www.novelsclubb.com

اس لگژری میٹنگ روم کا مکمل جائزہ لینے کے بعد جنت کا اعتماد مزید کم ہو چکا تھا---

---ایک عجیب سا سناٹا تھا اسکے اندر بھی اور باہر بھی

وہ ڈرتی ڈرتی ایک سیٹ پر بے آرام سی بیٹھ گئی--- پانچ منٹ لگے تھے اسے اپنے آپ کو کچھ قابو کرنے میں پھر اپنے بیگ سے مینی لیپ ٹاپ اور ایک فائل نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھی اور پانی کی بوتل تھوڑی دور کر دی---اپنی نازک دودھیاں کلائی پر بندھی کریم رنگ کی رسٹ واچ کی جانب دیکھا---میز کی سطح پر مخروطی ---اُنگلیاں بجاتے وہ انتظار کرنے لگی

دس منٹ, پندرہ منٹ---وہ تو اب بیٹھی بیٹھی تھک گئی تھی---اُٹھ کر شیشے کی کھڑکیوں کی جانب آ گئی-- باہر کھڑے بڑے بڑے ٹاورز دیکھتے مزید سات آٹھ منٹ گزر گئے---اسے باہر جا کر پوچھ لینا چاہیے اسی سوچ کے تحت وہ باہر نکلنے لگی کہ اسی وقت کوئی اندر آیا--- جنت دروازے سے چند قدم دور تھی

نیوی بلیو پینٹ کوٹ کے ساتھ سفید بے داغ شرٹ پر سرخ رنگ کی ٹائی لگا رکھی تھی---گہرے کتھئی رنگ کے بال نفاست سے ایک جانب سیٹ کیے ہوئے---سفید رنگ کے ہی شوز پہن رکھے تھے---اسکا یہ اسٹائل کہیں سے اسکی بڑھتی عمر کا پتا نہیں دیتا تھا---ابراہیم حسین نے بھی اپنے سامنے سفید چوڑی دار پجامے پر گھٹنے تک آتی مہرون قمیض پہنے کھڑی جنت کو دیکھا---اونچی پونی میں قید بال اور ---کانوں میں جھولتی نفیس ڈیزائن کی بالیاں اس پر خوب جچ رہی تھیں

گڈ مارننگ---"ابراہیم حسین کہتے ہوئے جنت کے ایک طرف سے نکل کر" مرکزی سیٹ کی جانب بڑھ گیا---جنت بھی اپنی کرسی کی جانب آگئی---اسکی زبان تالو سے چپک چکی تھی جبکہ ابراہیم حسین اپنا کوٹ اُتار کر سیٹ کی بیک پر لٹکا چکا تھا پھر کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے اس نے کالر کا پہلا بٹن کھولتے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی---کف چڑھاتے اب وہ بے آرام سی بیٹھی جنت کو دیکھنے لگا جو اسکی

www.novelsclubb.com

جانب ہی دیکھ رہی تھی---ابرہیم حسین نے ہاتھ کا اشارہ کرتے اسے شروع ہونے کا حکم دیا--

جنت نے سٹپٹا کر اپنا اور کمپنی کا تعارف کروایا---اب اسکا کانفیڈنس بالکل ویسا ہی تھا جیسے ایک پروفیشنل کا اپنے کلائنڈ کے ساتھ ہوتا ہے---انگریزی لب و لہجے میں مکمل اعتماد سے اس نے اپنی کمپنی کی پروگرس بتائی ساتھ ہی اسے فائل بھی تھمائی--

"you can also check our client reviews about international events marketing and promotions."

www.novelsclubb.com

اس نے مینی لیپ ٹاپ کی اسکرین کی جانب دیکھتے کی پیڈ پر اُنگلیاں گھماتے کہا---ابراہیم حسین اسکی مصروفیت دیکھ رہا تھا جب اس نے سر اُٹھا کر لیپ ٹاپ اسکی جانب بڑھایا---ان کے درمیان دو کرسیوں کا فاصلہ تھا---کچھ سوچنے والے انداز میں ہاتھ ہونٹوں پر رکھے کرسی گھماتے وہ لیپ ٹاپ اسکرین کی جانب دیکھ رہا

تھااور جنت اسکے بے تاثر چہرے پر اپنے لمبی تقریروں کا نتیجہ اُخذ کرنے کی کوشش کررہی تھی

""That's fine but.... "

وہ لیپ ٹاپ کو ہاتھ سے پرے کرتے عجیب و غریب منہ بنانے لگا---جنت کو سخت زہر لگ رہا تھااسکا یہ اپٹیٹیوڈ---اس نے اپنے دیر سے آنے کی معذرت تک نہیں کی تھی جنت سے

مگر کیا سر؟"جنت نے پوچھا"

آپ رفریشمنٹ لینا پسند کریں گی؟"اس نے جنت کے سوال پر اُلٹا سوال کیا مگر" موضوع پلٹ دیا

نو سر---تھینک یو"جنت نے مناسب انداز میں معذرت کرلی"

ہوں---"کرسی گھمانا چھوڑ کر اب وہ میز پر کہنیاں ٹکا کر اسکی جانب دیکھنے لگا"

آپ کبھی اپنی زندگی میں کسی سے متاثر ہوئی ہیں؟کسی میل سے---"ایک"
پروفیشنل میٹنگ کے دوران اس سوال کی بھلا کیا تک بنتی تھی---جنت اسکی
شخصیت سے جتنی مرضی مرعوب ہو مگر فلرٹ کرنے والے مرد اسے زہر سے
---بھی زیادہ برے لگتے تھے مگر مسئلہ یہاں کانٹریکٹ حاصل کرنا تھا
بل گیٹس سے سر---"اس کے جواب پر وہ ہونٹ بھینچتے اثبات میں سر ہلانے"
لگا پھر دوبارہ کرسی کی بیک سے ٹیک لگالی
-وجہ؟"جنت کو شدید اُلجھن ہو رہی تھی اس میٹنگ کو انٹرویو میں بدلتے دیکھ کر"
--
www.novelsclubb.com
امیر لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں؟بلکہ امیر مردوں سے؟"اسکی جانب سے کوئی"
---جواب نہ پا کر وہ اپنے اندازے لگانے لگا
اپنی ذہانت کا استعمال کر کے دنیا کی امیر ترین شخصیات میں اپنی جگہ بنانے والے"
سے ہر کوئی متاثر ہو گا اگر میں ہوتی ہوں تو یہ کوئی انہونی بات نہیں---ہزاروں

لوگ بل گیٹس کے فین ہوں گے ان میں ایک جنت ستار بھی سہی---"اب کی بار ---اس نے تفصیلی جواب دیا

بل گیٹس کے متاثرین کی تین کٹیگریز ہیں---پہلے وہ جو بل گیٹس کی ذہانت یعنی" سافٹ ویئر کی ڈگری کے بغیر اسکے مائیکروسافٹ کے بانی بن جانے کی بناء پر اسے آئیڈیلائز کرتے ہیں---دوسرے وہ جو اسکے فلاحی کاموں, اسکی خدمتِ خلق کو پسند کرتے ہیں آخر اپنی دولت میں سے اسی کھرب سے زائد روپے فلاحی سرگرمیوں کیلیے عطیہ کرنا متاثر کن عمل ہے اور تیسرے ہوتے ہیں آپ جیسے--- "اس نے ہاتھ سے جنت کی جانب اشارہ کرتے اپنی چیئر گھمائی

www.novelsclubb.com

بل گیٹس کی دولت کے فین, امراء ورئیس لوگوں سے متاثر ہونے والے---""" وہ بول کر خاموش ہو چکا تھا--جنت نے فوراً نفی میں سر ہلایا--گلابی گلوز لگے ---ہونٹوں کے گوشے کچھ کہنے کو وا ہوئے تھے کہ وہ پھر بول پڑا

جھوٹ مت بولیے گا--"ایسے سختی سے بولا جیسے انسپیکٹر مجرم سے بولتے ہیں"

--مم--میں بس ایسے ہی---مم--مطلب---"جنت اُنگلیاں مروڑنے لگی"

سب دولت سے مرعوب ہوتے ہیں سر---پیسہ کسے اچھا نہیں لگتا---میں بھی"

بل گیٹس جیسی شان و شوکت بھری زندگی چاہتی ہوں بلکہ اس دنیا کا ہر انسان چاہے

گا کہ اُس کے پاس بینگلو ہو, مرسیڈیز ہو, بینک بیلنس, سرونٹس, اپنا بزنس ایمپائر

ہو---کون ایسے خواب نہیں دیکھتا سر؟آپ نے بھی دیکھیں ہوں گے تبھی اُن کو

ارچیو کر کے آج---"اس نے ہونٹ بھینچتے اس لگژری میٹنگ روم کی جانب ہاتھ

---سے اشارہ کیا---ابراہیم حسین کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ ٹھہر گئی

ضرور دیکھے تھے مگر کھلی آنکھوں سے مس جنت!"اس عمر میں بھی وہ اتنا ہینڈسم"

اور شاندار مرد تھا کہ جنت کو اس کی بیوی پر رشک آرہا تھا---دولت, عزت و

شہرت, شاندار شخصیت اور یقیناً ایسے بندے کا خاندان بھی مکمل ہو گا---قسمت ہو

---تو ایسی---جنت اپنے خیالات میں اسے خوش قسمت ترین تصور کر چکی تھی

اگر آپ کی کمپنی یہ کانٹریکٹ نہ حاصل کر سکی تو اس سے آپکی ذات پر کیا اثر پڑے"
گا؟"اب وہ جنت کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا

"---سر ایم شیور ہماری کمپنی آپ کو بہت بہترین"

---اوں ہوں---"اس نے نہایت بدمزہ ہو کر اسکی بات کاٹی"

جو سوال کیا جائے صرف اُسکا جواب---انڈر اسٹینڈ؟ لمبی لمبی کہانیاں سننے کی نہ"
"--ہی عادت ہے مجھے نہ ہی وقت ہے

باس جی بھر کر میری انسلٹ کریں گے پہلے پھر کسی نہ کسی بہانے سے مجھے"
ملازمت سے خارج کر دیں گے--"جنت بہت مایوس لہجے میں انگریزی میں کہہ
---رہی تھی

سر آپ پلیز ایک بار پھر چیک کر ر---"اسکے گھورنے پر لیپ ٹاپ کی جانب جاتا"
---اسکا ہاتھ اور بولتی زبان دونوں تھم گئے

کانٹریکٹ میں سائن کر دوں گا مگر---"اس نے جنت کی جانب دیکھتی سرد آہ"
-خارج کی---پھر اپنے سامنے پڑے کرسٹل کے باکس سے سگار نکال کر سُلگانے لگا
--

---مگر کیا سر؟"جنت نے دھیمی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر پوچھا"

"Can we be friends?"

(کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟)

جنت کی سیاہ چمکتی آنکھیں پوری کھل چکی تھی---اس نے تھوک نگلا---زندگی
---میں پہلا ایسا عجیب اتفاق ہوا تھا اسکے ساتھ

اپنی دوست کی ترقی اور بینک بیلنس کی ڈیوٹی میری---اس پروجیکٹ کی ادائیگی"
میں بیس فیصد شیئرز بھی تمہارے"اس نے مسکرا کر میز پر جھکتے معنی خیز لہجے میں
کہا ساتھ ہی کانٹریکٹ پیپرز بھی جنت کے سامنے رکھ دیے---جنت کب کی اسکے

فضول سوالات کا جواب دیے جا رہی تھی مگر اب اسکی آفر نے جنت کے جبڑے کپکپا دیے تھے

"you are taking me wrong...I'm not that type of girl"

جنت کی برداشت ختم ہو رہی تھی اسکی میدے جیسی رنگت میں اب سرخی جھلک رہی تھی---یوں لگ رہا تھا پورے جسم کا خون سمٹ کر چہرے پر آ گیا ہو---اس نے خوامخواہ ہی اپنا دوپٹہ درست کیا---درحقیقت ایسی صورتحال سے یہ اسکا پہلا سامنا تھا---اسکے ایک ایک تاثر کا گہرائی سے جائزہ لیتے ابراہیم حسین کے لب تمسخرانہ انداز میں پھیل گئے

بل گیٹس کا مقابلہ کرنے نکلی ہو تو ذہانت کا استعمال کرو---تم چاہو تو میں شیئرز" بڑھا سکتا ہوں---پیسوں کیلیے تو تم جیسی لڑکیاں کچھ بھی کر سکتی ہیں" سگار ہونٹوں

میں دباتے جنت کا دھواں دھواں چہرہ دیکھا---اسکی آنکھوں میں پانی چمک رہا تھا-
--ہاتھ میں موجود پیپر اب مٹھی میں دبوچا ہوا تھا

"Enough is enough"

فائل کو ہاتھ سے پرے پھینکتے جنت غصے سے غرائی---اسکا جسم بے عزتی وذلت کے احساس سے کپکپا رہا تھا---اسکی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے

مانا آپ بہت بڑے آدمی ہیں ابراہیم حسین مگر عزت ہر انسان کی برابر ہوتی ہے" آپ کو کوئی حق نہیں بنتا مجھے یوں انسلٹ کرنے کا" یہ اسکے صبر کی حد ہی تھی بات اب عزت پر آگئی تھی وہ کیسے لب سیے بیٹھی رہتی---ابراہیم حسین نے سگار لبوں سے ہٹاتے دھویں کے مرغولے اُڑائے اسے جنت کے غصے سے جیسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا اطمینان سے بیٹھا تھا

"اپنی کرسی سے ایک شان" "سچ مجھے افسوس ہوا یہ جان کر کہ آپ جھوٹ بولتی ہیں سے کھڑا ہوتا مصنوعی افسردگی سے بولا

"ہر انسان کی عزت برابر نہیں ہوتی مس جنت---آپ کی اور میری عزت میں زمین آسمان کا فرق ہے" وہ جنت سے چند قدم کے فاصلے پر رُکتا بولا

"زمین کون ہے اور آسمان کون؟؟؟ کیا یہ بتانا پڑے گا مجھے؟؟؟" ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے میں سگار لیے وہ شخص جنت سے دولت کے حساب میں بہت اونچا تھا

"ایک نے آپ کو جو آفر دی ہے Billionaire اب یہ ہی دیکھ لیں میں نے, اگر یہ کسی عام انسان نے دی ہوتی تو آپ اب تک اسکے منہ پر دس چماٹ مار کر جا چکی ہوتیں مگر افسوس آپ پچھلے پندرہ منٹ سے میرے ہاتھوں بے عزت ہو رہی ہیں

And you know what that's the major difference between the poor and rich"

---سامنے کھڑے شخص کے ہر ہر انداز سے اپنی امیری کا غرور جھلک رہا تھا

آپ اپنا کانٹریکٹ اپنے پاس رکھیں---"جنت درشتگی سے کہتی تیزی سے اپنا" --لیپ ٹاپ, فائل وغیرہ سمیٹنے لگی---اسکی ایک انکھ سے اب تک آنسو ٹپک رہا تھا -

اپنے باس سے کیا کہو گی؟"اسکی حرکات وسکنات کا جائزہ لیتا وہ بولا"

کہوں گی کہ اپنی بیٹی کی دوستی کروادیں آپ کے ساتھ اور حاصل کر لیں یہ" کانٹریکٹ---"جنت نہایت ناگواری سے کہہ رہی تھی---رونے کے باعث اسکی آنکھوں کے پپوٹے کچھ بھاری محسوس ہو رہے تھے---جنت بیگ کندھے پر ڈالتی --اسکی جانب مڑی

تم جیسی خوبصورت لڑکی چاہے تو دن میں لاکھوں کما لے اور تم ہو کہ صرف" پچاس ہزار کی نوکری کر کے مرسیڈیز, بینگلو, بزنس امپائر کے خواب دیکھ رہی ہو- --ہونہہ "وہ طنزیہ مسکرایا---جنت نے تھوک نگلا کتنی گھٹیا اور سطحی گفتگو کر رہا --تھا وہ

آپ پیسے کے امیر ہیں مسٹر ابراہیم حسین مہر لیکن سوچ و تہذیب کے بہت" غریب ہیں---عورت کی عزت آپ جیسے مرد کبھی نہیں کر سکتے--- کبھی نہیں- -----"اس نے تاسف سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا

اپنے خواب ضرور پورے کرنا چاہتی ہوں مگر عزت و حلال کی کمائی سے نا کہ آپ" جیسے رئیسوں---"جنت کو کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی تھی اور وہ اسے بڑے مزے سے آفر دینے کے بعد قائل کر رہا تھا---جنت جملہ ادھورا چھوڑ کر ہی تیزی سے اسکے سائیڈ سے نکل کر باہر بھاگ گئی---بہت مشکل ہو رہا تھا اسکے لیے اپنے ---آنسوؤں پر قابو پانا

ابراہیم حسین محظوظ مسکراہٹ لبوں پر سجائے سُگار کے مرغولے اُڑانے لگا---اپنا سیل فون نکال کر اپنے مینجر سے رابطہ کیا---اسکے دماغ میں نجانے کیا چل رہا تھا؟

****

وہ نیچے آئی تو ریسیپشن کے پاس ہی ابراہیم حسین کا مینجر کھڑا تھا اسے دیکھ کر فوراً ---اسکی جانب بڑھا

---آئیں میم میں آپ کو ڈراپ کر دوں---"اس نے شائستگی سے کہا"

نو تھینکس---"جنت بے رخی سے بولتی آگے بڑھ گئی تو وہ بھی ایک طائرانہ نگاہ" ریسیپشن کے ویٹنگ ایریا پر ڈالتا اسکے پیچھے چل دیا--اسے ڈر بھی تھا کہ جنت کا رویہ دیکھ کر اُلٹا اس پر کوئی کیس ہی نہ بن جائے کیونکہ دبئی میں قوانین کی سخت پابندی کی جاتی ہے یہ پاکستان یا بھارت نہیں ہے کہ یہاں کسی بھی لڑکی کا پیچھا کر کے اسے ہراساں کیا جائے---دبئی جرم بعد میں بتائے گا جیل میں پہلے پھینکے گا---یہاں کے سخت قوانین ایک سسٹم تخلیق کیے ہوئے ہیں---یہاں رات گئے تک سڑک

پر چلنے والے آدمی کو ڈکیتی کا خوف نہیں ہوتا, یہاں اے ٹی ایم سے کیش نکلواتا آدمی --خوف زدہ نہیں ہوتا, یہاں عورتوں کے ساتھ تفریقی سلوک نہیں کیا جاتا

آپ نئی ہیں یہاں, آپ کو راستوں کا علم نہیں--تو مہربانی کریں---"آگے کی" بات ادھوری چھوڑ کر اس نے جنت کی جانب دیکھا جس کے قدم اب سست ہو چکے تھے---پالم جمیرا پر مونو ریلز چلتی تھیں---جن کے الگ ٹریک روڈ کے اوپر بنے ہوتے تھے---یہ ڈرائیور لیس ٹرین مسافروں کو سفر کی بہترین سہولت مہیا کرتی ہے---ائیر کنڈیشنز ٹرین میں سفر کرنا دبئی کے بڑھتے ٹمپریچر میں ایک نعمت ہی ہے---ٹمپریچر کنٹرولڈ سٹی, دبئی کے حکمران شیخ محمد بن راشد المکتوم کے مستقبل کے منصوبوں میں شامل ہے کیونکہ یہاں موسم گرم وخشک رہتا ہے اور بارش بھی کبھی کبھار موسم سرما میں ہوتی ہے تو وہ ایک ایسا بڑا مال تیار کرنے کا خیال رکھتے ہیں --جہاں ائیر کنڈیشن سڑکیں ہوں گی

www.novelsclubb.com

Man Made دبئی میں قدرتی دریا ایک بھی نہیں ہے مگر یہاں کے

دبئی کی ترقی و انفرادیت میں بہترین کردار ادا کرتے ہیں--- پالم جمیرا Island

ایک ٹاپو نہیں ہے بلکہ درخت کی صورت میں ایک مصنوعے جزیرے پر دنیا آباد کی

گئی ہے---دبئی کے شیخ کا دماغ ہمیشہ زیادہ منافع اور منفرد ساخت پر سوچتا رہتا ہے-

--اگر یہ ایک درخت کہ بجائے گول ہوتا تو محض اسکے کناروں پر ہی گھر تعمیر کیے

جا سکتے تھے مگر اب اسکے ایک ایک پتے پر دونوں سمتوں پر ولاز موجود ہیں جن کی

مالیت کروڑوں میں ہے---یہی نہیں بلکہ بڑے بڑے ہوٹلز, ٹاورز یہاں قائم

کیے گئے ہیں---دبئی کے شیخ نے بنجر زمین پر ایسی عمارتیں تعمیر کی ہیں کہ سالانہ

کروڑوں کی تعداد میں سیاح یہاں کا رُخ کرتے ہیں اور یہ برج خلیفہ, برج العرب

ایسے ہی اس کچی ریت پر نہیں کھڑے انہیں روزانہ پانی چاہیے ہوتا--دو لاکھ گیلن

لیٹر پانی تو روز صرف برج خلیفہ کو ہی چاہیے ہوتا ہے جو دنیا کا سب سے بڑا ٹاور ہے-

www.novelsclubb.com

--اس کیلیے ایک بہترین واٹر مینجمنٹ سسٹم تعمیر کروایا گیا اور زمین سے ہی پانی نکالا گیا---

جنت سَم ویئر پہنچ کر سیدھا اپنے روم میں پہنچی تھی---اسے بے تحاشا غصہ آرہا تھا بلکہ ایک بے بسی سی محسوس ہو رہی تھی کہ اُس شخص کی ہمت کیسے ہوئی اسے اتنی گھٹیا آفر کرنے کی ---

اُس نے کیا سوچ کر جنت کو یہ پیشکش کی؟اسکا لباس,اسکا انداز کہاں سے وہ اِسے ایسی لڑکی لگی تھی--- تحریم کمرے میں نہیں تھی تبھی وہ کھل کر اپنے آنسو بہا سکتی تھی---یہاں کوئی معیز نہیں تھا اسکے رونے کی وجہ پوچھنے والا,اسکے آنسو پونچھ کر پیار سے سمجھانے والا---ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ بیڈ پر پڑا اسکا سیل فون چیخنے لگا---معیز کالنگ دیکھ کر اس نے جلدی سے کال اٹینڈ کی--

ہیلو!"دوسری جانب سے معیز کی آواز آئی---جنت کچھ بولنے کی پوزیشن میں" نہیں تھی مگر کال اب اُٹھا چکی تھی تو بولنا تو تھا ہی ---

جنت ؟ہیلو ؟"معیز کی آواز ایک بار پھر فون اسپیکر میں اُبھری"

اسلام و علیکم ! "جنت نے آنسوؤں پر قابو پاتے بمشکل سلام کیا"

کیا ہوا ہے ؟تم رو رہی ہو ؟"وہ فوراً پہچان گیا تھا حالانکہ اس نے آواز بہتر کرنے کی" --کوشش کی تھی

--نن---نہیں وہ--"جنت نے گال رگڑے"

جنت کیا ہوا ہے ؟کوئی پرابلم ہے ؟مجھے تمہاری آواز بتا رہی ہے تم روئی ہو یار و" رہی ہو--بتاؤ کیا بات ہے ؟"معیز نے سنجیدگی سے پوچھا---ذرا سی بھی ہمدردی پا ---کر آنسو مزید بہنے لگتے ہیں---جنت کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا

آآ---آپ کی ,گھر کی یاد آ رہی تھی--"آنسوؤں کے درمیان بولی---دوسری" ---جانب اپنے آفس روم میں اپنی چیئر پر بیٹھے معیز کے لب مسکرائے

تو کال کر لیتی--- چلو اسکائپ پر بات کرتے ہیں--"اس نے فوراً حل ڈھونڈ"

---نکالا

"--نہیں آپ ابھی آفس میں ہیں"

تم کہو تو گھر چلا جاتا ہوں--- بہانے بہت ہیں میرے پاس آف لینے کے "وہ"

---شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا---روتے ہوئے بھی اسے ہنسی آگئی

"آپ نے کیوں کال کی اس وقت ؟"

ہاں وہ میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں کچھ مَنی ٹرانسفر کروائے ہیں پلیز اپنے لیے" شاپنگ کر لینا میں نہیں چاہتا سیونگ کے چکر میں بعد میں تم پچھتاؤ کہ کچھ خریدہ نہیں دبئی مال سے---میں حفصہ لوگوں سے بات کروں تمہیں دبئی مال لے جائیں گی ؟"اس نے ساتھ ہی اپنے جاننے والے گروپ میں سے ایک لڑکی کا نام لیا جوان

---کے ساتھ آیا تھا

"---میرے اکاؤنٹ میں پیسے تھے مجھے شاپنگ کرنا ہوتی تو میں وہاں سے کر لیتی"

--ہاں مگر وہ تمہارے پیسے تھے اور مجھے علم ہے تمہاری کنجوسی کا--"وہ بگڑ کر بولا"

---آپ کیلیے کیا لاؤں؟"وہ مدھم آواز میں بولی"

مجھے تمہارے اور مما کے سوا زندگی سے کچھ نہیں چاہیے---دبئی مال سے کیا"

--مانگوں؟"اسکے جملے میں پیار, محبت, اُلفت سب تھا

بس جلدی سے آجاؤ---مجھ سے تو کل تک کا انتظار بھی نہیں ہو رہا---"وہ سرد"

---آہ بھرتے بولا---ان کی کل صبح چار بجے کی فلائٹ تھی

میں بھی گھر کو بہت مِس کر رہی ہوں--"جنت اپنی قمیض کے دامن پر اُنگلی"

---پھیرتی بولی

اور مجھے؟"معیز نے پوچھا"

---گھر میں دو ہی تو بندے ہیں--"وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی بولی"

---تم بہت خراب ہو--- کبھی تو سیدھا اظہار کر دیا کرو---"وہ ہنس دیا"

اچھا سنو ابھی ایک میٹنگ میں جانا ہے رات میں کال کروں گا---اوکے ؟"اس"

---سے اجازت چاہی

---ٹھیک ہے---اللہ حافظ "جنت نے رابطہ منقطع کر دیا"

****

دوپہر تین بجے کا وقت تھا جب تحریم کے ہلانے پر اسکی آنکھ کھلی---اس نے

--مندی مندی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا جو ہمیشہ کی طرح ویل ڈریس کھڑی تھی

-

www.novelsclubb.com

باس نے کنفرنس روم میں بلوایا ہے پندرہ منٹ کے اندر اندر تیار ہو--"اسے باس"

کا حکم سنا کر وہ ڈریسنگ مرر کے پاس کھڑی ہو کر اپنے بالوں سے پنیں نکالنے لگی--

-یقیناً کانٹریکٹ ان کی کمپنی کو نہیں ملا ہو گا---باس کتنا ذلیل کریں گے اسے---

جنت کے سر میں درد شروع ہو چکا تھا---اسے اب اپنا یہاں آنا سراسر گھاٹے کا سودا معلوم ہو رہا تھا---

"اسے یونہی بیٹھے سوچ میں ڈوبے دیکھ کر تحریم نے کہا---مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق اسنے اٹھ کر چینج کیا"

سفید کاٹن کے ٹراؤزر کے ساتھ پیرٹ کلر کی کاٹن کی کھلی کُرتی اور سفید شیفون کے دوپٹے میں بالوں کو چھوٹے سے کیچر میں قید کیے---دھلے چہرے کے ساتھ وہ کانفرنس روم میں داخل ہوئی جہاں سب اس سے پہلے ہی موجود تھے---اسکے پیچھے ہی تحریم بھی اندر داخل ہوئی---اپنی اپنی نشستیں سنبھالنے کے بعد وہ سب مرکزی کرسی پر براجمان اپنے باس کو دیکھنے لگے---

"آج ہم نے اپنی worst competitor کمپنی کو پیچھا چھوڑ دیا ہے اور اس سال کا بہترین کانٹریکٹ سائن کروالیا ہے---میں خاص طور پر مس جنت کو اس کانٹریکٹ کا کریڈٹ دوں گا جنہوں نے نہ صرف ہماری کمپنی کو پروموٹ کیا بلکہ

ایک بہترین مارکٹنگ مینجر ہونے کا ثبوت بھی دیا ہے---ابراہیم حسین جلد از جلد اپنے بینک کے نئے تکنیکی نظام کو متعارف کروانا چاہ رہے ہیں---بھارت, پاکستان, دبئی, ملائیشیا اور بھی کئی ممالک کی کمپنیز کے ساتھ کانٹریکٹ کیے ہیں جو ان کو مارکٹنگ میں سپورٹ کریں گی اور پاکستان کی کمپنیز میں سے اُنہوں نے ہماری کمپنی سیلکٹ کی ہے---"جنت کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ شخص اسکے ساتھ کیا ---گیم کھیل رہا ہے؟ فی الحال وہ اپنی حیرت کسی پر عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی

مس جنت آپ کی فلائٹ کینسل کروا دی گئی ہے---کیونکہ تمام کمپنیز کے" مارکٹنگ مینجرز کی ایک گرینڈ میٹنگ ارینج کرنی ہے---تب تک آپ کو یہاں سٹے کرنا ہو گا---جس دن میٹنگ ہو گی میں اُسی دن یہاں پہنچ جاؤں گا---"جنت پر ایک اور بم گرا تھا---اسکے ہونٹوں کے گوشے ان کی ٹکٹ کینسل کرنے والی بات ---پر ہی کھل چکے تھے

"---مگر سر"

www.novelsclubb.com

آپ کا ٹھہرنا لازمی ہے ابراہیم حسین چاہتے ہیں کہ وہ اپنے پلانز آپ کے ساتھ "
ڈسکس کر لیں تاکہ بعد میں آپ اپنی ٹیم کو اچھے سے گائیڈ کر سکیں اور ویسے بھی یہ
بہترین موقع ہے فیس ٹو فیس کمیونکیشن کا, اپنے کلائنڈ کے آئیڈیاز کلیکٹ کرنے کا
اور اُسکی ڈیمانڈز جاننے کا---"جنت کی بات حلق میں ہی اٹک گئی تھی---جبکہ وہ
---اپنی کرسی سے کھڑے ہو گئے

---دیٹس آل---تھینک یو--"جنت بھی فوراً کھڑی ہوئی"

سر میرا جانا بہت ضروری ہے اور میں اکیلی یہاں نہیں رہ سکتی---"جنت جلدی"
---سے بولی---باس نے نہایت غصیلے انداز میں اسے گھورا

ابراہیم حسین کا مینجر آپ سے کانٹیکٹ کرلے گا جہاں اور کمپنیز کے امپلائز سٹے "
کر رہے ہیں آپ کو بھی وہیں ڈراپ کر دیں گے---اینڈ ون تھنگ آپ کوئی
اسکول گرل نہیں ہیں---یو آر آپرو فیشنل ورکنگ لیڈی تو اپنا اٹیٹیوڈ ٹھیک کریں-
-- کمپنی اپنا بجٹ لگا کر آپ کو یہاں کام کیلیے لائی ہے سرو تفریح کیلیے نہیں کہ دل

بھر گیا تو مجھے جانا ہے---"لفظوں سے زیادہ ان کا لہجہ انسلٹنگ تھا---جنت سر ---جھکائے کھڑی تھی

مس تحریم آپ شام کو پانچ بجے مجھے جوائن کریں---کچھ ڈسکشن کرنی ہے---" اور کسی کو کوئی پرابلم؟"جنت کو سنانے کے بعد اب دوسروں سے مسائل پوچھے ---جا رہے تھے

---نو سر---"سب کے انکار میں سر ہلانے پر وہ کانفرنس روم سے نکل گئے"

****

جنت نے شاپنگ کیا کرنی تھی اسکا تو بی پی ہی لو ہو چکا تھا---ایسے لگ رہا تھا جیسے ماں ---دو سال کے بچے کو تیز ٹریفک روڈ پر چھوڑ کر چلی جائے

وہ اسکی ذمہ داری ایک ایسے آدمی کو دے رہے تھے جو آج اسے نہایت گھٹیا آفر دے چکا تھا---کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے وہ بار بار اپنی پیشانی مسل رہی تھی ---

اب کون سی مصیبت رہ گئی ہے جو مجھ پر نازل نہیں ہوئی---"اس نے چھت کو گھورتے انتہائی کوفت بھرے انداز میں کہا ---

اب معیز سے کیا کہوں گی؟"سب سے بڑی پریشانی تو اسکی ہی تھی"

جہنم میں جائیں سب, آگ لگے کانٹریکٹ کو, مرے ابراہیم حسین--"جنت" نے مزید بھڑاس نکالی---کمرے میں کوئی نہیں تھا یہی اچھا موقع تھا---پہلے اس نے سوچا فون کر کے انفارم کر دے مگر پھر اسکے آفس میں ہونے کے خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا---کافی دیر بے دلی سے ایل ای ڈی پر چینل سرچنگ کرتی رہی --پھر اُٹھ کر اپنی پیکنگ کرنا شروع کی

---شام ڈھلے ساڑھے چھ پر تحریم روم میں داخل ہوئی

ہم دبئی مال گھومنے کا پلان کر رہے تھے---طحٰہ اور مجھے شاپنگ کرنی تھی تم"

---چلو گی؟"اس نے دوستانہ لب و لہجے میں اس سے پوچھا

چلو نا تم انجوائے کرو گی وہ دنیا کا سب سے بڑا مال ہے---اور وہاں تعمیر انڈر واٹر"

--زوو تو بہت مشہور ہے--"تحریم کے اسرار پر جنت راضی ہو گئی

دبئی مال کی انٹرنس قابل دید تھی---بڑے بڑے گول کُھلے گملوں میں پھول لگے

تھے ایک قطار میں ہی کافی سارے پڑے تھے---باہر سے بلڈنگ سنہری تھی---

دبئی مال رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا جبکہ خرید و فروخت کے حساب سے

چھبیس نمبر پر آتا ہے----بارہ سو سے زائد دکانوں اور ایک سو بیس کے قریب

ریسٹورینٹ/کیفے اور بائیس سنیما اسکرین کے ساتھ یہ دبئی میں سیاحت کو فروغ

دینے میں اعلیٰ کردار ادا کرتا ہے---دو ہزار بارہ میں دبئی مال کو دنیا کا سب سے زیادہ

وزیٹ کرنے والے مال کا اعزاز ملا تھا---نیو یارک میں تقریباً پچاس ملین افراد نے

دو ہزار بارہ میں وزٹ کیا جبکہ پینسٹھ ملین نے---اور یہ تعداد آنے والے سالوں ---میں بڑھتی رہی

مال کے اندر داخل ہوتے ہی انہیں اندازہ ہو گیا کہ یہ مال کتنے بڑے رقبے پر پھیلا ---ہوا ہے---جبکہ باہر پارکنگ میں چودہ ہزار گاڑیاں باآسانی جگہ بنا سکتی تھیں

شاپنگ سے پہلے انڈر واٹر زوو دیکھنا ہے---کہیں ٹکٹ زیادہ مہنگا نہ ہو--"تحریم" ---کا تو بس نہیں چل رہا تھا آتے ساتھ انڈر واٹر زوو میں گھس جائے

چلو پھر پہلے وہیں چلتے ہیں---"ایک سو بیس درہم کا ٹکٹ تھا جو پاکستانی کرنس کا" تقریباً پانچ ہزار تھا---کرنسی ان کی طحٰہ پہلے ہی تبدیل کروالایا تھا---جنت نے ان سب کے سامنے تو منع نہیں کیا--آخر عزت کا سوال تھا لیکن اتنا مہنگا ٹکٹ اسے رونے پر مجبور کر رہا تھا---ٹکٹ لے کر وہ لائن میں لگ گئے---عمارت کے اوپر -نیلے رنگ میں اکیوریم اینڈ انڈر واٹر زوو لکھا تھا---اسی رنگ کی مچھلی بھی بنی تھی --

دو ہزار بارہ میں اس واٹر زو کو ایوارڈ بھی دیا گیا تھا---انڈر واٹر زو میں تقریباً تین سو سمندری جانوروں کی اقسام موجود تھیں جن میں شارک بھی تھی---ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی غار میں گھس گئے ہیں اور سر اُٹھا کر دیکھو تو سمندر میں مچھلیاں تیر رہی ہیں---اس غار نما سیدھے راستے سے گزر کر وہ اندر کھلے حصے میں داخل ہو گئے---بہت سے سمندری جانور دیکھتے وہ انہیں سراہ رہے تھے---تصویریں اُتار رہے تھے---طٰہٰ سے جنت نے اپنی ڈھیر ساری تصویریں اپنے سمارٹ کے کیمرے میں قید کروائیں---اب اسے ٹکٹ کے پیسوں پر افسوس نہیں ---ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

مال میں گھومنے والوں کی تفریح کیلیے ایک ڈائنو سور بھی تھا---چوبیس میٹر لمبا اور ---سات میٹر اونچا

طٰہٰ میری ایک تصویر لو---"جنت نے فوراً اپنا موبائل اسے تھمایا"

بس جنت کا ٹریولنگ البم ریلیز ہونے والا ہے--"سر لغاری نے مذاق اُڑایا--"

جنت کو مطلق پرواہ نہیں تھی---پھر ایک ریسٹورینٹ میں ڈنر کر کے وہ خوب تفریح کر کے رات گئے تک لوٹے تھے---ان سب نے ائیر پورٹ کی تیاری ---پکڑی جبکہ سر لغاری کا ذمہ جنت کو دوسری منزل پر منتقل کرنا تھا

****

سم ویئر سے سات منٹ کی ڈرائیو پر ڈلمون پیلس ہوٹل تھا---یہ ہوٹل ہر گز بھی دبئی وزٹرز کیلیے مہنگا نہیں تھا---بزنس کیلیے آنے والے افراد ایک رات سٹے کا تین ہزار کے قریب قریب بھرتے ہیں---یہ ہوٹل وائی فائی, نائٹ کلب, بار, ریسٹورینٹس کی سہولت سے مزین تھا---سر لغاری اسے ریسیپشن پر سے کیز لے ---کر دے چکے تھے

آرام سے رہو--میٹنگ دو تین دن بعد ہی ممکن ہے---کسی بھی چیز کی" ضرورت ہو یا کوئی پریشانی سب سے پہلے مجھے بتانا ہے اوکے ؟"وہ نہایت مخلص لہجے ---میں کہہ رہے تھے

اگر کہیں باہر گھومنے وغیرہ کا پلان ہو یا باہر کھانے کا تو اکیلے مت جانا مجھے بس" ایک مسیج کر دینا اور یہاں بار کی جانب تو بالکل نہیں جانا--"وہ اسے اچھے سے --ہدایات دے رہے تھے

---جنت نے ان کی تمام باتیں سُن کر سر ہلا دیا

---چلو اپنا خیال رکھنا---"سر لغاری اسے خدا حافظ کہتے چلے گا"

جنت اپنے کمرے میں داخل ہوئی چھوٹی سی گیلری میں ایک جانب واش روم تھا-- -آگے کھلا کمرہ تھا---بیڈ پر سفید بیڈ شیٹ بچھی تھی اور گلابی کمفرٹر پڑا تھا---روم میں اے سی بھی چل رہا تھا---پیچ رنگ کا دو سیٹر صوفہ بیڈ کے ساتھ والی دیوار کے پاس پڑا تھا اور بیڈ کے سامنے لکڑی کا آئرن میز تھا---ایل ای ڈی بھی موجود

تھا--- براؤن پردے اور ہلکے نیلے رنگ کا کارپٹ بچھا ہوا تھا--- جنت نے سب سے پہلے اپنا سفری بیگ ایک طرف رکھ کر کھولا اور سادہ سا سوٹ نکال کر واش میں --- چل دی--- گرے اور سفید ٹائلز سے واش روم جگمگا رہا تھا

****

دبئی میں واٹس ایپ بینڈ تھا وہ سب مسینجر سے ہی رابطے میں تھے--- ابراہیم حسین کے مینجر کا پیغام آیا تھا اسے صبح دس بجے تک پارکنگ میں آنے کا کہا گیا تھا-- معیز کی بھی بے تحاشا کالز آئیں ہوئیں تھیں, مسیجز بھی تھے- جنت نے اسے کال --- بیک کیا--- تیسری بار کال پِک کر لی گئی تھی

www.novelsclubb.com

کہاں ہو تم؟ میں پوری رات ائیر پورٹ پر بیٹھا رہا ہوں رات کو بھی کالز کیں مگر" کوئی جواب نہیں--- تمہیں میری پریشانی کا اندازہ ہے؟" وہ غصے و پریشانی میں کہہ --- رہا تھا

"--- مم--- معیز وہ"

--وہ کیا؟"معیز تقریباً چیخا"

ایکچوئلی باس نے سٹے بڑھا دیا ہے---وہ میٹنگ--"جنت ابھی بول ہی رہی تھی" کہ کال کاٹ دی گئی

ہیلو؟ہیلو؟معیز؟"اس نے گہری سانس لی اور دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا---"

دس منٹ بعد اس نے دوبارہ کال کی مگر دوسری جانب آف لائن آ رہا تھا---دو تین بار مسلسل کال کرنے پر بھی کوئی جواب نہیں آیا---جنت اُٹھی اور فریش ہونے چل دی

جنت کو یہی لگا کہ سارا گروپ وہاں اکٹھا ہو گا مگر وہاں اسکے سوا کوئی نہیں تھا---

--مینجر نے کار اسکے سامنے روکتے ونڈو کا شیشہ نیچے کیا تاکہ جنت اسکی شکل دیکھ سکے

باقی گروپ میمبرز کہاں ہیں؟اور ہمیں جانا کہاں ہے؟"جنت کار میں نہیں" ---بیٹھی تھی ونڈو سے اندر چہرہ کرتے پوچھنے لگی

مجھے صرف آپ کو کانفرنس روم تک پہنچانے کا آرڈر ہے اسکے سوا میں کچھ نہیں" جانتا---"کھرا جواب آیا مگر اس نان پروفیشنل انداز نے جنت کو تپا دیا تھا---غصے ---سے گاڑی میں بیٹھتے ٹھک سے دروازہ بند کیا

آج پھر وہ جمیر اٹاورز کے اُسی میٹنگ روم میں ابراہیم حسین کا انتظار کر رہی تھی اور اپنے ملازم ہونے کا احساس شدت سے اسکے دل میں جاگ رہا تھا کاش اسے نوکری سے زیادہ اپنی عزتِ نفس کی فکر ہوتی اگر وہ نوکری چھوڑ بھی دیتی تو اس نے بھوکے نہیں مرنا تھا نہ اسکے بچے فاقے کاٹتے مر جاتے---بیس منٹ کے انتظار کے بعد --اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی---جنت نے اپنے دونوں ہاتھ اچھے سے مروڑے

-

گُڈ مارننگ!"جب جنت اس سے کانفرنس میں ملی تھی تب اسکے بال, مونچھیں" سیاہ تھیں---شاید اس نے بال ڈائی کروائے تھے---سیاہ پینٹ کوٹ میں وائٹ ---شرٹ پہنے سیاہ ہی ٹائی لگا رکھی تھی

www.novelsclubb.com

---مارننگ!"جنت نے ناگواری چھپائی نہیں تھی"

کیسی ہیں آپ؟"سنجیدگی سے پوچھا"

اگر ہم مارکٹنگ کے حوالے سے آپ کی ڈیمانڈز جان لیں تو کام جلد از جلد مکمل"
ہو جائے گا اور یقیناً آپ کا وقت بھی بچے گا---"جنت بھی جواباً سنجیدہ مگر تیکھے لہجے
---میں بولی

مجھے آپ سے معذرت کرنی تھی---کل ہماری جو بھی گفتگو ہوئی وہ بالکل بھی"
ارادتاً نہیں تھی---"وہ سر جھکائے بالکل نرسری کلاس کے بچے کی طرح بیٹھا تھا جو
ٹیچر کی ناراضگی سے خوفزدہ ہوتا ہے--جنت نے گہرا سانس لے کر ادھر اُدھر
---دیکھا

"I apologize for that!"

---اسکی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ سر اُٹھا کر اسکی طرف دیکھتا بولا

ہمیں اس موضوع پر گفتگو ترک کر کے کام شروع کرنا چاہیے سر---" جنت اپنا
---لیپ ٹاپ کھولتی بولی

مطلب آپ نے میری سوری ایکسپٹ نہیں کی؟" وہ اسکی اسکرین پر جھکی پلکوں کی
جانب دیکھتا بولا---ہلکے گلابی و جامنی پرنٹ کے کاٹن کے مکمل لباس میں وہ بہت
---پُر وقار و دلکش دِکھ رہی تھی

آپ خفا رہیں گی تو ہم کام کیسے کریں گے؟" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا جنت نے سر اُٹھا
---کر اسے دیکھا

سر ہم اپنے رشتے داروں و دوستوں سے خفا ہوتے ہیں---کلائنڈز سے نہیں---"
---" جنت نے سہولت سے اسکی بات ٹالی

ٹھیک ہے پھر ہم تین بجے ملتے ہیں کیونکہ آپ کے اس موڈ کے ساتھ ہم صحیح"
طرح کمیونکیٹ نہیں کر سکتے اور ڈسکشن کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا---" وہ کرسی
چھوڑ کر کھڑا ہو چکا تھا اسکا انداز اب بالکل ایک رئیس زادے جیسا تھا---اکڑ و

مغرور---اپنا کوٹ سیٹ کی بیک سے اُتارتا وہ یہ جا وہ جا--- جنت کا منہ کچھ کہنے کو کھلا کا کھلا ہی رہ گیا--- عجیب آدمی تھا جنت کا دل چاہا اپنا سر کہیں مار دے--- کس مصیبت میں پھنس گئی ہے

****

پورا دن ایک کمرے میں قید رہنا بہت مشکل تھا--- جنت نے پہلے تو ابراہیم جسین کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جو اسے پاکستان کی امیر ترین شخصیات کی لِسٹ میں بہت آسانی سے مل گئی---جو جدی پُشتی امیر تھا تبھی ایک ملٹی نیشنل بینک کا سی ای او ہونے کے ساتھ ساتھ اس نے ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کی بھی بنیاد پندرہ سال پہلے ڈالی تھی---وہ چالیس کا نہیں چھیالیس (46) سال کا تھا---اسکے بہت سے انٹرویوز بھی انٹرنیشنل میگزین کی زینت بنے ہوئے تھے---اسکی تصویریں دیکھ کر جنت کو وہ کوئی ماڈل ہی لگتا تھا---بہت کم لوگ بڑھتی عمر میں اپنی پرسنیلٹی مینٹین رکھ سکتے ہیں اور ایک انٹرویو میں اسکی صحت کی جانب سے

بھی سوال کیا گیا تھا--- جس پر اس اپنی پراپر ڈائٹ اور کثرت سے پانی پینے کا ذکر کیا --تھا

جنت کو بہت تلاشنے پر بھی اسکے حوالے سے کوئی سکینڈل نہیں ملا تھا نہ ہی کوئی ---ذاتی معلومات یا خاندان کے کسی فرد کا ذکر

پھر اس نے اپنی نالج بڑھانے کو ڈو کیو منٹریز دیکھنا شروع کر دیں---
فلمیں, ڈرامے, گانے یہ سب اسے پسند نہیں تھا حالانکہ پاکستان کا ہر دوسرا بچہ یہ سب سنتے دیکھتے ہی جوان ہوتا ہے---دوپہر تین بجے اسے پھر آدھے گھنٹے میں --- پارکنگ میں پہنچنے کا پیغام آیا

www.novelsclubb.com

بالوں کی اونچی پونی بنا کر اس نے پنک گلوز لگایا, آنکھوں میں کاجل ڈالا اور کپڑے تبدیل کر کے اپنے روم کو لاک لگا کر نیچے آ گئی---اپنی دو دھیاں کلائی پر بندھی راسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے وہ اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگی جب ایک سیاہ رنگ کی بی ایم

ڈبلیو تیزی سے اسکے پاس آ کر رُکی---جنت منہ میں ہی بڑبڑاتی پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی---گاڑی کا شیشہ نیچے ہوئے

"کم آن مِس جنت!" ابراہیم حسین نے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا---ساتھ ہی کار ڈور کا لاک اوپن کیا---جنت تو اسے یہاں دیکھ کر ہی شاکڈ میں تھی فوراً عمل نہیں کر سکی---

"ہیلو!" اس نے ہاتھ ہلایا تو جنت سٹپٹا کر جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی---گاڑی --میں اے سی چل رہا تھا مگر ننھے ننھے موتی جنت کی پیشانی پر چمکنے لگے تھے

ایک اتنا امیر شخص اسے پِک کرنے آیا تھا مگر کیوں؟

---ابراہیم حسین بے نیازی سے ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا

"آپ نے بلاوجہ زحمت کی میں کیب لے کر آ جاتی---اگر آپ مجھے لوکیشن بتا دیتے تو---" تقریباً پانچ منٹ بعد گاڑی میں اسکی آواز گونجی

-کیوں میرا آنا آپ کو اچھا نہیں لگا؟"اس نے ذرا کی ذرا گردن موڑ کر اسے دیکھا"

--

---وہ جلدی سے بولی "I didn't mean that نن---نہیں"

اگر میں کہوں کہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں تو؟"جنت کو بڑی اُلجھن ہوتی تھی"

---اسکی بات میں سے بات نکالنی والی عادت سے

مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے آپ آئیں یا آپ کے ماتحت مگر آپ پرسوٹ نہیں کرتا"

اپنے امپلائی کو پِک کرنا---"اس نے نارمل سے لہجے میں کہتے ونڈو سے باہر دیکھنا

--شروع کر دیا

www.novelsclubb.com

اگر میں آپ کو صرف اپنا امپلائی سمجھتا تو کبھی آپ کو پِک کرنے نہیں آتا---"وہ"

---ونڈ اسکرین کی جانب دیکھتا ہی بولا

لیکن میں آپ کو صرف اپنا باس سمجھتی ہوں نتھنگ ایلس!"جنت اب کی بار کچھ"
---سختی سے بولی

اہمم--آپ ضرورت سے زیادہ روڈ نہیں ہو رہیں؟"اس نے گردن موڑ کر"
---جنت کو دیکھا جو ہاتھ گود میں رکھے ونڈ اسکرین کی جانب دیکھ رہی تھی

سوری!"جنت دھیمی آواز میں بولی تو ابراہیم حسین کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ"
ٹھہر گئی بلکہ وہ ہنسنے لگا--جنت کو سمجھ نہیں آئی وہ کیوں مسکرا رہا ہے؟پانچ منٹ مزید
خاموشی رہی---وہ جمیرا سے آگے جا رہے تھے---جنت باہر کے نظاروں سے
---لُطف اندوز ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

میوزک پسند ہے آپ کو؟"اس نے جنت کی طرف دیکھتے کہا---اس نے نفی"
---میں سر ہلایا وہ کچھ نروس سی لگی تھی اسے

ہم کہاں جا رہے ہیں؟"جنت نے باہر دیکھنا ترک کر دیا---ابراہیم حسین نے"
کوئی جواب نہیں دیا جیسے سنائی ہی نہ دیا ہو--عجیب آدمی تھا---جنت نے بھی

دوبارہ نہیں پوچھا---گاڑی میریکل گارڈن کی پارکنگ میں کھڑی کرتے ابراہیم حسین نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا---وہ حیران کن سی باہر نکلی جہاں مختلف ممالک کے لوگ آجا رہے تھے---دبئی میں سب سے زیادہ تعداد بھارتیوں کی اور پاکستانیوں کی ہے اسکے بعد بنگلہ دیشی, فلیپینز اور امریکنز کی یہاں دبئی کے لوگ ---مطلب اماراتی صرف ستر اں فیصد ہیں

آؤ---"ابراہیم حسین نے پہلے سے خریدی گئیں ٹکٹس چیک کروائیں اور اسے" لیے اندر بڑھ گیا مطلب وہ پہلے سے یہاں آنے کا پلان کر کے آیا تھا---جنت کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اتنی خوبصورت جگہ پر آکر وہ خوشی کا اظہار کرے یا اسکے --یوں بن بتائے یہاں لانے پر غصے کا

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"جنت نے کوشش کی تھی اپنا لہجہ سخت رکھنے کی مگر ا" ابراہیم حسین ایک امیر آدمی ہے اور فلحال وہ اسکے انڈر کام کر رہی ہے یہ بات اسے مقابل سے سخت لہجے میں مخاطب نہ ہونے دیتی---وہ لوگ مکمل چھتریوں سے

www.novelsclubb.com

-ڈھکی راہداری میں کھڑے تھے---راہداری کے دونوں کنارے پھول لگے تھے

--

اس سے بہترین جگہ مجھے پورے دبئی میں نہیں ملی جہاں کھڑے ہو کر میں اپنے بی" کر سکوں--"پھولوں سے ڈھکی راہداری apologize ہیویر کیلیے تم سے

میں وہ بالکل ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے---وہ اس سے قدمیں اونچا تھا جنت چہرہ اوپر کیے اسے دیکھ رہی تھی جب ابراہیم حسین نے کوٹ کی

---اندرونی پاکٹ سے ایک خوبصورت سفید گلاب نکال کر اسکے سامنے کیا

"I apologize for hurting you! "

www.novelsclubb.com

وہ جنت کے چہرے پر نظریں جمائے بولا جو ہلکی ہلکی سُرخی لیے ہوئے تھا---

گہرے نیلے رنگ کی چکن کی شرٹ کے ساتھ سفید ٹراؤزر اور دوپٹہ میں وہ کچھ

---پریشان سی لگ رہی تھی

سس--سر آآ---پ--"جنت ہاتھ اُٹھائے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی مگر"
---کہہ نہ سکی

میں نے کبھی اپنے کسی امپلائی سے سوری نہیں کیا جنت---"وہ اب بھی گلاب کا"
پھول پکڑے کھڑا تھا جسے جنت نے آہستگی سے لے لیا--اسکی اُنگلیاں ابراہیم
---حسین کی اُنگلیوں سے مِس ہوئیں تھیں جنت نے چہرے پر آتے بال پیچھے کیے

"Thank you!"

وہ مسکرایا---جنت اور وہ اب ساتھ ساتھ راہداری سے گزر رہے تھے

اب تو آپ خفا نہیں ہیں نا؟"اس نے سامنے دیکھتے ہی دریافت کیا"

خفا تو نہیں مگر آپ کی آفر مجھے بہت بری لگی تھی ایون مجھے اندازہ نہیں تھا کہ"
ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کا مالک مجھ سے اس قسم کی گفتگو کر سکتا ہے---"اس
---نے سر جھکاتے گلاب کی پتیوں پر اُنگلی پھیرتے کہا

بس کئی بار ہو جاتا ہے آپ کی ایک ہی فارمولا ہر بندے پر اپلائی کرنے کی کوشش" کرتے ہیں--- خیر میں نے جو بھی کہا اُسے بھول جائیں---"اب کی بار اس نے ---جنت کی جانب دیکھا تو وہ مسکرائی

دبئی میریکل گارڈن کو دنیا کے سب سے بڑے قدرتی پھولوں کا باغ ہونے کا اعزاز حاصل ہے--- یہ دو ہزار تیرہ میں کھلا تھا--- باغ میں پچاس ملین پھول اور ڈھائی سو ملین پودے لگے ہیں--- یہ صرف اکتوبر سے اپریل تک کے مہینوں میں کھلتا ---ہے دوسرے مہینوں میں زیادہ گرمی کے باعث اسے بند رکھا جاتا ہے

وہ لوگ باغ میں گھومتے باتیں کرتے آئسکریم بھی کھا چکے تھے---مارکٹنگ کے حوالے سے اس نے پہلے جنت سے اُسکی سٹرگلنگ کا پوچھا جسے جنت نے مختصر سا بتایا پھر ابراہیم حسین نے بینکنگ کے نئے نظام کے حوالے سے اپنے پلان بتانا ---شروع کیے بھیج میں موضوعِ گفتگو بدل بھی جاتا تھا

گارڈن میں بڑی سی پھولوں کی ائیر بس جسے جہاز بھی کہہ سکتے ہیں کو دیکھ کر جنت نے واؤ کے انداز میں منہ کھولا--

کتنا خوبصورت ہے یہ سب, میں نے اتنا بڑا پھولوں کا باغ آج تک نہیں دیکھا---" دِس از ونڈر فُل---" باغ میں صرف جہاز ہی نہیں بڑے بڑے مکی ماؤز, بطخیں اور دوسرے کارٹون بھی پھولوں سے بنے تھے---

Guinness book اس ائیر بس کو سب سے بڑے فلاور سٹرکچر کی بناء پر" of world record میں بھی شامل کیا گیا ہے---"ابراہیم حسین نے بتایا---

www.novelsclubb.com

یہ ہے بھی تو اتنا بڑا---" جنت اُس چھوٹے بچے کی طرح بولی جو پہلی بار ائیر پورٹ پر جہاز دیکھنے جاتا ہے--ابراہیم حسین نفی میں سر ہلاتا مسکرایا---

چلیں؟"اس نے جنت سے پوچھا"

مگر ابھی ہم نے پورا تو گھوما نہیں ہے--"جنت دور سے نظر آتے سورج مکھی کے پھولوں کو دیکھتی بولی"

گارڈن بہت بڑا ہے تم تھک جاؤ گی---"وہ نرمی سے بولا"

بس اُس طرف سے ہو آتے ہیں پھر چلیں گے--"اس کے اسرار کرنے پر وہ اُس طرف بھی گھوم آئے---واپسی پر بھوجن ریسٹورینٹ آ گئے جو کہ بالکل گارڈن کے قریب تھا---کیونکہ جنت نے اسے بتایا تھا وہ چائنیز,اٹالین,امریکن کھانے نہیں کھاتی--ریسٹورینٹ کا کھانا واقع ہی لذیذ تھا---اسے بیف مٹن بھی نہیں پسند تھا یہ ---بات بھی ابراہیم کو آرڈر کرتے پتا لگی

www.novelsclubb.com

بہت سستا کھانا کھاتی ہو تم---"ابراہیم حسین نے وائٹ رائز,وجیٹیبل اینڈ چکن سلاد کے ساتھ لیے تھے---جنت جو مٹکے والی بریانی کھول رہی تھی سر اُٹھا کر ---اسے دیکھنے لگی

معیز بھی یہی کہتے ہیں اگر وہ ابھی ہوتے تو میں کسی چائنیز ریسٹورینٹ میں بیٹھی"
ہوتی---"وہ بے دھیانی میں پُر جوش انداز میں بولی---اس دوران ان کے
---درمیان تھوڑی بے تکلفی جنم لے چکی تھی

معیز؟"ابراہیم حسین نے بریانی پلیٹ میں نکالتی جنت کو دیکھا"

"My husband!"

جنت سرسری انداز میں بولی---ابراہیم حسین مسلسل بے فکر سی جنت کو دیکھ رہا
تھا

کک--کب ہوئی آپ کی شادی؟"اس نے اپنے لہجے کو نارمل بنانا چاہا تھا--مگر"
اگلا چاولوں کا چمچ اس سے نگلا نہیں گیا

---ہمم فار فائیو منتھس---"جنت نے سوچ کر بتایا"

اتنی جلدی کیا تھی شادی کی؟"وہ ہلکے سے مسکرا کر پلیٹ میں کانٹا ہلاتا بولا"

مجھے کہاں تھی امی ہی پیچھے پڑی تھیں---"وہ بگڑے منہ سے بولی---اسکا انداز" اب بالکل کالج گرل جیسا تھا بے فکر, لاپرواہ جو سختی و ناگواری ابراہیم کیلیے پہلے اسکے ---انداز میں تھی وہ بالکل مفقود ہو کر رہ گئی تھی

ویری بیڈ---ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی یہ پاکستانی فیملیز اپنی گرلز کو گرو کیوں" نہیں کرنے دیتیں؟ پہلے ہی انہیں ایسے ریلیشن میں باندھ دیتے ہیں کہ وہ نہ اپنے بارے میں سوچ سکیں نہ ترقی کر سکیں---دنیا چاند پر پہنچ جائے گی مگر ان کی سوچ وہی چار دیواروں سے ٹکریں مارتی رہے گی---میں تو کبھی غلطی سے پاکستانی نیوز چینل لگالوں تو تین دن ڈپریس ہی رہتا ہوں---عورتوں کو تو وہاں کے مرد انسان ہی نہیں سمجھتے---عورتوں کے ساتھ گھٹیا و تفریقی سلوک کرنے والا چھٹا ملک ہے پاکستان---کین یو امیجن؟"ابراہیم حسین نے جھرجھری لی---جنت اب ---کھانا چھوڑ کر اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

ایم شیور تمہارے ہبی نے بھی بہت کوشش کی ہو گی تمہیں گھر میں قید کرنے"
"---کی

"you know what jannat these typical pakistani men can never seen their women to be succeed."

وہ فوک کو پلیٹ کے کنارے پر رکھ کر ٹیبل کی طرف جھکا جنت کا پُر سوچ چہرہ دیکھ
---رہا تھا

یہ خود تو وہ آسائشیں اپنی بیویوں کو دے نہیں سکتے اور جب وہ خود اپنی تلاش میں"
کھڑی ہوتی ہیں تو ہاتھ پیر توڑنے کے ڈراوے دے دیتے ہیں---ہونہہ "وہ اب
---دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

---معیز بہت اچھی نیچر کے ہیں---"وہ زبردستی مسکرائی"

ایم شیور وہ ایسا ہی ہو گا آفٹر آل اتنی پریٹی, چارمنگ وائف کے ساتھ کوئی سختی سے" بات بھی نہ کر سکے---اور جب تم روتی ہو---" وہ اسکی جانب دیکھ کر گہری -- مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے آنکھیں بند کر گیا جیسے کوئی منظر یاد کر رہا ہو

پلیز کسی کے سامنے اپنے آنسو کبھی مت بہانا---" جنت نے نا سمجھی سے اسے" دیکھا---معیز بھی اسکے رونے پر تڑپ جاتا تھا

سیریسلی بہت دکھ ہوتا ہے تمہیں دیکھ کر جیسے کوئی بہت اپنا ہو--" آخری الفاظ" اس نے مخمور لہجے میں کہے---جنت نے پلکیں جھکا کر کھانے کی طرف توجہ دینا ---شروع کر دی

www.novelsclubb.com

اور کچھ نہیں بتاؤ گی اپنے ہبی کے بارے میں؟ ویسے اُس نے تمہیں فری ہینڈ دیا" ہوا ہے کافی, تبھی تو دبئ آنے دیا---" وہ دوبارہ سے کھانے میں مصروف سرسری ---سا پوچھ رہا تھا

ضد کرنا پڑتی ہے پھر کہیں جا کر اجازت ملتی ہے---"جنت بریانی کھاتی افسردگی"
سے بولی

"Exactly! Trust issue"

---وہ طنزیہ ہنسا

تنگ نظری میں پاکستانی مردوں نے پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا ہے---"وہ اپنی
---رائے مسلسل دے رہا تھا

---آپ بھی تو پاکستانی مرد ہیں---"جنت اچانک ہی بولی تھی"

"Hahah I'm far different from them--"

(--میں اُن سے بہت مختلف ہوں)

پاکستان کے ایک سوشل ویل ایجوکیٹڈ طبقے سے بلانگ کرتا ہوں---ہم"
ایلائٹ کلاس والے اتنا چھوٹا ذہن نہیں رکھتے---"وہ اب کی بار کچھ سخت لہجے میں

بولا تھا جنت نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا---ریسٹورینٹ کا انٹریئر سفید اور سنہری رنگ کا تھا جبکہ پردے ہلکے رنگ کے تھے---کھانا کھانے کے بعد ابراہیم حسین ---نے بِل ادا کیا اور باہر گاڑی میں آ بیٹھے

تم پہلے کبھی دبئی آئی ہو؟"اس نے گیر لگاتے پوچھا---جنت نے نفی میں سر"

---ہلایا

چلو تمہیں دبئی کی سب سے خوبصورت اور اپنی پسندیدہ جگہ پر لے کر جاتا ہو--""

---وہ مسکرایا---گاڑی کو ٹرن دیا

"---رات ہو گئی ہے"

---رات میں ہی وہاں مزہ آتا ہے--"اس نے جنت کی بات کاٹ دی"

"---لیکن"

www.novelsclubb.com

میرے ساتھ ضد لگانے کی کوشش بھی نہیں کرنا---"وہ رعب جمانے والے"

---انداز میں بولا

****

دبئی میں دنیا کا سب سے بڑا فاؤنٹین ڈانسنگ شو بالکل برج خلیفہ, دنیا کے سب سے

بڑے ٹاور کے سامنے دیکھنے کو ملتا ہے---یہ سسٹم تین سو ایکڑ مصنوعی جھیل پر

--تعمیر کیا گیا ہے

یہاں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا---فوارے اپنے مخصوص انداز میں رقص گری میں

مصروف تھے---ہلکا ہلکا عربی میوزک پر سکون فضا میں ارتعاش برپا کر رہا تھا---

---آہستہ آہستہ روشنیاں بڑھنے لگیں---فانوس جلنے لگے

"It's mesmerizing!"

گرِل پر ہاتھ رکھے جنت تیزی سے رقص کرتے فواروں کو دیکھتے مدھم آواز میں ---بولی جو اسکے بالکل پاس کھڑے ابراہیم حسین نے بخوبی سنی تھی

"it's beautiful!"

جنت فواروں کو پانچ سو فٹ کی بلندی پر شوٹ کرتا دیکھ کر معصومانہ مسکان کے ---ساتھ پر جوش انداز میں بولی

"Not more than your smile--"

ابراہیم حسین اب جنگلے سے کمر لگا کر اسکے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا--- جنت کی --- مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی

"Don't try to flirt with me--"

جنت نے اسکی جانب دیکھتے سنجیدگی سے ٹوک دیا پھر دوبارہ فاؤنٹین ڈانسنگ شو ---دیکھنے میں مصروف ہو گئی

اتنی خوبصورت مسکراہٹ اور اتنی دلنشین آواز میں نے آج تک نہ دیکھی ہے نہ" سنی ہے---"اسکی جانب ہلکے سے جھک بولا تو جنت کے گلابی ہونٹ کھلکھلائے سچ کہہ رہا ہوں---"جنت کے شکی انداز پر دیکھنے پر وہ مسکرا کر بولا---جنت اب" ---کی بار سر جھکائے مسکرائی

مرد جانتا ہے عورت کو شیشے میں کیسے اُتارنا ہے---سب سے پہلے وہ آپ کے خدوخال کی تعریف میں زمین آسمان ایک کرے گا---آپ کی معمولی سے معمولی چیز کی بھی تعریف کرے گا جیسے دنیا و کائنات کا سارا حُسن ساری ادائیں آپ میں ہیں اور عورت خوش فہمی کے آسمان پر یوں اُڑنے لگتی ہے جیسے کوئی مغرور پرندہ آسمان کے سینے پر پروان بھرتا زمین کا راستہ بھول جاتا ہے پھر اِسکو بس ٹھوکر ہی --واپس لا سکتی ہے

آؤ پکچر لیتے ہیں---"ابراہیم حسین نے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے جدید سمارٹ"
فون نکالا پھر سیلفی لینے لگا---ایک سیلفی کے بعد اس نے برا سا منہ بناتے موبائل
جنت کو پکڑایا پھر اپنا کوٹ اُتار کر اسکے ایک بازو پر ڈالا---اپنی آستینیں چڑھائیں
اب اچھا لگ رہا ہوں؟ایک خوبصورت ,ینگ لڑکی کے ساتھ سیلفی لیتے"
کا شکا ہو رہا ہوں--"اس نے پہلے جنت سے inferiority complex
---پوچھا پھر خود ہی مسکراتے ہوئے کہنے لگا
---آپ اب بھی ینگ ہی لگتے ہیں---"جنت نے تعریف کی"
تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں---"وہ اسکے برابر کھڑا ہوتا بولا---دونوں نے پیچھے"
گرِل سے ٹیک لگا رکھی تھی---جنت کا کندھا اسکے بازو سے مِس ہو رہا تھا---
ابراہیم حسین نے اس منظر کو اپنے قیمتی سمارٹ فون میں قید کر لیا---پھر وہاں ایک
آدمی سے بھی گزارش کر کے اس نے اپنی اور جنت کی بہت سی تصویریں اُتروائیں-
---اسکا کوٹ اب تک جنت کے بازو پر لٹک رہا تھا

ابراہیم حسین اسے ہاٹل ڈراپ کر کے واپس چلا گیا تھا---اس تمام عرصے میں ایک بے تکلفی سی ان کے درمیان پیدا ہو چکی تھی جس میں بڑا ہاتھ ابراہیم حسین کا تھا وہ ایک پل کو خاموش نہ ہوتا اور ہر بات پر اسے رائے دینے کو بھی اُکساتا---

جنت تھکی ہاری اپنے روم میں داخل ہوئی آدھا گھنٹہ یونہی سوشل میڈیا اکاؤنٹس چیک کرتی سستی سے لیٹی رہی پھر چینج کیا اور آکر معیز کو کال ملائی---وہ آف لائن تھا---جنت نے اسے ڈھیر سارے سوری کے مسیجز لکھے---یہاں ٹھہرنے کی مجبوریاں بھی لکھ ڈالیں---رونے والے اموجی بھیجے وہ پورا گھنٹہ اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتی رہی مگر دوسری جانب سے ایک بھی جواب نہیں آیا---

موٹے موٹے آنسو جنت کی سیاہ آنکھوں میں بھرنے لگے---لمبے خوشگوار دن کا اختتام بہت اُداس کن تھا---

آنسو لے کر آیا ہوں الفاظ نہیں

اب تو کہہ دو تم مجھ سے خفا نہیں

www.novelsclubb.com

****

رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی---وہ بیڈ کے ایک طرف دراز دوسرے فرد کی خالی جگہ کو دیکھ رہا تھا---چہرے پر اُداسی رقم تھی---بہت ساری اچھی بری جھلکیاں ---آنکھ سے گزر رہی تھیں

"you are mine and I'll never leave you, never ever!"

---ایک وعدہ یاد آیا تھا معیز کو

وہ اسے سپیز دینا چاہتا تھا اور وہ دے بھی رہا تھا مگر کیا اتنا کافی نہیں تھا؟ کیا اتنے پر جنت کا گزارا نہیں تھا؟ وہ اسکی ایک ضد ایک خواہش پوری کرتا تھا وہ دوسری لے کر پہلے ہی کھڑی ہو جاتی تھی---کیا وہ اسے اتنا غیر اہم سمجھتی تھی کہ ایک فون کر کے اپنی سیٹ کینسل ہونے کا نہیں بتا سکی؟ کیا وہ اتنا معمولی ہے؟ اتنا غیر اہم ہے اسکی زندگی میں؟

ایک دکھ,ایک کرب,ایک چبھن تھی اس حقیقت میں جو اسے بری طرح گھائل کر گئی تھی---اسے پانچ ماہ گزر جانے کے بعد بھی جنت کا دھوپ چھاؤں والا مزاج سمجھ نہیں آیا تھا---اسے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا کہ کب کیسے وہ اسکی شخصیت سے ---متاثر ہوا تھا اور کب اُسے جنت سے محبت ہوئی

ہاں اسے اقرار تھا کہ وہ اپنی پُر کشش و پُر وقار شخصیت اور خصوصاً اپنے لہجے و انداز سے پوری محفل میں منفرد نظر آتی تھی مگر وہ بھی جنت سے کسی پلے میں کم نہیں تھا بلکہ وہ اس سے تعلیم و اسٹیٹس میں آگے تھا مگر جنت نے کبھی اپنی قسمت پر ---رشک نہیں کیا--- کبھی شکر گزار نہیں ہوئی

www.novelsclubb.com

"---میں تمہیں بہت مِس کروں گا"

تین دن کی ہی تو بات ہے--"جواباً اس نے کتنے آرام سے کہہ دیا تھا اور یہ بات" ---بس تین دن کی نہیں رہی تھی

آج کی رات بھی ممکن ہے نہ سو سکوں

!یاد پھر آئی ہے نیندوں کو اُڑانے والی

****

---اسلام و علیکم! سر لغاری؟" جنت نے جھجھکتے ہوئے پوچھا"

وعلیکم السلام-- کیا ہوا جنت اس ٹائم---" صبح کے چھ بج رہے تھے سر لغاری"

---اپنے بیڈ پر دراز موندی موندی آنکھیں لیے فکر مندی سے بولے

---وہ---" جنت کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا"

"---سر آپ معیز سے کہیں مجھ سے رابطہ کریں"

---جی؟ کون معیز؟" ان کی نیند اُڑ گئی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے"

جس کمپنی میں آپ پہلے کام کرتے تھے وہ وہاں مارکٹنگ مینجر تھے---" جنت نے"

---یاد دلایا

"وہ معیز--- مگر آپ؟"

---میں اُن کی وائف ہوں---"جنت دھیمی آواز میں بولی"

اچھا میں کانٹیکٹ کرتا ہوں بھابھی---آپ پریشان نہ ہوں---"انہوں نے تسلی

---دی

---آپ کا بہت شکریہ---"جنت نے آنسوؤں پر قابو پاتے کہا"

آپ آرام کریں جیسے ہی رابطہ ہوتا ہے میں انفارم کرتا ہوں---"جنت نے رابطہ

منقطع کیا---وہ بیڈ کے کنارے پر پیر لٹکا کر بیٹھی تھی---معیز کی ناراضگی اس

سے برداشت نہیں ہوتی تھی کاش وہ سمجھ سکتا---جنت نے اپنے بھل بھل بہتے

---آنسوؤں پر کسی قسم کا بند نہیں باندھا تھا

www.novelsclubb.com

****

"I'll be coming in ten minutes...get ready. "

ابراہیم حسین کا پیغام پڑھ کر جنت نے موبائل بیڈ پر پٹخا---اسکا کچھ کرنے کا دل --- نہیں چاہ رہا تھا نہ کسی سے ملنے کا--اس کا بس چلتا تو اُڑ کر پاکستان پہنچ جاتی

پانچ منٹ لگے تھے اسے اپنا موڈ بدلنے میں آخر کام بھی تو کرنا تھا---اس نے جلدی سے کپڑے تبدیل کیے اور بال سُلجھانے لگی جب اسکا موبائل رنگ کرنے لگا--- --- پانچ منٹ بعد وہ نیچے اُتری تھی

جنت جیسے ہی پارکنگ ایریا میں داخل ہوئی ابراہیم حسین اسے بی ایم ڈبلیو سے نکلتا دِکھائی دیا---کریم کلر کے پینٹ کوٹ کے ساتھ لائٹ پرپل کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی آج ٹائی اس نے نہیں لگائی تھی---سیاہ گاگلز جنت کے قریب آنے پر اس نے اُتارتے اسے غصے سے گھورا پھر اپنی مردانہ چوڑی کلائی پر بندھی راسٹ واچ --دیکھی

آپ پورے آٹھ منٹ لیٹ ہیں---" کبھی نرم کبھی سخت وہ بھی جنت کی سمجھ " سے باہر تھا

سوری وہ---"اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ تیزی سے واپس کار کی جانب بڑھااور اندر بیٹھ گیا---جنت بھی آہستگی سے چلتی ہوئی کار میں آ بیٹھی---اسکے بیٹھتے ہی ابراہیم نے کار اسٹارٹ کر دی---چہرے پر کر ختگی تھی---اسکا خود کا ---موڈ ہوتا تو شہد بن جاتا نہیں تو زہر

میں تمہارے مسیج کا ویٹ کر رہا تھا---"کافی دیر بعد وہ بولا"

مم---مگر کیوں؟"اس نے جنت کی جانب دیکھا"

کل ہم نے اتنا ٹائم ساتھ سپینڈ کیا کم از کم تم کچھ تو ڈسکس کرتی---تمہیں میری" کمپنی کیسی لگی؟پکچرز بھی نہیں مانگیں تم نے---مجھے بہت برا محسوس ہو رہا ہے--- اتنا جُھکنے کے باوجود بھی تم نے مجھے اتنی سی ویلیو نہیں دی---ہر انسان مطلب پرست نہیں ہوتا جنت اور مجھے تم سے کیا مطلب ہو گا بھلا---کون سا پلازہ ہے تمہارے نام؟"آخری جملے پر وہ کچھ تلخی سے بولا---جنت کو تو سمجھ نہیں آ رہی

تھی کہ بات کہاں سے شروع ہوئی تھی اور کہاں کو جا رہی تھی---وہ بھلا اسکی بات کا کیا جواب دیتی؟

میٹنگ کب ارینج کریں گے آپ؟معیز بہت پریشان ہیں میں کبھی آؤٹ آف" کنٹری نہیں گئی اور اب تو اکیلی ہوں---"جنت نے اپنی پریشانی بتائی اگر وہ اسے ---اہمیت دے ہی رہا تھا تو کیوں نا اپنا کام نکلوا لیا جاتا

میری بات کروا دو اپنے ہبی سے,اُسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ہوں" یہاں تمہارے پاس---"جنت کا دل چاہا اسکا سر پکڑ کر ونڈا سکرین میں دے ---مارے

www.novelsclubb.com

"-آپ میٹنگ جلدی ارینج کر لیں پلیز"

----وہ اسرار کرنے لگی

---اب آپ مجھے بتائیں گی کہ مجھے کب کیا کرنا ہے؟"فوراً ہی اسکی ٹون بدلی"

ابھی ہم کہاں جا رہے ہیں؟" جنت نے اسکی جانب دیکھا جو مسلسل ونڈ اسکرین کی"

---جانب دیکھتا توجہ سے ڈرائیو کر رہا تھا

---بریک فاسٹ کروانے لے جا رہا ہوں تمہیں---" وہ نارمل انداز میں بولا"

---مگر کیوں؟" جنت کچھ سختی سے بولی"

کچھ ڈسکشن بھی کر لیں گے, پراجیکٹ کے حوالے سے---" وہ لاپرواہی سے"

---بولا

آپ اس کے لیے کوئی آفیشل میٹنگ ارینج کر لیتے---" جنت دھیمی آواز میں"

---بولی

www.novelsclubb.com

اوہ کم آن جنت اب میں تمہارے ساتھ بھی آفیشل میٹنگ ارینج کرنے لگ گیا تو"

---دوست ہونے کا کیا فائدہ؟" وہی بے پرواہ سا انداز

--دوست؟" جنت نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا"

---کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے"وہ طنزیہ ہنسا"

آدھا دبئ گھما دیا کل تمہیں اور اب تمہیں دوستی پر اعتراض ہے؟"اس نے"

--- گردن گھما کر جنت کی جانب دیکھا جسکا کھلا منہ اب بند ہو چکا تھا

بے فکر رہو میری دوستی تمہیں بالکل مہنگی نہیں پڑے گی---"وہ دھیمے سے"

--- مسکرایا

---بولو گی بھی کچھ؟"اس نے جنت کی جانب دیکھا"

آپ کی اور میری دوستی کا کوئی جوڑ نہیں بنتا,نہ کوئی معنی---آپ سے میں پہلے"

بھی کہہ چکی ہوں آپ مجھے جیسی لڑکی سمجھ رہے ہیں میں قطعاً ویسی نہیں ہوں---

آپ کو میری دوستی سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا---پلیز ہمیں اپنے کام تک ہی محدود

--رہنا چاہیئے---"جنت بہت تول کر بولی تھی

میرے ساتھ لنچ کرنے, چار باتیں کرنے میں کیا جائے گا تمہارا؟اتنا مارجن تو" ورکنگ لیڈیز اپنے کولیگز کو بھی دے دیتی ہیں---اب کوئی لمبی بحث مت کرنا مجھے ---تو سمجھ نہیں آرہا تم مجھ سے اتنی خوفزدہ کیوں ہو---"وہ جیسے برا مان گیا تھا

پالم جمیرا پر بنا یہ ایک پُر آسائیش ولاء تھا جسکے اندر ابھی ان کی گاڑی داخل ہوئی --- تھی

---آؤ---"وہ جلدی سے باہر نکلا---جنت کچھ خوفزدہ سی تھی"

میں کہیں نہیں آرہی---آپ مجھے واپس چھوڑ کر آئیں---"جنت سخت لہجے" میں غصے سے بولی---ابراہیم حسین دوسری جانب سے آیا اور دروازہ کھول کر اسے ---بازو سے پکڑ کر باہر نکالا

پہلی شرط ہے!"وہ جنت کی ہرنی جیسی خوفزدہ نگاہوں میں trust دوستی میں" ---دیکھتا بولا

تمہیں بری نگاہ سے دیکھوں تو یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں---"وہ عجیب سحر "
---پھونک رہا تھا--جنت کو اسکے لہجے کی سچائی پر اعتماد ہو چکا تھا

یہ آپ کا گھر ہے؟"جنت اندر لاونج میں آتی اس وسیع و عریض رقبے پر پھیلے بنگلے "
کو دیکھتے بولی---اسکی آنکھوں میں اُبھرتی ستائش و حسرت ابراہیم حسین سے مخفی
---نہیں رہی تھی

---ہوں---"ابراہیم کوٹ صوفے پر پھینکتا اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا"

اور کون رہتا ہے یہاں؟"جنت نے پوچھا"

میرا مینجر ہوتا ہے اور ایک کُک ہے بس!"جنت جو پہلے اندر سے خوفزدہ تھی اب"
اتنا خوبصورت بنگلا دیکھ کر سب بھول گئی تھی

آپ اتنے امیر کیسے بنے؟"اس نے ابراہیم حسین کی انلارج پکچر کی جانب دیکھتے"
---بالکل بچکانہ سوال کیا

تمہیں بننا ہے امیر ؟" جنت کو اپنی پُشت پر اسکی آواز اُبھرتی محسوس ہوئی---اس"

--نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ اس سے بہت دور پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا

-

---جنت نے اسکی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلایا

تمہارے پاس تو امیر ہونے کا ایک ہی راستہ تھا وہ بھی تم نے گنوا دیا---"اس نے"

افسردگی سے کہا

---کون سا راستہ ؟" جنت نے بے تابی سے پوچھا"

ایک امیر آدمی سے شادی---"ہونٹ بھینچتے اس نے کندھے اُچکائے پھر"

---صوفے پر آکر بیٹھ گیا---اپنے کُک کو آواز لگائی اور ناشتہ لگانے کا کہا

--کس سوچ میں گُم ہو ؟افسوس ہو رہا ہے--"وہ ہنستے ہوئے بولا"

ویسے بہت جلدی کی تم نے شادی کرنے میں ورنہ تمہارے جیسی لڑکی کو تو کوئی" برنس ٹائیکون ہی ملنا چاہیے تھا--- قسم سے بہت دل دکھتا ہے تمہیں یوں دو ٹکے کی نوکری کرتا دیکھ کر--" جنت اسکی باتیں سنتی سنتی اسکے سامنے والے صوفے پر ---آ بیٹھی

تمہارے باس کا تو میرا دل چاہتا ہے جبڑا توڑ دوں جب وہ تم پر رعب جماتا ہے--" ----"اس نے مٹھی بھینچی

تمہارے ہبی کو ذرا احساس نہیں ہے تمہارا--- تمہارے جیسی نازک و پُرکشش" بیوی کو تو اُسے اپنے پروں میں سمیٹ کر رکھنا چاہیے---بلیومی جنت تمہیں زندگی نے وہ دیا ہی نہیں جو تم ڈزرو کرتی ہو---" وہ مسلسل اسکی جانب دیکھتے کہہ رہا تھا ---اور جنت ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے سُن رہی تھی

www.novelsclubb.com

کیا فائدہ ایسی زندگی کا جہاں ضرورت کی چار چیزوں کیلیے تمہیں دس لوگوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑے؟" جنت کی آنکھوں کے سامنے میٹنگ روم والی بے عزتی گھوم گئی---

خیر چھوڑو میں تمہیں یہاں فریش کرنے کیلیے لایا تھا اُلٹا تمہیں ڈِپریس کر دیا---" آؤ بریک فاسٹ کرتے ہیں---" اس نے اُٹھتے ہوئے جنت کو بھی اشارہ کیا---جو پُر سوچ اور کچھ افسردہ چہرے کے ساتھ کھڑی ہوئی---اس نے ناشتے پر خاصا اہتمام کیا تھا اور ناشتہ سارا انڈین و پاکستانی ڈشز پر مشتمل تھا---

ڈونلڈز بہت پسند ہیں مجھے اور چوکلیٹ ڈِپز تو فیورٹ ہیں---" وہ اسے پلیٹ میں نکال کر دیتا بولا--

کیسے لگے؟" اس نے جنت کی جانب دیکھتے پوچھا جس کا موڈ اب کافی خوشگوار تھا"

"Delicious!"

www.novelsclubb.com

---وہ مسکرائی

--مطلب ہماری پسند ایک جیسی ہے---"وہ خوش اخلاقی سے بولا"

ناشتے کے دوران ان کی طویل گفتگو ہوئی پھر ابراہیم حسین نے اس سے پندرہ بیس

--منٹ پراجیکٹ کی چند ڈیٹیلز شیئر کیں

واک کرنا پسند ہے---کولڈ کافی,دبئی کی سنسان سڑکوں پر چہل قدمی اور طویل"

گفتگو---چلو!"اس نے جنت کو کھڑے ہونے کا کہا جو اسکی لیپ ٹاپ اسکرین پر

---کچھ ایڈز دیکھ رہی تھی

---مگر کہاں؟"اس نے سر اُٹھا کر پوچھا"

بہت سوال کرتی ہو تم---"وہ اسکی گود سے لیپ ٹاپ اُٹھاتا بولا---لیپ ٹاپ"

---لاک کر کے میز کے نیچے بنی جگہ پر رکھا اور اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا

****

وہ جمیرا لیک ٹاورز کی سڑکوں پر چہل قدمی کر رہے تھے--دونوں کے ہاتھ میں کولڈ کافی تھی---ایم کلسٹر (ٹاور) کے سامنے جنت لیک کے آس پاس حفاظتی گرل پر ایک ہاتھ جمائے کھڑی تھی---اسکی پُر سوچ نگاہیں ٹاور کی اونچائی ناپ رہی تھیں---ابراہیم حسین گرل سے ٹیک لگائے ہلکی دھوپ میں اس کا گلابی چہرہ ---دیکھ رہا تھا

---کیا سوچ رہی ہو؟"اس نے کافی کا مگ ہونٹوں سے لگاتے پوچھا"

آپ کو اپنی وائف کی یاد نہیں آتی؟آپ تو اتنے امیر ہیں آسانی سے یہاں کے " اخراجات پورے کر سکتے ہیں پھر آپ اُنہیں ساتھ کیوں نہیں لاتے---"اسکی بات پر وہ سر جھٹکتا مسکرایا---اسکی ہلکی ہلکی مونچھوں تلے ہونٹ طنزیہ مسکرائے ---تھے شاید

معیز کو مِس کر رہی ہو؟"اس نے جنت کی جانب دیکھا جو اپنے ہونٹ کاٹ رہی" --- تھی

وہ مجھ سے ناراض ہیں--"زندگی میں پہلی بار اس نے اپنی کوئی پرسنل بات کسی"

---تیسرے بندے سے ڈسکس کی تھی

---کیوں؟"اس نے جنت کے افسردہ چہرے کی جانب دیکھتے پوچھا"

کیا ہم پاکستان میں یہ میٹنگ نہیں ارینج کر سکتے یا کل؟"جنت نے بڑے منت"

---بھرے لہجے میں کہا

ہمم---"ابراہیم نے سر کو جھٹکا دیا"

" تو وہ تمہیں واپس بلا رہا ہے؟"

---میں واپس جانا چاہتی ہوں---"جنت تیزی سے بولی"

آپ مجھے اپنا دوست کہتے ہیں اتنی سی ریکوسٹ نہیں پوری کر سکتے---"جنت"

---نے اپنا مطلب نکلوانا چاہا---وہ ہلکے سے ہنسا پھر دوبارہ ہنسا

www.novelsclubb.com

تو تم نے مان لیا کہ ہم دوست ہیں؟"اس نے وہی سنا جو وہ سننا چاہتا تھا---جنت"
--بری پھنسی

چلو پہلے دوستی ڈن کرو پھر سوچتے ہیں---"اس نے جنت کے سامنے اپنا ہاتھ"
پھیلایا جنت سے زیادہ تو اسکی رنگت صاف تھی---بالکل سفید یہاں تک کہ ہری
نسیں جھانک رہیں تھیں---جنت کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اس نے ہاتھ کی طرف
--اشارہ کیا تو جنت نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ ملایا

یہ رنگ؟"اس نے جنت کی اُنگلیاں اپنی اُنگلیوں میں دباتے پوچھا---نظر"
---انگوٹھی پر تھی

www.novelsclubb.com

---معیز نے گفٹ کی تھی---"جنت نے فوراً ہاتھ چھڑاتے کہا"

تمہارے ہاتھوں میں تو ڈائمنڈ چمکتے اچھے لگیں---سونا تو اتنا سستا ہے---"جنت"
---نے اسکی بات پر پہلو بدلا

--آپ میٹنگ کب ارینج کریں گے---"وہ رو دینے والی ہو گئی"

تمہیں گھر جانا ہے؟"ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا---جنت نے فوراً اثبات میں"

---سر ہلایا

آج پہلی فلائٹ سے ہی ہم پاکستان جا رہے ہیں---ابھی واپسی پر تم اپنے ہاٹل سے"

اپنا بیگ لے لو---میں ٹکٹ کروا دیتا ہوں ایک اہم میٹنگ بھی ہے وہ اٹینڈ کر کے

---نکلتے ہیں---"وہ زبردستی مسکرایا

---آپ بھی چلیں گے؟"جنت نے حیرانگی سے پوچھا"

اب دوست کی حفاظت کرنا تو فرض ہوا نا میرا---تمہارے ہسبینڈ کی طرح"

تمہیں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا نا---کم از کم وہ تمہیں لینے تو آ سکتا تھا نا---بجٹ کا بھی

مسئلہ ہے---"پہلے خود ہی سوال کرتا پھر خود ہی جواب دینے لگتا---پھر آدھا گھنٹہ

وہاں کھجور کے درختوں کے پاس لگے بینچ پر گزار کر جنت کو اسکی غربت کا احساس

-دلا کر وہ اسے واپس ہاٹل لے آیا تھا اور میٹنگ سے واپسی پر پِک کرنے کا کہہ گیا تھا

--

****

وہ پچھلے پندرہ منٹ سے ویٹنگ روم میں بیٹھا ریسیپشن سے اجازت کا منتظر تھا مگر

---اسے اجازت تو نہیں ملی مسِ تحریم ضرور مل گئیں

اسلام و علیکم ! "معیز انہیں آتا دیکھ کر فوراً کھڑا ہوا--- سفید جینز پر نیلی شرٹ پہنے"

---بال کھولے مِس تحریم اسے دیکھ کر مسکرائیں

مجھے آپ کے باس سے ملنا تھا جنت کے سلسلے میں مگر وہ کسی اہم میٹنگ میں"

---مصروف ہیں---"اس نے مدعا بیان کیا

---جنت کے سلسلے میں ؟"انہوں نے آنکھیں چھوٹی کرتے حیرت سے پوچھا"

جی جنت کے حوالے سے میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ جب وہ کمپنی کے گروپ کے ساتھ گئی تھی تو واپس سب کے ساتھ کیوں نہیں آئی؟ میں نے آپ سب کی اشورٹی پر اُسے پرمیشن دی تھی مگر یہاں تو آپ سب اُسے اکیلا چھوڑ کر بھول ہی گئے ہیں---" سیاہ پینٹ شرٹ میں ہینڈسم سے اس لڑکے کو غصیلے انداز میں نک ---چڑی مس تحریم سے بات کرتا دیکھ کر سٹاف اِدھر اُدھر کھسکنے لگا

آپ کو کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر معیز کیونکہ جنت جس میٹنگ کیلیے رُکی تھی وہ تو اگلے دن ہی کینسل ہو گئی تھی---ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز نے اسکا ٹکٹ بھی ایشو کر دیا تھا اُسے تو آج یہاں, آفس میں ہونا چاہیے تھا ہمیں لگا سفر کی تھکن کی وجہ سے---اینی ویز آپ اپنی وائف سے کانٹیکٹ کریں بلکہ میں بھی کانٹیکٹ کرتی ہوں---" وہ تیزی سے کہہ کر واپس مڑ گئیں جبکہ معیز کے سر پر بم گرا تھا---اسے اپنے آس پاس سناٹے محسوس ہونے لگے پھر جلدی سے اپنا مسینجر

www.novelsclubb.com

کھولا جو اس نے بہت ساری نوٹیفکیشنز کے باوجود بھی نہیں اوپن کیا تھا کہ اُسے ---ناراضگی جتانی تھی---اسکے بے تحاشا میسج دیکھ کر اس نے فوراً کال ملائی

****

جنت اپنی پیکنگ کر چکی تھی---ابراہیم حسین بھی پہنچ گیا تھا وہ روم لاک کر رہی تھی جب اسکے موبائل نے رنگ دی---معیز کی کال دیکھ کر اس نے فوراً فون اُٹھایا نہیں! پہنچ کر سرپرائز دوں گی---"اس نے چہک کر خود کلامی کی اور وائی فائی" ---آف کر دیا

---چلیں!"جنت کار میں بیٹھتی پرجوش سی بولی"

بہت خوش دکھائی دی رہی ہو---"وہ اسکی جانب دیکھتا سنجیدگی سے بولا---وہ" ---کھل کر مسکرائی

www.novelsclubb.com

معیز کو سرپرائز دوں گی مجھے دیکھ کر حیران ہو جائیں گے---"وہ اسے بتا رہی تھی---

اتنا انتظار ہے اُسے تمہارا؟"ابراہیم نے پوچھا---جنت نے معصومانہ انداز میں سر ہلایا--

پانچ دن اُن کیلیے پانچ صدیوں کے برابر ہوں گے---بالکل عادت نہیں ہے اُنہیں میرے بغیر رہنے کی---"وہ خود ہی مسکرائے جا رہی تھی جبکہ ابراہیم حسین کے چہرے پر تاریک سایہ لہرا گیا تھا جسے اپنی خوشی میں وہ دیکھ نہیں سکی---

شام کے آٹھ بج رہے تھے جب گاڑی دوبارہ اسکے ولاء میں آٹھہری--

ہم تو ائیر پورٹ جا رہے تھے نا؟"جنت نے حیرانگی سے پوچھا"---

ہاں وہ میں اپنا لیپ ٹاپ بھول گیا تھا تم گاڑی میں ہی بیٹھی رہو میں لے کر آتا ہوں---"وہ تیزی سے کہہ کر نکل گیا---دس منٹ بعد اسکی واپسی ہوئی---

کیا؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"وہ پریشان سا فون پر کسی سے گفتگو کر رہا تھا ساتھ ہی" جنت کی جانب کا دروازہ کھول کر اسے جلدی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرنے لگا---وہ ناسمجھی سے اسے دیکھتی باہر آ کر کھڑی ہو گئی---ابراہیم حسین گھوم کر دوسری طرف ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور تیزی سے گاڑی ولاء سے نکال کر لے گیا جنت کو سمجھ نہیں آیا ان تین چار منٹ میں ہوا کیا ہے؟اسکا موبائل ہینڈ بیگ میں تھا جو گاڑی میں رہ گیا تھا اور ٹریولنگ بیگ بھی گاڑی میں تھا---گارڈ نے دروازہ لاک کر دیا اور مستعدی سے اپنی ڈیوٹی دینے لگا---جنت پریشان سی گیراج میں کھڑی --- تھی---اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

****

ہیلو مسٹر معیز؟"معیز اپنے روم میں اکیڈمی کیلیے لیکچر سلائڈز بنا رہا تھا جب ایک """ ---انجان نمبر سے کال آئی---لیپ ٹاپ گود سے نیچے اُتار کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تحریم بات کر رہی ہوں---"دوسری جانب سے صنفِ نازک مخاطب تھی"

جی جی کہیں !" وہ سنبھلا"

میں کنفرم کر چکی ہوں جنت کا جو ٹکٹ کروایا تھا ایک دن پہلے وہ کینسل کروا دیا گیا" ہے اور وہ ابراہیم حسین کے ولاء میں رہ رہی ہے---آئی ڈونٹ نو واٹ دی ریزن از مگر اطلاع یہی ملی ہے---اب جو بھی پرابلم ہے وہ آپ خود ڈیل کر لیں کہ آپ کی وائف کیوں واپس نہیں آ رہیں---بائے !" رابطہ منقطع ہو گیا تھا معیز کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے---اسکے جبڑے تک کانپ رہے تھے کہ اسکی بیوی دو ---دن سے کسی غیر مرد کے ولاء میں رہ رہی ہے

میں نے تجھ پر کیا بھروسہ

تو نے مجھ کو دیا ہے دھوکہ

مجھ سے تجھ کو پیار نہیں تھا

چاہت کا اقرار نہیں تھا

www.novelsclubb.com

مجھ کو کچھ بھی ہوش نہیں تھا

اس میں تیرا دوش نہیں تھا

****

معیز اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا---کمرے کی روشنی بھی اسے گل ہوتی دکھائی دے رہی تھی---ایسا لگ رہا تھا ہر شے ءگھوم رہی ہے---

نن---- نہیں اُن---اُنہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے---"اس نے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھا

اسے رہ رہ کر جنت کی ایک ایک بات یاد آرہی تھی اسکا پیسے کیلیے جی جان مارنا---اسکا مہنگی مہنگی فرمائشیں کرنا اسکا بار بار دولت کی کمی کو جتانا---شادی سے انکار کی وجہ بھی معیز کا دولت مند نہ ہونا--

اسکے واٹس ایپ پر مسیج آیا تھا---ٹون بجنے پر اس نے بے دلی سے فون دیکھا---

---تحریم نے تین چار تصویریں بھیجی ہوئیں تھیں

---یہ فاؤنٹین ڈانسنگ شو کے دوران لی گئیں تصویریں تھیں

---نیچے لکھا ہوا تھا

"Don't worry, she is enjoying!"

معیز نے موبائل بیڈ پر رکھا اور شکست خوردہ انداز میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا دی-

--اسکی بائیں آنکھ سے ایک ننھا سا چمکتا موتی گرا تھا جو گال سے راستہ بناتا ٹھوڑی سے

---لڑھک گیا

www.novelsclubb.com

****

جنت نے گارڈ سے کئی مرتبہ درخواست کی کہ وہ ابراہیم سے اسکا رابطہ کروادے

مگر اُس نے انکار کر دیا---جنت نے زیادہ بد تمیزی کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا وہ

ان کے رحم و کرم پر تھی---بہت ڈر ڈر کر اندر داخل ہوئی اور جو پہلا کمرہ نظر آیا تیزی سے اُس میں گھس کر لاک لگا لیا---اس عالیشان بنگلے کے سناٹے اور رات کے اندھیرے سے آج اسے بے تحاشا خوف آ رہا تھا---آنسوؤں و سسکیوں کے درمیان کب آسمان پر سورج کی روشنی پھوٹی اسے علم نہیں ہوا----اسے لگ رہا تھا ---کہ ابراہیم حسین پر بھروسہ کر کے اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے

صبح کے کوئی نو بج رہے ہوں گے جب روم کا دروازہ بجا---ہلکے گلابی لباس میں ملبوس وہ سہم کر دیوار سے لگ گئی---گھٹنوں میں سر دیے وہ نیچے ٹھنڈی ٹائلز پر ---بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

جنت میں ہوں ابراہیم---دروازہ کھولو یار!"وہ نہایت دوستانہ انداز میں کہہ رہا" تھا---جنت تیزی سے اُٹھی اور دروازہ کھول دیا باہر ہی وہ پریشان سا کھڑا تھا اسکی ---حالت دیکھ کر تو اسکی پریشان دس گنا بڑھ گئی

کیا ہوا ہے تمہیں؟ اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟ جنت؟" وہ بے تحاشا بے قراری سے"
---اسکی جانب بڑھا مگر جنت دو قدم پیچھے ہوئی

آپ کو احساس بھی ہے کہ آپ کس قدر غیر ذمہ دار انسان ہیں؟ کس قدر---""
وہ کچھ سخت بولتے بولتے رہ گئی پھر اسکے سائیڈ سے نکل کر جانے لگی جب ابراہیم
حسین نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا

---کہاں جا رہی ہو؟" وہ اُلجھا"

---جہنم میں---" جنت دھاڑی"

جنت ریلیکس ہو جاؤ پلیز---تم اس وقت میری پریشانی کا اندازہ نہیں لگا سکتی میں"
اس قدر تکلیف میں بھی تمہیں نہیں بھولا---میرے فادر کی کنڈیشن بہت خراب
ہو گئی تھی میرا جانا ضروری تھا پلیز اس طرح بے ہیومت کرو--" وہ بہت
---بے چارگی سے کہہ رہا تھا---جنت نے ہاتھ کی پُشت سے اپنے آنسو پونچھے

کیا ہوا ہے آپ کے فادر کو؟اور کہاں ہیں وہ؟"جنت کی ہمدردانہ طبیعت عود کر" سامنے آئی

بتاتا ہوں سب پہلے فیس واش کر کے آؤ---دیکھو ذرا کیا حالت بنالی ہے میں تو" پریشان ہی ہو گیا تھا---زمین نکال دی تھی تم نے میرے پیروں تلے سے---"

---اسکے نارمل لہجے سے جنت کو کچھ ڈھارس ہوئی

وہ واش روم سے ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلی تو ابراہیم حسین کو اپنے انتظار میں کھڑے ---دیکھا

آؤ--"ابراہیم نے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہا جنت اسکے پیچھے پیچھے چل رہی" تھی---باہر لان میں پہنچ کر وہ آگے بڑھ گیا جب کہ جنت ٹھٹھک کر رُک گئی---

پورا لان ریڈ اور وائٹ غباروں سے سجا پڑا تھا اور لان کے ایک طرف شیشے کی بڑی گول میز پر پھولوں کی پتیوں کے درمیان کیک پڑا تھا---پھولوں کی روش بالکل ---جنت کے پیر کے سامنے تھی

آؤنا!"ابراہیم نے اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچا وہ ٹرانس کی کیفیت میں اسکے ساتھ"
---گھسیٹتی چلی گئی

اسے بالکل میز کے پاس کھڑا کر کے اس نے اپنی کوٹ کی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیا
---نکالی---اس میں سے ڈائمنڈ کی رنگ نکال کر جنت کی طرف بڑھائی

"Will you marry me?"

--اسکے سوال نے جنت کو جیسے نیند میں جھنجھوڑ دیا تھا

یہ---یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"جنت اٹک اٹک کر بولی---آج اسکی خواہش"
---پوری ہوئی بھی تھی تو کیسے جب ہر راستہ بند تھا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں جنت--"وہ مخمور لہجے میں کہتا اسکا ہاتھ پکڑنے"
---کو آگے بڑھا تھا کہ جنت اُلٹے قدم پیچھے ہٹی

"I am married"

جنت نے تیز لہجے میں اسے باور کروایا---ابراہیم حسین نے ایک ہاتھ پسلی پر رکھے

---دوسرے سے پیشانی مسلی

سیپریشن میں کتنا ٹائم لگتا ہے یار؟"ابراہیم حسین ناگواری سے بولا---جنت"

---نے ایسی نظر سے اسے دیکھا جیسے اسکا ذہنی توازن بگڑ گیا ہو

مجھے بہت لیٹ ہو گیا ہے---آئی نیڈ ٹو گو---"جنت اسکے سامنے سے ہٹنے لگی"

---جب ابراہیم حسین نے طیش میں آکر اسے بازو سے گھسیٹ کر اپنے قریب کیا

"You can't cheat me!"

اپنی سیاہ آنکھیں پوری کھول کر وہ سرد ٹھہرے لہجے میں اسکی ساحر آنکھوں میں

---جھانکتا بولا---بازو پر گرفت بہت سخت تھی---جنت نے تھوک نگلا

تمہیں تمہاری اوقات سے زیادہ دے رہا ہوں تبھی نخرے دِکھا رہی ہو؟"دانت"

---پیستے اس نے جنت کے بازو کو جھٹکا دیا

یہ؟ یہ دیا ہے اُس دو ٹکے کے آدمی نے تمہیں---"اس نے جنت کا لٹکتا ہاتھ" بے دردی سے اپنی گرفت میں لیتے اس میں پڑی سونے کی انگوٹھی اُتار کر دور پھینکی---جنت بھیگی نظروں سے دور گھاس پر پڑی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی جسے ---معیز بڑی چاہ سے باتوں کے دوران اسکی اُنگلی میں گھماتا رہتا تھا

اس نے جنت کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے کہا جو گم صم سے انداز ---میں اب تک دور پڑی انگوٹھی دیکھ رہی تھی

اتنا خوبصورت نام لے کر کیوں دوزخ میں جل رہی ہو؟ میں تمہارے قدموں" میں دنیا بھر کی آسائشیں ڈال دوں گا---میری جنت میں قدم رکھ کر تو دیکھو" وہ بول رہا تھا مگر جنت ہونٹ مروڑ رہی تھی جیسے اپنے آنسوؤں پر بند باندھ رہی ہو مگر وہ ناکام ہو گئی تھی---دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھ کر وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی--- اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے کوئی اپنے پیارے کی میت کے کنارے بیٹھا ہو---ہاں

وہ بھی دولت کے انبار کو دفن کر کے اُسکی میت پر آنسو بہا رہی تھی--- کوئی سامنے کھڑا کہہ رہا تھا

جنت تم امیر آدمی سے شادی کرنا چاہتی تھی نا؟لو وہ خود تمہارے پاس چل کر آیا"

"---ہے

عیش و آرام, آسائیشات, بنگلے, گاڑیاں کیا نہیں ہے سامنے کھڑے شخص کے"

"--پاس؟ایک فُل پیکج

--جنت !"ابراہیم حسین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تو جنت فوراً دور ہٹی"

آج آپ نے مجھے ایک ایسے امتحان میں ڈال دیا جس میں میرے بہکنے کے چانسز"

اسی فیصد تھے مگر نجانے کیوں میں بہک نہیں رہی ابراہیم حسین---دولت ضرور چاہیے تھی مجھے مگر یہ عیش و عشرت معیز کا متبادل نہیں ہو سکتی--- بالکل بھی نہیں---میں آپ کے بارے میں کیا کسی کے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتی---

ممم---میں کیسے معیز کو چھوڑنے کا سوچ سکتی ہوں؟میں شاید اپنی کیفیت کبھی

نہیں سمجھ سکتی, کبھی اندازہ نہیں لگا سکتی کہ معیز میری زندگی میں کتنے اہم ہیں اگر آپ نے مجھے ایسی آفر نہ دی ہوتی تو--- کیا میں آپ کو پیسے کی اتنی لالچی نظر آتی ہوں؟ کیا میں اتنی بری عورت ہو سکتی ہوں؟" جنت نے اسے ان نظروں سے ---دیکھا جیسے اسے ابراہیم حسین سے ایسی اُمید نہیں تھی

پہلے میری زندگی میں ایک بڑے سے بنگلے میں رہنے کا خواب شامل تھا مگر اب" ایک بڑے سے بنگلے میں معیز کے ساتھ رہنے کا خواب دیکھتی ہوں--- پاگل ہوں ---نا بس!" وہ زخمی ہنسی ہنس دی

آپ نے تو بکا ؤ مال ہی سمجھ لیا--" اس نے واہ کے انداز میں ہاتھ بلند کیا---" --ابراہیم حسین نے ہونٹ بھینچتے سر جھکایا

آپ نے سوچا ہو گا پیسے کمانے کی دُھن سوار ہے لڑکی پر کیوں نہ ہاتھ صاف کر لیا" جائے---جب آپ کا کام اُلٹے طریقے سے نہیں نکلا تو آپ نے اسے بہت مناسب ---انداز میں میرے سامنے پیش کر دیا---" اس نے تاسف سے اسے دیکھا

"!ایسا نہیں ہے جنت"

---ایسا ہی ہے بالکل ایسا ہے---"وہ اسکی بات کاٹ کر روتی ہوئی بولی"

آپ نے صحیح کہا تھا غریب کی کوئی عزت نہیں ہے جس کا جو دل چاہے بول دے, "
کہہ دے, کر دے---دنیا پیسے کی عزت کرتی ہے انسان کی نہیں ابراہیم حسین اور
یہ بات آج ایک بار پھر جتا دی آپ نے---جو دنیا پیسے کو پوجتی ہو وہاں جنت ستار
جیسی ہی لڑکیاں جنم لیتی ہیں---امیر شوہر کے خواب دیکھنے والی---"وہ جیسے اپنے
---آپ سے بے زار تھی

آپ نے کیسے بے دھڑک مجھے شادی کی آفر کر دی صرف و صرف اپنے پیسے کے "
زور پر ورنہ اپنے سے آدھی عمر کی شادی شدہ لڑکی کو ایسی آفر کرتے آپ کو ش---
---"جنت نے تھوک نگلتے نفرت سے سر جھٹکا

مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے جنت اگر تمہیں پرپورز کیا ہے تو جسٹ بی کاز آف "
--لو!"وہ اپنی بات پر زور دیا کر بولا

---اوشٹ اپ!"جنت نے سختی سے اسکی بات کی تردید کی"

دو ملاقاتوں میں آپ کو محبت ہو گئی اور اگر ہو بھی گئی ہے تو یہ آپ کا مسئلہ ہے میرا" نہیں---آج تک آپکی ہر بات سنتی اور برداشت کرتی آئی یہ سوچ کر کہ دو دن ہیں جنت پھر کون اس سے ملے گا---بول لینے دو--بس اس پراجیکٹ پر کام کر لیا تو پوسٹ سٹر ونگ ہو جائے گی, کمیشن مل جائے گا---اگر آپ کے ارادوں سے پہلے آگاہ ہو جاتی تو شاید آج یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا--"وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور دور ---پڑی انگوٹھی اُٹھا کر اپنی اُنگلی میں واپس چڑھائی

اس نے نظر اُٹھا کر پالم جمیرا پر بنے اس مہنگے ترین بنگلے کو دیکھا مگر اسکے دل میں اب وہ حسرت نہیں رہی تھی کیونکہ اس بنگے کی قیمت معیز سے علیحدگی تھی اور دولت اسکی ترجیحات میں اب دوسرے نمبر پر آگئی تھی---ہاں اگر اسکی زندگی میں معیز نہ ---ہوتا تو وہ شاید یہ حماقت کر بھی جاتی

آپ کی گاڑی لاکڈ ہے مجھے اپنا سامان نکالنا ہے--"کچھ دیر بعد جنت پھر واپس" آئی تھی---ابراہیم حسین میز کے پاس پڑی ایک کرسی پر بیٹھا اُس ڈائمنڈ رنگ کو ---میز پر گھما رہا تھا جسکا اسے یقین تھا کہ جنت ہر قیمت پر پہن لے گی

جنت کے لاتعلق انداز پر وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑا ہوا اور اپنی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا---جنت نے اسی لاتعلقی سے اپنا ہینڈ بیگ اُٹھایا جب وہ اسکی جانب دیکھے بغیر بولا

"---میں تمہیں ائیر پورٹ ڈراپ کر دوں گا"

شکریہ آپ کا---"جنت تیکھے لہجے میں بولی---ابراہیم حسین نے اپنا غصہ" ---کنٹرول کرنے کیلیے سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کی

مت بھولو تم ابھی یہاں میرے رحم و کرم پر ہو---"اس نے جانے کیا جتایا تھا کہ" جنت غصے سے بھری گاڑی میں بیٹھ گئی---پورا راستہ خاموش گزرا تھا---ابراہیم نے اسکا ٹکٹ کروایا---سات گھنٹے بعد کی فلائٹ تھی اور جنت نے یہ سارا وقت

تنہا ائیر پورٹ پر اپنی ذات کا احتساب کرتے گزارا تھا مطلب اسکی خواہشات کو

---دولت کی ہوس سمجھا جاتا تھا

لوگ کیوں سمجھتے ہیں کہ بڑے گھر اور گاڑی کی خواہشمند لڑکیاں پیسے کیلیے کچھ بھی

کر سکتے ہیں؟

وہ سوچ رہی تھی کہ اس کے کس عمل نے اُسے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ ایک

امیر شخص کیلیے اپنے شوہر کو چھوڑ دے گی---اُسکے کون سے انداز سے اُس نے

---اندازہ لگا لیا کہ وہ پیسے کیلیے کچھ بھی کر گزرنے والی لڑکی ہے

****

www.novelsclubb.com

کیا بات ہے معیز؟ نماز کیلیے نہیں جانا؟ بیٹا جماعت نکل جائے گی---"کمرے"

میں گھپ اندھیرا تھا جب سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے لائٹ آن کر کے وہ بیڈ پر اوندھے

---لیٹے معیز کے پاس آئیں---آج وہ اکیڈمی بھی نہیں گیا تھا

معیز!"حسنہ بیگم نے اسکا بازو ہلایا---وہ ہاف سلیوس شرٹ پہنے تھا---اسکے"
---جسم کی حدت نے انہیں تشویش میں مبتلا کر دیا

معیز؟معیز؟"انہوں نے اسکو بمشکل سیدھا کیا اور پیشانی پر ہاتھ رکھا---وہ لمبے"
--لمبے سانس لے رہا تھا

یااللہ!"وہ پریشان سی اُٹھیں اور واپس سیڑھیاں اُتر گئیں---اپنے فیملی ڈاکٹر کو"
---فون کیا جنہیں کئی بار معیز بھی امیر جنسی میں ان کے چیک اپ کیلیے بلوالیتا تھا

!ٹون!ٹون

--شکر ہے جلدی آگئے ہیں--"وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھیں"

---اسلام وعلیکم!"سامنے ہی جنت کھڑی تھی--- مسکرا کر سلام کیا"

وعلیکم السلام!"انہوں نے ہلکے سے اسے اپنے ساتھ لگاتے پیار کیا---جنت نے"
---اپنا بیگ گھسیٹ کر اندر کیا

آپ کیوں وہاں کھڑی ہیں امی؟"جنت لانج کا دروازہ کھول کر بیگ اندر رکھ کر"
---مڑتے بولی

ڈاکٹر کا انتظار کر رہی ہوں---معیز کو بخار ہو رہا ہے---"ان کے جواب پر جنت"
کے چہرے پر پریشانی جھلکی

--کہاں ہیں معیز؟گھر پر ہیں؟"حسنہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا"

میں دیکھتی ہوں---"وہ تیزی سے اندر بڑھ گئی---بیگ لانج کے دروازے"
میں ہی پڑا رہ گیا---ہینڈ بیگ صوفے پر پھینک کر وہ سیڑھیاں پھلانگتی اپنے کمرے
---میں پہنچی

www.novelsclubb.com

معیز؟معیز؟"اس نے آنکھیں موندے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ گہرے"
---گہرے سانس لیتے معیز کو دیکھا---اسکے پاس بیٹھ کر پیشانی پر ہاتھ رکھا

---معیز!"اسکی ہلکی ہلکی بڑھی شیو پر ہاتھ رکھتے گال تھپتھپائے"

اتنے میں حسنہ بیگم اور ڈاکٹر باتیں کرتے اندر داخل ہوئے---جنت اپنی جگہ سے --کھڑی ہو گئی---ڈاکٹر نے اسکا مکمل معائنہ کرنے کے بعد چند دوائیں لکھ کر دیں

-

موسم تو ٹھیک ہے---بخار یقیناً کمزوری کا نتیجہ ہے ڈائٹ کا خیال رکھیں جو دوائیں" دیں ہیں وقت پر کھائیں---ٹھیک ہو جائے گا---"آخری جملے پر وہ تسلی آمیز مسکان لاتے بولے---حسنہ بیگم ڈاکٹر کو نیچے چھوڑنے گئیں جبکہ جنت نے روم فریج سے برف نکالی ایک ڈبے میں ڈال کر واش روم سے پانی بھر کر لائی--- الماری سے معیز کا رومال نکالا اور اسکے سرہانے بیٹھ کر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگی---چہرے پر فکر و پریشانی کے آثار نمایاں تھے---کافی دیر پٹیاں کرنے کے بعد ---وہ اسکے گھنے سیاہ بالوں میں اُنگلیاں پھیرنے لگی

****

www.novelsclubb.com

رات تک اسکا بخار بالکل کم ہو چکا تھا---اچانک ہی چڑھا تھا اور اسی طرح کم بھی ہو گیا---حسنہ بیگم اسکے لیے سبزیوں کا سوپ بنا کر لائیں تھیں---جنت کمرہ ---سمیٹ رہی تھی---معیز بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا

آپ بیٹھے کیوں ہیں لیٹ جائیں---"جنت اپنے بیگ سے چند سوٹ نکال کر" ---الماری میں ہینگ کر رہی تھی پلٹ کر بولی

بخار تو کم ہو گیا ہے مگر ریسٹ کی بہت ضرورت ہے آپ کو---"وہ اسکے پاس آتی" اسکی پیشانی چھو کر بولی---معیز نے کسی قسم کا ردِ عمل ظاہر نہیں کیا---حسنہ بیگم ---سوپ لے کر اندر داخل ہوئیں

www.novelsclubb.com

جنت تم بھی فریش ہو کر کھانا کھالو---"ٹرے بیڈ پر معیز کے پاس رکھ کر وہ اس" --سے مخاطب ہوئیں

---جی امی---"وہ ایک نظر معیز کو دیکھ کر واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئی"

ایک گھنٹے تک وہ فریش ہو کر کھانا کھا کر واپس اوپر آ گئی تھی---کمرے کی گل بتی بتا رہی تھی کہ وہ سو چکا ہے---جنت خاموشی سے اسکے برابر خالی جگہ پر لیٹ گئی---ایک بے نام سی اُداسی تھی ان لمحات میں---وہ اسکی جانب سے اپنے پُر تپاک استقبال کی منتظر تھی وہ نا سہی مگر ناراضگی تو بنتی تھی آخر وہ اتنے دنوں بعد آئی تھی ---لیکن معیز کا یوں نظر انداز کرنا جنت کیلیے تکلیف دہ تھا

****

آپ آفس جا رہے ہیں؟ مگر آپ ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئے کچھ دن آرام" کر لیں---" جنت آملیٹ والی پلیٹ کچن کاؤنٹر سے اُٹھا کر ڈائننگ ٹیبل تک لاتے --بولی---معیز چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا---حسنہ بیگم اپنے ناشتے میں مصروف تھیں

-

کیا ناشتہ کریں گے آپ؟ میں سمجھی آپ سو رہے ہیں تو بنایا نہیں--" وہ کچھ" شرمندگی سے بولی---بھاری پپوٹے اور بخار کی تپش سے سُرخ ہوتا چہرہ جنت کو

تشویش میں مبتلا کر رہا تھا---سفید کلف لگی بے داغ شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کیے--- گریبان کے دو کھلے بٹن, ہلکی ہلکی بڑھی شیو, گھنے بال--- کیا یہ شخص ابراہیم حسین کی دولت کا متبادل ہو سکتا ہے؟ اسکی ذرا سی بے نیازی, ذرا سی ناراضگی جنت سے برداشت نہیں ہو رہی تھی اور وہ اسے چھوڑنے کا مشورہ دے رہا تھا---

میں آفس میں کھالوں گا---" وہ اپنی کلائی پر بندھی واچ کی جانب دیکھتا بولا اور" تیزی سے اُٹھ کر باہر نکل گیا اس سے پہلے کہ حسنہ بیگم کچھ کہتیں جنت اسکے پیچھے گئی وہ گاڑی میں اپنا لیپ ٹاپ بیگ رکھ کر اب گیٹ کھولنے جا رہا تھا---

www.novelsclubb.com

کوئی ضروری میٹنگ ہے تو وہ اٹینڈ کر کے جلدی آجایئے گا---آپ کی طبیعت" مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی---" جنت بول رہی تھی مگر وہ دروازہ کھول کر واپس گاڑی کی طرف پلٹ گیا---ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور اسکی جانب دیکھے بغیر

گاڑی نکال گیا---جنت نے خالی لان اور باہر کے کھلے بڑے دروازے کو دیکھا پھر ---ہونٹ کاٹتی دروازہ بند کرنے آگے بڑھ گئی

****

جنت اپنے کیبن سے چند ضروری فائلز لے کر باہر نکلی تھی جب سامنے سے تحریم آتی دکھائی دی اس نے بھی جنت کو دیکھ لیا تھا

---اسلام وعلیکم!"جنت اسلام میں پہل کی"

وعلیکم السلام!دل بھر گیا تمہارا دبئی سے؟ایٹ لیسٹ اپنے ہسبینڈ کو تو اپنے پلانز" سے آگاہ کر دیا کرو آفس کے چکر لگاتا رہا ہے بے چارہ--"جنت نے نا سمجھی سے ---اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا

میٹنگ کینسل ہو گئی تھی تو تم جلدی واپس آجاتی اور اگر رُکنے کا پلان تھا تو معیز کو" بتا دینا چاہیے تھا ناوہ آفس آکر باس پر چڑھائی کرنے والا تھا وہ تو میں نے اسکی مس

انڈر سٹینڈ نگ کلیئر کی کہ تم ابراہیم حسین کے ساتھ دبئی گھوم رہی ہو وہ بلاوجہ پریشان نہ ہو---"تحریم عجیب مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہی تھی جنت کی پیشانی پر ---بل پڑنے لگے

میٹنگ کے انتظار میں ہی رُکی تھی میں اور جب کینسل ہو گئی واپس آ گئی---""" جنت نے کہا

---سیریسلی؟"تحریم اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی"

میٹنگ اگلے روز ہی کینسل ہو گئی تھی اور تم آج تین روز بعد آ رہی ہو--"اب" ---جنت کی ناگواری حیرت میں بدل گئی

-مجھے کسی نے نہیں بتایا میٹنگ کینسل ہونے کا---مجھے کوئی آفیشل میل نہیں ملی" --"

www.novelsclubb.com

اب یہ مت کہنا کہ ابراہیم حسین کے مینجر نے تمہیں میٹنگ کینسل ہونے کا بھی"
---نہیں بتایا تھا اور نہ تمہارا ٹکٹ کروایا تھا--"تحریم تیکھے لہجے میں بولی

مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ کیا کہے جارہی ہیں کون سا ٹکٹ؟"جنت بری طرح اُلجھ
---رہی تھی

---ڈرامہ کیوئن!"تحریم اپنے بال ایک ادا سے جھٹکتی نخوت سے کہتی چلی گئی"

مِس جنت آپکو باس بلا رہے ہیں---"اس سے پہلے کہ وہ اسکی باتوں پر زیادہ"
دھیان دیتی اسکے ایک کولیگ نے آکر پیغام دیا---جنت سر ہلاتی باس کے روم کی
---جانب چل دی

---باس کا سڑا منہ اور کرسی گھمانے کا انداز بتا رہا تھا کہ حالات کچھ اچھے نہیں ہیں

www.novelsclubb.com

مِس جنت آپ کے انتہائی غیر ذمے دار رویے نے آج مجھے مجبور کر دیا ہے کہ "
میں آپ کو وارننگ دینے کے بجائے سیدھا خدا حافظ کہہ رہا ہوں---" جنت کے
---لیے یہ جملہ بالکل غیر متوقع تھا وہ فوری طور پر کوئی اظہار نہیں کر سکی

میٹنگ کینسل ہو گئی تھی اور آپ کا رِٹن ٹکٹ بھی کروا دیا گیا تھا ابراہیم گروپ"
آف انڈسٹریز کی جانب سے تو پھر آپ کا مسلسل وہاں دو دن کے سٹے کا کیا مطلب
نکالا جائے؟ مانا آپ نے کبھی دبئی نہیں دیکھا مگر کیا یہ بات اپنے کلائنڈ کو ظاہر کرنا
ضروری تھی؟ آپ کے وہاں رہنے کے اخراجات بھی ابراہیم حسین نے پورے
کیے پھر آپ ان کے ولاء میں بھی ٹھہر گئیں---مطلب کوئی سینس ہے آپ میں
کہ نہیں؟ آپ کو ایک میٹنگ کیلیے رُکنے کا کہا آپ تو ابراہیم حسین کے ساتھ اتنی
انوالو ہو گئیں کہ اُنہیں خود مجھے انفارم کرنا پڑا---کانٹریکٹ تو سائن ہو چکا ہے لیکن
اگر آپ ہی مارکٹنگ مینجر رہیں تو وہ کسی صورت اس کانٹریکٹ کو قائم نہیں رکھیں

www.novelsclubb.com

گے--بہتر یہی ہے کہ آپ اپنا سسپنشن لیٹر لیں اور کہیں اور ٹرائی کریں---"

---انہوں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا

سر آپ کو مِس انڈر سٹینڈ نگ ہو گئی ہے ایسا---"جنت کی سب سے بڑی"

کمزوری تھی کہ بحث کرتے یا اپنی صفائی پیش کرتے اسکے آنسو نکل پڑتے تھے---

---ابھی بھی آنسوؤں کے گولے نے اسے مزید بولنے نہ دیا

پلیز لیو--اپنا اور میرا وقت برباد مت کریں---"انہوں نے نہایت ناگواری سے"

---باہر کی جانب اشارہ کیا

---ہاں ایک بات اور مس جنت!"ان کی آواز پر جنت پلٹی"

ایسے شارٹ کٹ تلاش کرنا چھوڑ دیں---زندگی میں جو کمائیں محنت کا اور اپنے"

"---نام کا کمائیں

****

ریسیپشن سے اپنا سسپنشن لیٹر لیتے اس نے بمشکل اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پایا تھا---آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا اور دماغ مکمل طور پر سُن ہو چکا تھا---

---دوپٹے کو سر پر جمائے چہرہ جھکائے وہ مین روڈ پر چلتی اپنے آنسو چھپا رہی تھی

---یہ کیسا کامیابی کا پہاڑ تھا وہ تھوڑا ہی اوپر چڑھتی تھی کہ دوبارہ پھینک دی جاتی

!آج پھر وہی بس تھی, وہی دھکے, وہی مایوسی اور وہی اپنے کم اثر ہونے کا افسوس

****

جنت تھکن سے نڈھال گھر میں داخل ہوئی اور لاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھ کر

---دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

نوکری جانے کا دکھ الگ اور کردار کشی کا الگ, ابراہیم حسین نے اپنی دولت و"

---طاقت کے مظاہرے کی ہلکی سی جھلک دکھائی تھی ابھی اسے

اگر وہ ان میں سے کسی کو یہ بتاتی کہ ابراہیم حسین نے اسے شادی کی آفر دی تھی اور اُسکو ٹھکرانے پر اس نے جنت پر الزامات لگائے ہیں تو سب نے ہنسنا ہی تھا بلکہ ممکن تھا کہ وہ اسکی دماغی حالت پر شک کرنے لگتے---اتنے امیر آدمی کو کیا ضرورت ---پڑی ہے کہ وہ اسکے خلاف محاذ کھڑا کرے

حسنہ بیگم ظہر کی نماز پڑھ کر روم سے نکلیں--جنت نے اپنے پاس موجود چابی سے ---گیٹ کھولا تھا

کیا ہوا ہے جنت؟سب ٹھیک ہے؟تم رو کیوں رہی ہو؟"وہ اسکے روئے ہوئے" بھیگے و سرخ ہوتے چہرے کی جانب دیکھ کر فوراً آگے بڑھیں---جنت ان کا سہارا ---پا کر مزید رونے لگی

جنت بیٹا مجھے پریشان نہیں کرو---بتاؤ ہوا کیا ہے؟گھر میں سب ٹھیک ہیں؟تم" -جلدی کیوں آئی ہو؟"وہ اپنے کندھے سے لگی جنت کا سر سہلاتے پوچھ رہی تھیں

--

میری جاب چلی گئی---مم---میری کوئی غلطی نہیں تھی---میری اتنی"
--بے عزتی کی---"وہ ہچکیوں سے روتے بتانے لگی---حسنہ بیگم کو کچھ سکون ہوا
-

کوئی بات نہیں بیٹا---رزق اللہ کی دین ہے بندے کی نہیں, کوئی کسی کی روٹی"
نہیں چھین سکتا--- تقسیم کرنے والا اوپر بیٹھا ہے---"انہوں نے جنت کو اپنے
سے الگ کرتے اسکے آنسو پونچھے

---باس نے میری اتنی بے عزتی کی کہ ---"وہ پھر رونے لگی"

کوئی کسی کو بے عزت نہیں کر سکتا عزت وذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے---جو آج"
تمہیں بے عزتی لگ رہی ہے اُس میں بھی اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہے---
جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اُمید کا دامن نہیں چھوڑتے اور نہ ہی اُسکے کیے
پر سوال اُٹھاتے ہیں--جو چیونٹی کو بھی اسکا رزق مہیا کر رہا ہے وہ جنت ستار کو کیسے

بھول سکتا ہے جس سے وہ ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے---"انہوں نے ---اُسکی ٹھوڑی پکڑ کر پیار سے سمجھایا

اللہ تعالٰی کے پاس تو اختیار ہے نا امی تو وہ کیوں مجھے وہ سب نہیں دے دیتا جسکی" مجھے خواہش ہے؟"اس نے حسنہ بیگم کی جانب دیکھا تو وہ گہرا سانس لیتے کہنے --- لگیں

یہ نظامِ زندگی ہے جنت یہاں اگر سب امیر ورئیس پیدا ہونے لگے تو ان کا" ڈرائیور,ان کا کُک,ان کے آفس امپلائی کہاں سے آئیں گے؟اور اگر سارے امپلائز بن جائیں تو باس کہاں سے آئے گا؟یہ سب انسان کے اپنے عمل,اپنے پیدا کردہ نظام ہیں---اللہ تعالٰی نے کسی کے ساتھ ملازم ومالک کا سٹامپ لگا کر نہیں بھیجا یہ سب ان کی اپنی محنت,اپنی ذہانت کا نتیجہ ہے یا کچھ لوگوں کے گناہوں کا--- ہر کوئی ذہانت ومحنت سے کاروبار نہیں چلا رہا کوئی سود,کوئی رشوت,کوئی دوسروں کے حق پر ڈاکہ ڈال کر چلا رہا ہے---یہ اعمال ہیں ان کے اور انہیں جواب دہ ہونا

ہے اس کے لیے---اللہ تعالٰی نے تو اپنی کتاب میں بڑے انصاف کا نظام متعارف کروایا ہے---زکوۃ کا, اُس نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے مال میں غرباء و مساکین کا بھی حصہ رکھا ہے---اللہ نے تو انہیں آزمائش میں ڈال رکھا ہے کہ میں نے تمہیں عطا کیا اور تم نے میری راہ میں خرچ کرنے سے انکار کر دیا---تم نے میرے بندوں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا---تم نے زکوۃ نہیں نکالی تو تمہارا مال پاک ---کیسے ہوا؟" جنت کو کونسا یہ سب نہیں معلوم تھا

کون سا مسلمان ہے جسے زکوۃ کا نہ معلوم ہو؟

اللہ تعالٰی نے تو مال کو فتنہ قرار دیا ہے---فتنے کے پیچھے بھاگنے والا بھلا کامیاب" ---کیسے ہو سکتا ہے؟" انہوں نے جنت سے پوچھا

کیوں نہیں ہو سکتا امی؟ بلکہ ہر وہ انسان ہی کامیاب تصور کیا جاتا جس کے پاس" دولت ہو, شہرت ہو---معاشرہ اُسکی ہی عزت کرتا ہے اُسے ہی اہمیت دیتا ہے-- ----لوگ اُسکے کنٹرول میں آجاتے ہیں--" جنت نے ان کی تردید کی

کا ہے جو ہم نے اپنے بچوں کے success defination مسئلہ ہماری"
دماغ میں فیڈ کر دی ہے---اُنہیں سارے فلم سٹار, سارے سنگرز کامیاب نظر
سنتے ہیں جبکہ اُس motivational speeches آتے ہیں بلکہ وہ ان کی
کے مقابلے میں ہمارے پی ایچ ڈی ہولڈر, ہماری ہنر مند افراد, ہمارے انونٹرز کو
کوئی نہیں سنتا کیوں؟ کیوں کہ اُن کے پاس اپنی کامیابی کے پروف میں بتانے کو اپنا
بینک بیلنس نہیں ہے---کامیاب انسان وہی ہے جو اپنے مقصد کے حصول میں
کامیاب ہو جائے اور جب ہم اپنے بچوں کو یہ سکھائیں گے کہ تمہاری زندگی کا
حصول ہی بنگلہ گاڑی ہے تو کامیابی کہاں سے آئی گی میری جان؟"انہوں نے جنت
---کا گال تھپتھپایا

جو اللہ تعالٰی پر ایمان نہیں لاتے اللہ نے تو ان کو بھی ایمان والو سے زیادہ نوازر کھا"
--ہے---"اس نے ایک اور اعتراض اُٹھایا

www.novelsclubb.com

یہی تو فرق ہے ہماری سوچ میں اور اُسکی تقسیم میں--- ہمیں جو مہنگا تحفہ دے" دے اسے ہی محبت کرنے والا سمجھتے ہیں کہ وہ ہم پر خرچ کر رہا ہے--- کیوں کہ ہماری دنیا میں پیسہ سب سے بڑی دولت ہے اور اسی کی بنیاد پر جج کیا جاتا ہے مگر اللہ کے نزدیک تقوٰی بڑی دولت ہے, ایمان کی دولت سے وہ جسے نواز دے وہی رئیس ہے---اللہ تعالٰی نے کہیں نہیں فرمایا کہ جس کا بینک بیلنس زیادہ ہو گا وہی قطار میں آگے ہو گا--- یہ تو ہمارے, ہم انسانوں کے بنائے گئے اصول ہیں بچے-- -اُس کی قطار میں تو ایمان والے آگے ہوں گے اور دولت قبر میں نہیں جانی میرے بچے---" جنت اب بھی ان کے کندھے سے لگی بیٹھی تھی ایک سکون تھا ---ان کا میسر ہونا بھی

www.novelsclubb.com

****

وہ الماری کی صفائی کر رہی تھی---معیز کے سارے کلف لگے کپڑے پریس کرنے کو دینے کیلیے نکالے اور سادے سوٹ استری اسٹینڈ پر ڈال دیے---وہ اسی کام میں

مصروف تھی جب معیز کمرے میں داخل ہوا---کھلے گریبان کے ساتھ ایک ہاتھ میں ٹائی لٹک رہی تھی جنت کو مکمل طور پر نظرانداز کیا---

معیز آپ جلدی آگئے آج؟"گھڑی شام کے چار بجا رہی تھی"---

کیا ہوا ہے آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے؟"جنت نے لیپ ٹاپ بیگ"
ٹیبل پر رکھتے معیز سے کہا---وہ اب گھڑی اُتار رہا تھا---

ناراض ہیں؟"جنت نے دھیمی آواز میں پوچھا"---

طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی؟ کہیں اس لیے تو جلدی نہیں آئے؟"جنت کہتے"
ہوئے اسکے قریب آئی---ایڑیوں کے بل اونچے ہو کر اسکی پیشانی چھونا چاہی تو اس
نے آرام سے اسکا ہاتھ دور کیا اور پینٹ کی پاکٹ سے ایک لفافہ نکال کر اسے
تھما دیا--جنت نے لفافہ کھول کر دیکھا اندر موجود لیٹر کو غور سے پڑھنے لگی---وہ
معیز کا سسپنشن لیٹر تھا---

یی---یہ؟ یہ کیا ہے؟ مم---مطلب---معیز---"جنت کا دماغ سنسنا اُٹھا تھا"
اسکی اتنی اچھی پوسٹ تھی وہ ان کا سات آٹھ سال پرانا ملازم تھا وہ اس پر اتنا بھروسہ کرتے تھے وہ ان کے اتنے انتظامات دیکھتا تھا---وہ پرسنلی بھی اسے بہت پسند کرتے تھے یہ ممکن کیسے تھا کہ وہ خود اسے نکال دیتے---

"معیز نے قدرے بلند آواز میں مگر بغیر کسی تاثر مجھے جاب سے نکال دیا ہے---کے اطلاع دی

"""ایسے کیسے جاب سے نکال دیا آپ کو کوئی وجہ؟ کوئی غلطی؟ کچھ تو ہو گا نا---
جنت شاک کے عالم میں ہاتھ میں پکڑے سسپنشن لیٹر کو دیکھ رہی تھی---چہرے پر پریشانی و غصہ جھلک رہا تھا---

"معیز میں آپ سے پوچھ رہی ہوں---ستر اسی ہزار کی جاب تھی وہ--بینک اکاؤنٹ بھی خالی پڑا ہے, گاڑی بھی چوری ہو گئی, نوکری بھی گئی آپ کی---"وہ

پہلے چیخ کر بول رہی تھی آخری جملے پر اسکی آواز مدھم ہو گئی---معیز الماری میں

---منہ دیے جانے اتنی دیر سے کیا تلاش کر رہا تھا

میری زندگی ہی منحوس ہے---اتنی جدوجہد کے باوجود آج بھی وہیں کھڑی"

--ہوں---"اس نے سسپنن لیٹر دور پھینکا

تو کون کہہ رہا ہے تمہیں وہیں کھڑے رہنے کو؟اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ---"

تمہارے پاس تو ایک شاندار آپشن ہے---"معیز الماری بند کرتا اسکی جانب بڑھا-

-----جنت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

--دنیا کا امیر ترین شخص نہ سہی پاکستان کا امیر ترین ہی سہی---"وہ زخمی ہنسی ہنسا"

-

تمہارا دل ذرا بھی نہیں کانپا مجھے دھوکہ دیتے ہوئے؟کیوں اتنے پاپڑ بیل رہی ہو؟"

اتنی وجوہات تلاش کر رہی ہو؟ایک بار,ایک بار کہا ہوتا تمہارا دم گھٹتا ہے میرے

اس چھوٹے سے آشیانے میں, نہیں رہنا چاہتی میرے ساتھ میں کبھی تم پر مسلط نہ

ہوتا, کک-- کبھی---"معیز سے بولا نہیں گیا اسنے ہونٹ چبانا شروع کر دیے---
---جنت نے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھی تھی

آ----آپ کیا کہہ رہے ہیں مم---معیز مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا---"جنت نے"
اپنی مخروطی نازک اُنگلیاں اسکے بازو پر رکھتے کہا---معیز نے سختی سے اسکا ہاتھ
---جھٹکا

ہاتھ مت لگانا مجھے---"وہ اپنی پوری قوت لگا کر اُنگلی اُٹھا کر دھاڑا---اسکی"
آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں---جنت نے آج تک اسے اتنے غصے میں نہیں دیکھا
---تھا

www.novelsclubb.com

دور رہو مجھ سے---بہت دور---"جنت کو لگا اسکی آنکھیں اب جھلکیں کہ"
---اب---چہرہ اتنا سُرخ ہو رہا تھا کہ جنت کو اس سے خوف آنے لگا

کتنا حقیر سمجھا تم نے مجھے, ہمیشہ مجھے جتایا کہ میں تمہارے اخراجات نہیں اُٹھا"
سکتا, تمہاری خواہشات نہیں پوری کر سکتا, ہمیشہ بتایا کہ تمہیں مالدار آدمی چاہیے

تم نے انکار کیا مگر میں بضد رہا---میری غلطی ہے---"معیز نے اپنی پیشانی مسلی ---اسکی پلکیں بھیگ رہی تھیں

--تت---تم واپس کیوں آئی ہو؟"جنت کو وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا"

-

مجھے بے وقوف بنانے میں, میرے جذبات کے ساتھ کھیلنے میں مزہ آتا ہے"

تمہیں؟ تمہیں اتنے پاپڑ بیل کر حالات پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی تم سیدھا کہہ سکتی تھی کہ تمہیں ایک امیر آدمی مل گیا ہے جو تمہاری خواہشات پوری کر سکتا ہے میں تمہیں بالکل باؤنڈ نہ کرتا---"وہ بولے جا رہے تھا جنت کو زمین آسمان --گھومتے محسوس ہو رہے تھے وہ ان دو دنوں میں اس سے اتنا بد گمان ہو گیا تھا

کیا کہے جا رہے ہیں آپ؟آپ ہوش میں تو ہیں؟کون سا امیر آدمی؟"جنت بھی" ---تیز لہجے میں بولی

ابراہیم حسین جس کے ساتھ----"اس نے ہونٹ بھینچے جیسے کچھ کہتا کہتا رُک"

--گیا ہو

--جسکے ساتھ کیا؟"جنت نے اسکا بازو تھاما---معیز نے ہاتھ جھٹکا"

---جس کے ساتھ کیا؟معیز"جنت اسکا بازو کھینچ کر بلند آواز میں چیخی"

تم اُسکے ولاء میں رہ کر آئی ہو کہ نہیں؟وہ بھی اُس وقت جب---جب وہاں کوئی"

نہیں تھا---"معیز کے سوال پر جنت کی اسکے بازو پر گرفت کمزور پڑ گئی اسکی آنکھ

سے کب آنسو لڑی کی صورت بہہ کر ٹھوڑی سے جھلکا اسے خبر نہیں ہوئی صرف

---ساکت حالت میں اپنے سامنے کھڑے معیز کو دیکھ رہی تھی

بولو جنت؟تم وہاں رہ کر آئی ہو کہ نہیں؟"وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس سے"

--سوال کر رہا تھا---جسم کا ایک ایک عضو جنت کے "نہیں" کہنے کا ورد کرنے لگا

-

-گئی تھی میں---اب؟"جنت نے بائیں ہاتھ کی پُشت سے گال رگڑتے اکڑ کر کہا"

--

پھر واپس چلی جاؤ---"وہ اسی سرد لہجے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا بولا--"

----جنت کے قدم لڑکھڑائے تھے

چلی جاؤ---تمہاری عیش و عشرت بھری زندگی تمہیں مبارک ہو"معیز اسکی"

---جانب سے پُشت کر کے کھڑا ہو گیا

بادِ صبا چلی گ ئی ی

نازک فضا چلی گ ئی ی

غُل مچا او عندلیب

دل رُبا چلی گ ئی ی

کلی کلی نراش ہے

www.novelsclubb.com

فسانہ دلخراش ہے

گلشنِ دلِ زار میں

غم کی بُود و باش ہے

دَر درد کا جانِ جاں

کر کے واچلی گ ئ ی

دل رُبا چلی گ ئ ی

۔

www.novelsclubb.com

زندگی کا باب تھی

حسین تر خواب تھی

تھی راگنی آواز خود

رباعی تھی رباب تھی

بوُجھنا چلی گ ئی ی

دل رُبا چلی گ ئی ی

۔

لحد سے جون اٹھ ذرا

آ دیکھ کیا ہے ماجرا

پھر وہی تاریخ نے

ظلم کیا ستم کیا

www.novelsclubb.com

جیسے تجھ کو چھوڑ کر

زاہدہ چلی گ ئی ی

فارہہ چلی گ ئی ی

ویسے مجھ کو چھوڑ کر

شکستہ پا چلی گ ئ ی

دل رُبا چلی گ ئ ی

پکڑ کے گھر کا باہری

راستہ چلی گ ئ ی

غُل مچا او عندلیب

دل رُبا چلی گ ئ ی

!مصورہ چلی گ ئ ی

(مبارک احمد)

****

www.novelsclubb.com

جنت بیٹا معیز کو بھی بلا لو چائے بنا رہی ہوں---"اسے سیڑھیاں اُترتے دیکھ وہ"
کچن سے ہی بلند آواز میں بولیں مگر جیسے ہی ان کی نظر اسکے ہاتھ میں موجود ٹریولنگ
---بیگ پر پڑی وہ حیران سی باہر آئیں مگر تب تک جنت آگے بڑھ چکی تھی

جنت ! جنت !"وہ اسکے پیچھے جانے لگیں مگر وہ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار باہر نکل"
گئی ان کے پاس دوپٹہ بھی نہیں تھا کہ اس کے پیچھے جاتیں اور اگر باہر آوازیں
---لگاتیں تو آس پاس کے رہائشی تماشہ دیکھتے

معیز جنت کہاں گئی ہے؟"وہ معیز کی طرف دیکھتے بولیں جو شکست خوردہ سے"
---انداز میں سیڑھیاں اُتر رہا تھا

www.novelsclubb.com

مما اُسے ایک امیر شخص چاہیے تھا حسین زندگی گزارنے کیلیے----وہ مجھے چھوڑ"
کر چلی گئی ہے کیونکہ میں ایک غریب آدمی ہوں"اسکی آنکھیں نم تھیں اور
!ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ

ایک فریب تھی وہ"وہ خود کلامی کے انداز میں کہہ رہا تھا پھر پلٹ کر واپس"

---سیڑھیاں چڑھ گیا

--اب اس کمرے میں اسے تنہا رہنا تھا

آرہی ہوں--"دروازے پر دستک کی آواز سُن کر حمنہ کمرے سے ہی بلند آواز"

بولی---الماری میں تہہ لگے کپڑے رکھ کر صحن کا احاطہ عبور کر کے بیرونی

---دروازے پر پہنچی

جنت تم؟"حمنہ دونوں جانب سے دروازے کے پٹ تھامے کھڑی تھی جب"

جنت اسکے ایک جانب سے ہاتھ جھٹکتی اندر داخل ہو گئی---چہرے کے تاثرات

---اور بیگ کی موجودگی کچھ غلط ہونے کی علامتیں تھیں

کیا ہوا ہے؟خیریت سے آئی ہو نا؟"حمنہ دروازہ بند کر کے اسکے پیچھے آئی---"

جنت نے خاموشی سے بیگ ایک طرف رکھا اور دوپٹہ اُتار کر بیڈ پر ڈال دیا پھر واش

روم میں گھس گئی---دروازہ ایک بار پھر بجنے لگا---اس بار دروازے پر جنت کی ---والدہ تھیں

کوئی آیا تھا کیا؟دروازہ بجنے کی آواز آئی تو میں اُٹھ کر آ گئی---"وہ پڑوس میں ہی" --- گئیں تھیں اس لیے جلدی واپس آ گئیں

جنت آئی ہے---"حمنہ نے ان کے اندر آنے پر پیچھے سے دروازہ بند کرتے کہا"

خیریت سے؟"جنت شادی کے بعد کبھی رہنے کیلیے نہیں آئی تھی حتٰی کہ ملنے" --- بھی صرف تین بار آئی تھی

---خود ہی جا کر پوچھ لیں---"حمنہ کچن میں گھس گئی"

وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو جنت ہاتھ منہ دھو کر باتھ روم سے نکل رہی تھی ایک --ہاتھ میں ٹاول تھا

--اسلام و علیکم امی"انہیں دیکھ کر سلام جھاڑا"

وعلیکم اسلام! کیسا ہے میرا بچہ "اسے سینے سے لگاتے اسکے بال سنوارے"

---ٹھیک ہوں---"مدھم آواز میں بولی"

"معیز کے ساتھ نہیں آئی؟"

وہ کچھ مصروف تھے میں چند دن رہنے آگئی آپ کے پاس---"وہ ان سے الگ"

---ہوتی نظریں چرا کر بولی

شکر ہے ورنہ اتنا بڑا بیگ دیکھ کر میں تو ڈر ہی گئی تھی خدانخواستہ---"انہوں نے"

---بات ادھوری چھوڑ دی

-حمنہ بہن کیلیے چائے بنالا میرے بچے---"انہوں نے کمرے سے ہی آواز لگائی"

--

****

www.novelsclubb.com

مؤذن بلند آواز میں اذان دے رہا تھا--- فجر کا وقت تھا آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی پھوٹ رہی تھی--- جنت نے وضو کیا اور جائے نماز پر کھڑی ہو گئی--- نماز ادا کرنے کے بعد جب اس نے دعا کیلیے ہاتھ اُٹھائے تو اللہ تعالٰی کے سامنے شکوے --- شکایتوں کا ایک انبار لگا دیا

"اُس نے میری ذات پر شک کیا--- وہ وہ کیسے کر سکتے ہیں ایسا؟ کیا میری صفائی اُن کیلیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی؟ کیا وہ کانوں کے اتنے کچے بھی ہو سکتے ہیں؟ کہاں گئی وہ محبت؟ کہاں گئے وہ اعتبار کے دعوے؟ کہاں گئے وہ نہ چھوڑنے کے --- وعدے؟" وہ دونوں ہتھیلیوں پر چہرہ جھکائے گریہ وزاری میں مصروف تھی

"وہ کیسے مجھے اپنی زندگی سے نکال سکتے ہیں؟ کیا اتنی ہی کھوکھلی محبت تھی اُن کی؟ اتنا ہی ناپائیدار رشتہ تھا ہمارا؟" سوالات کا ایک لمبا سلسلہ تھا اور جواب دینے والا کوئی بھی نہیں تھا--- اللہ کے سامنے رو کر اسکا دل اتنا ہلکا ضرور ہو گیا تھا کہ وہ سکون

www.novelsclubb.com

-کی نیند لے رہی تھی مگر ابھی تین گھنٹے ہی گزرے ہوں گے کہ اس کا فون بجنے لگا

--

اسلام و علیکم ! کون ؟" جنت نے انجانا نمبر دیکھ کر پوچھا"

ابراہیم حسین مہر "دوسری جانب سے ٹھہر ٹھہر کر بتایا گیا تھا"

تت--- تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی ؟" جنت دبے دبے لہجے میں "

---غرائی

میری ہمت و طاقت کا ہلکا سا مظاہرہ تو تم دیکھ چکی ہو مزید جھلک تمہارے فیصلہ "

سنانے کے بعد دکھائی جائے گی---" ابراہیم حسین کے انداز میں رتی برابر فرق

نہیں آیا تھا وہی مغرور و تکبرانہ لب و لہجہ --- جیسے دنیا اسکے جوتے کی نوک پر پڑی

---ہو جسے فٹ بال سمجھ کر کبھی بھی اُچھال دے گا

---کیوں پیچھے پڑ گئے ہیں آپ ؟ کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا ؟" وہ رونے لگی"

مل کر بتاتا ہوں---گیارہ بجے اس ایڈریس پر آجانا جو ابھی ٹیکسٹ کروں گا---""

وہ تو جیسے ہر کام مکمل پلان کر کے کرتا تھا

میں کہیں نہیں آنی والی---تم ہو گے امیر ورئیس مگر میری زندگی کے حاکم نہیں"

ہو---"وہ نفرت سے گویا ہوئی---دوسری جانب موجود ابراہیم حسین اپنے

وسیع روم میں موجود قد آدم ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا بلیو ٹوتھ ائیر فون سے

---آتی اسکی آواز سنتا مسکرایا

طلاق لو گی یا بیوہ ہونا پسند کرو گی؟"یہ سوال نہیں تھا یہ صاف لفظوں میں دی گئی"

---دھمکی تھی جس نے جنت کے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے

مجھے انتظار کرنا پسند نہیں ہے---ٹھیک گیارہ بجے---"رابطہ منقطع ہو گیا تھا"

جنت کا سر چکرانے لگا---اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ابراہیم حسین اسے اتنی

---گھٹیا دھمکی دینے پر اُتر آئے گا

کوئی وقت تھا جب وہ کہتی تھی کہ اگر اسے کوئی امیر شخص مل گیا تو وہ اسکی عمر تک نہیں دیکھے گی---اور آج ایک امیر ترین شخص اسے مل چکا تھا مگر آج نہ اُسکی دولت اسے پر کشش لگ رہی تھی نہ اُسکا محل---

اللہ تعالٰی نے اسکے لیے ایک ایسی آزمائش کھڑی کر دی تھی کہ جہاں دعائیں تو قبول ہو گئیں تھیں مگر کسی وقت میں انہیں مانگنے والی ہستی اب اپنی حماقتوں پر اشک بہا رہی تھی---

****

معیز دروازہ کھولو بیٹا---معیز؟"حسنہ بیگم مسلسل اسکا دروازہ پیٹ رہی تھیں مگر" دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آرہا تھا وہ کل سے کمرہ نشین تھا

معیز؟"وہ بے بسی کے عالم میں مسلسل دستک دے رہی تھیں"---

صبح کے دس بج رہے تھے---کمرہ اپنی حالتِ زار پر اشک بہا رہا تھا---بیڈ شیٹ فرش کی سلامتی لے رہی تھی---تکیے و کشن قالین پر ادھر اُدھر گرے پڑے تھے---بُک شیلف میں ایک بھی کتاب نہیں پڑی تھی---پرفیوم کی بوتلیں زمین پر ٹوٹی پڑی تھیں---وہ سائیڈ ٹیبل کے کونے پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا---پوری رات اس نے شاید یہی کیا تھا---وہ سگریٹ نہیں پیتا تھا ---مگر کل سے مسلسل پی رہا تھا--پہلے باہر پی کر آیا پھر ساتھ گھر لے آیا

دل برباد میں پھر اس کی تمنا کیوں ہے

ہر طرف شام ہے لیکن یہ اجالا کیوں ہے

جس کی یادوں کے دیئے ہم نے بجھا رکھے ہیں

پھر وہی شخص تصور میں اترتا کیوں ہے

تھک چکا ہے تو اندھیروں میں رہے میری طرح

www.novelsclubb.com

چاند کو کس کی طلب ہے یہ نکلتا کیوں ہے

میں وہی خواب ہوں پلکوں پہ سجایا تھا جسے

آج غیروں کی طرح تم نے پکارا کیوں ہے

روز اک بات مرے دل کو ستاتی ہے ضیاؔ

اس قدر ٹوٹ کے تم نے اسے چاہا کیوں ہے؟

--باہر کھڑی حسنہ بیگم کا چہرہ کب آنسوؤں سے تر ہوا انہیں خبر ہی نہیں ہوئی

---ان کا آشیانہ آباد کرنے والی شعلہ بھڑکا گئی تھی

www.novelsclubb.com

معیز مما کی جان!" وہ مسلسل اسے پکار رہی تھیں---معیز نے زور سے سائیڈ میز کو

---لات رسید کی---ادھ جلی سگریٹ نیچے پھینک کر دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا

****

گیارہ بجنے میں دس منٹ تھے جب وہ اسکے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچی وہ کوئی آفس یا فلیٹ نہیں تھا وہ ابراہیم حسین کا عالیشان بنگلہ تھا---ڈیفینس میں موجود اس بنگلے تک آنے کیلیے اس نے جتنا کرایہ ادا کیا تھا وہی اسکا بڑا نقصان تھا بھلا وہ اسکا مقابلہ کیسے کر سکتی تھی---ابراہیم حسین نے اس بنگلے کی صورت شاید اسے ایک بڑی آزمائش میں ڈالنا تھا---

بڑے سے سنہری اور گہرے براؤن کلر کے گیٹ کے اطراف میں دو چھوٹے چھوٹے گیٹ بھی موجود تھے---اس نے جھجھکتے ہوئے بیل بجائی---فوراً دروازہ کھل گیا--نیوی بلیو کلر کی وردی میں ملبوس چوکیدار نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا-

www.novelsclubb.com

آئیں بی بی---"وہ اندر داخل ہوئی تو وسیع و عریض رقبے پر پھیلے لان کے وسط" میں لال اینٹوں کی بنی راہداری پر تیزی سے چل کر آتی لڑکی نے اسے مخاطب کیا--جنت خاموشی سے اسکے ہم قدم ہو گئی---لان میں بہت سی بیلیں لگی تھیں---

سب سے زیادہ وہاں چھوٹے چھوٹے سفید پھول اور چمبیلی لگی ہوئی تھی---ایک --طرف لکڑی کو تراش کر خوبصورت سے ڈیزائن کی کرسیاں اور میز لگا رکھی تھی

-

---آجائیں---"جنت کو داخلی دروازے پر ٹھہرا دیکھ کر وہ پلٹ کر بولی"

سامنے بڑا سالانج تھا جسکی چھت کے بالکل وسط میں ستر اسی کلو کا جھومر لگا ہوا تھا-- - یہاں موجود آرائش کا ہر سامان اپنی قیمت خود بول رہا تھا---سامنے سے دو سیڑھیاں اوپر کے پورشن کی جانب جاتی تھیں---سیڑھیوں کی چوڑائی بھی کافی زیادہ تھی---پورا بنگلہ چمک رہا تھا---ابراہیم حسین نے اسکے ضبط کا کڑا امتحان لیا ---تھا

ملازمہ اسے ایک بڑے سے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر چلی گئی---جہاں کی دیواروں ---پر لٹکتی قیمتی پینٹنگس مصوروں کے تخیل کی بہترین عکاسی کر رہی تھیں

پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد ڈرائنگ روم میں ابراہیم حسین کے قدموں کی مخصوص آواز گونجی---معیز کے بھی چلنے کا انداز بالکل ایسا ہی تھا آفس کے سنگ مرمر کے فرش پر جب وہ چلتا تھا تو اسکے قدموں کی دھک دھک جنت کو اپنے دل کی سرزمین پر محسوس ہوتی تھی---

"کیسا لگا اپنا گھر؟ بلکہ بنگلہ---"ابراہیم حسین بالکل اسکے سامنے والے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھتے پوچھ رہا تھا---بلیو جینز پر نیوی بلیو شرٹ پہنے وہ اپنے شاہانہ انداز میں اس سے مخاطب تھا--

"یہ میرا گھر نہیں ہے---"جنت اپنی بات پر زور دے کر بولی

"عنقریب ہو جائے گا---"وہ بھی دوبدو بولا تھا

"مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں ہے---"جنت اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بے خوفی سے بولی---

www.novelsclubb.com

---خواہشات بدلتے وقت نہیں لگتا--"وہ ہلکے سے ہنسا"

بالکل درست فرمایا آپ نے خواہشات و ترجیحات بدلتے وقت نہیں لگتا---"

---میرے ساتھ بالکل ایسا ہی ہوا ہے---"جنت نے اسکی بات سے اتفاق کیا

میں تمہاری ترجیحات کی فہرست پر پہلے نمبر پر آنا چاہوں گا---"وہ دونوں"

کہنیاں اپنی ٹانگوں پر جما کر تھوڑا آگے کو جھکتا بولا

ہر چاہت پوری نہیں ہوتی اور جو جگہ جسکی ہو وہ وہیں اچھا لگتا ہے---میں معیز کی"

جگہ کبھی آپ کو نہیں دے سکتی---یہ ناممکن ہے---"وہ نفی میں سر ہلاتی بولی

ناممکن میں خود ممکن چھپا بیٹھا ہے---بس کوشش کرنے کی دیر ہے اور مجھے"

"---معلوم ہے تم یہ کوشش ضرور کرو گی

میں ایسا کچھ نہیں کروں گی---"جنت ابرو اُٹھاتے ایک ایک لفظ پر زور دے کر"
بولی---وہ ترچھی مسکان ہونٹوں پر سجاتا صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا پھر گہری
---نظروں سے اسے دیکھنے لگا

دنیا میں لڑکیوں کی کمی نہیں ہے اور ابراہیم حسین مہر کو تو بالکل نہیں ہے---"
جنت ستارنہ سہی تو کوئی اور سہی, کوئی اور نہیں تو کوئی اور سہی مگر---"جنت کی
---سانس اسکے مگر پر اٹک گئی تھی

تم نے مجھے ریجکٹ کیا---مجھے ہرٹ کیا ہے اب اتنی آسانی سے تو میں تمہیں"
----معاف نہیں کر سکتا نا---"وہ معصوم سا منہ بنا کر نفی میں سر ہلانے لگا

آئی ایم سوری میری وجہ سے آپ کو جو بھی تکلیف پہنچی ہے میں اُس کیلیے معافی"
مانگتی ہوں---"جنت نے اپنی انا ایک طرف رکھ کر اس سے معافی مانگ لینے میں
---ہی عافیت جانی وہ جانتی تھی وہ طاقت میں اسکا مقابلہ کبھی نہیں کر سکتی

---ابراہیم حسین نے ہونٹ بھینچتے نفی میں سر ہلایا

تم نے مجھے تکلیف پہنچائی اب میں تمہیں تکلیف پہنچاؤں گا---حساب برابر تو اسی طرح ہو گا نا---" وہ بلا کی معصومیت سے کہہ رہا تھا جیسے کسی ننھے بچے کے ساتھ گیم کھیلتے اسے پہلے اصولوں سے آگاہ کر رہا ہو---

اور کتنی تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں آپ مجھے؟ میرے گھر سے تو بے دخل کر چکے ہیں مجھے---" جنت کی آنکھ میں آنسو چمکا---

یہ رہا نا تمہارا گھر---یہاں آ کر رہو---" وہ جلدی سے بولا---جنت نے دونوں ہاتھوں میں شکست خوردہ انداز میں اپنا چہرہ چھپا لیا---

بے فکر رہو معیز جلد ہی تمہیں ڈائیورس دے دے گا---" جنت نے جھٹکے سے سر اُٹھایا اسے لگا جیسے کسی نے اسکی سانسیں بند کر دی ہوں---

نن---نہیں معیز ایسا نہیں کریں گے---" جنت کی آنکھ سے آنسو ٹپکا---

میں کروا لوں گا---" مقابل کے اطمینان میں ذرا برابر فرق نہیں آیا تھا"

دیکھو جب میں اُسکی نوکری ختم کرواسکتا ہوں تمہیں جاب سے, تمہارے گھر سے" نکلوا سکتا ہوں تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں---اب تم فیصلہ کرو گی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ طلاق لینا پسند کرو گی یا بیوہ ہونا؟" اسکے سوال نے جنت کے ہاتھ پیر ٹھنڈے کر دیے تھے--- جنت کو اسکے چہرے اسکے انداز سے پتا لگ رہا تھا کہ وہ صرف دھمکا نہیں رہا--- جنت کے آنسو اب لڑی کی صورت اسکے گال بھگو رہے تھے---اسکے ہونٹ کپکپائے جا رہے تھے

تم نے ابراہیم حسین کو کھلونا سمجھا تھا؟ تم نے کیا سوچا تھا کہ چند لمحے میرے ساتھ" گزار کر اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ گی اور میں یہاں تمہارے فراق میں آنسو بہاتا پھروں گا یا سگریٹ پھونکنے لگوں گا؟ وہ لیلی مجنوں کے زمانے گئے---اب پیسے کی طاقت پر کچھ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے---پیسے سے دنیا خریدی جا سکتی ہے یہ تو پھر ایک محبت ہے!" وہ اسے بتا رہا تھا کہ وہ اسکے جذبات سے کھیلی ہے اور وہ حیران تھی ---کہ کب اس نے ابراہیم حسین میں اپنی دلچسپی ظاہر کی تھی جو وہ یہ بیان کر رہا تھا

آپ نے خود مجھے اپنے ساتھ وقت گزارنے پر مجبور کیا تھا--- جھوٹے بہانے بنا"
---کر---"وہ اسکے الزام پر چیخی

تم انکار بھی کر سکتی تھی---"وہ تو ہر الزام اسکے سر دھر رہا تھا"

"----کر سکتی تھی مگر"

مگر نوکری جانے کے خوف نے تمہیں انکار کرنے نہیں دیا---آخر پیسے کا لالچ تھا"
نا---"اس مرد نے دنیا دیکھی تھی سامنے کھڑی عورت کو ایک نظر میں پہچان لیتا
تھا وہ---جنت کی دولت و پیسے کی خواہش تو اس سے پہلی ملاقات میں ہی پہچان لی
--- تھی اس نے

www.novelsclubb.com

آپ معیز کی غلط فہمی دور کیوں نہیں کر دیتے؟ پلیز معاف کر دیں مجھے اگر کبھی"
انجانے میں بھی میں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہو تو---"جنت نے اسکے سامنے
ہاتھ جوڑ دیے---معیز کی جان کی خاطر وہ سامنے کھڑے شخص کے پیر بھی پکڑ
---سکتی تھی

ایسا کیوں کر رہی ہو؟"ابراہیم حسین اسکے سامنے پڑی میز پر بیٹھ کر اسکے ہاتھ پکڑ"
---کرنا راضگی سے بولا

دفع کرو اُسے جسے اپنی محبت ,اپنی بیوی پر ذرا بھی اعتبار نہیں, جس نے تم سے"
ایک سوال بھی نہیں کیا اور تمہارے کردار پر شک کیا تمہیں اپنے گھر سے نکال دیا-
--آج تک دیا ہی کیا ہے اُس شخص نے تمہیں؟اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات کیلیے دن
رات ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہو کیا یہ زندگی ڈیزرو کرتی ہو تم؟"جنت اپنے نازک
---دودھیاں ہاتھوں کی پُشت سے آنسو رگڑ رہی تھی

نہیں جنت---تم اس سب کی مستحق نہیں ہو---تمہیں اس طرح دیکھ کر دل"
---کٹتا ہے میرا---"وہ نہایت محبت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا

دنیا جنت جیسی لڑکیوں سے بھری پڑی ہے ابراہیم حسین اور کون کیا ڈیزرو کرتا"
ہے اِس کا فیصلہ کرنے والی ذات اوپر بیٹھی ہے---وہ ہم سے بہتر جانتی ہے کہ
میری جگہ کیا ہے؟اور محنت سے کمانے کو اگر آپ ٹھوکریں کھانا کہتے ہیں تو مجھے

اچھی لگتی ہیں یہ ٹھوکریں---کم از کم کوئی مجھے یہ تو نہیں جتائے گا کہ میری اوقات کیا ہے اور اُس نے مجھ پر کتنا خرچ کیا ہے؟"جنت کو یاد تھا اس نے دبئی میں جنت پر خرچ کیے ایک ایک پیسے کو کئی بار جتایا تھا---

تمہارے دماغ میں بھوسا بھرا ہے کیا؟"ابراہیم حسین نے اسکے ماتھے پر اُنگلیاں مارتے دانت پیستے کہا"

ابھی تو تم اُسکے پاس بھی جاؤ گی تو وہ تم پر لعنت بھیجے گا---کون بتائے گا اُسے کہ " جس رات تم میرے ولاء میں رُکی تھی میں وہاں نہیں تھا---تمہارا وہ یقین کرے گا نہیں اور میں اُسے کبھی بتاؤں گا نہیں---"وہ اسے تلخ حقیقت بتا رہا تھا---

اگر شام تک تم نے معیز سے طلاق کا مطالبہ نہ کیا تو میں اُسکی جان کی کوئی گارنٹی" نہیں دے سکتا---"وہ میز سے کھڑا ہو گیا---

کل ملتے ہیں پھر---"اپنی کلائی پر بندھی رسٹ واچ کی جانب دیکھتے وہ بے نیازی" سے بولا

آ----آپ---"جنت نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ہاتھ سے خدا حافظ کا اشارہ کرتا"

---ڈرائنگ روم سے نکل گیا---جنت وہیں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

****

آجاؤ چاٹ کھالو--بڑے تیز مصالحے ڈال کر بنائی ہے میں نے---"حمنہ ٹرے"

میں چاٹ کا پیالہ لے کر اندر داخل ہوئی---بیڈ پر بیٹھ کر مزے سے بولی

اوئے اُٹھو نا"حمنہ کو تو عرصے بعد اس سے ملنے کا موقع ملا تھا"

میرا دل نہیں چاہ رہا---"وہ سر پر بازو رکھے لیٹی تھی"

کیوں دل نہیں کر رہا؟ کہیں میں خالہ تو نہیں بننے والی---"اس نے چہک کر"

جنت کے قریب جھکتے کہا

---بکواس نہیں کرو---"جنت نے اسے پرے دھکیلا"

---جنت کے سیل فون پر میسج ٹون بجی

---جنت نے اُٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے موبائل دیکھا

ابراہیم حسین انتظار کرنے والوں میں سے نہیں, کروانے والوں میں سے ہے--"

-تمہارے پاس آج کا دن ہے بس! پھر مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا---سوری

" !اینڈ ٹیک کیئر

کیا ہوا ہے؟"حمنہ نے جنت کے لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر تشویش"

---بھرے انداز میں دریافت کیا---جنت کو پسینے بھی آرہے تھے

---ابو کہاں ہیں؟"جنت نے جلدی سے پوچھا"

---آنے والے ہوں گے دکان سے---"حمنہ نے بتایا"

لگتا ہے آپ کو گرمی لگ رہی ہے یہاں اے سی بھی نہیں لگا--اب تو آپ کو"

---عادت ہو گئی ہے بڑے گھر میں رہنے کی--"حمنہ اس کیلیے پانی ڈال رہی تھی

معیز کا گھران کے گھر سے بڑا تھا مگر جنت نے ناشکری کی---اس نے خود یہ حالات پیدا کیے کہ اسکا شوہر اس پر شک کرے کہ اسکی بیوی ایک امیر آدمی کیلیے اسے چھوڑ سکتی ہے---

لگتا ہے ابو آ گئے ہیں--"دروازہ بجنے کی آواز پر حمنہ تیزی سے پانی کا گلاس اسے تھما کر باہر نکل گئی---

جنت نے پانی کا گلاس واپس ٹرے میں رکھا اور دوپٹہ گھسیٹ کر گلے میں ڈالتی صحن میں آ گئی--بکھرے بال اور شکن زدہ لباس کے ساتھ وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی---چہرے کی تروتازگی کہیں گم ہو کر رہ گئی تھی

www.novelsclubb.com

ارے کیسا ہے میرا بیٹا؟"ستار صاحب حمنہ سے پانی کا گلاس لیتے اسکی جانب دیکھ کر بولے"

---ابو آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے---"وہ اٹک اٹک کر بولی"

---ہاں کہو بیٹا---"وہ ٹانگیں اوپر کر کے آرام سے چارپائی پر بیٹھ گئے"

---جنت نے تھوک نگلا---وہ اپنی اُنگلیاں مروڑ رہی تھی

"---ابو مم---میں---میں"

---کیا بات ہے جنت---"اتنے میں امی بھی کچن سے باہر آ گئیں"

مم---میں معیز سے علیحدگی چاہتی ہوں---"اسکے آنسو نکل پڑے اور دوسری طرف بیٹھے اسکے والدین گنگ رہ گئے انہیں لگا ان کے کانوں کو سننے میں غلطی ہوئی ہے--

www.novelsclubb.com

---کیا کہہ رہی ہے جنت؟"امی چیخیں"

امی مم--مجھے معاف کر دیں---میں یہ رشتہ مزید نہیں نبھا سکتی---"جنت سر"

---اُٹھا کر ان کی جانب دیکھتی بولی

اے جنت کیوں اپنے باپ کے سفید سر میں خاک ڈالنے کی باتیں کر رہی ہے؟"

--دماغ تو نہیں چل گیا تیرا؟"انہوں نے تو دو ہتھڑ پیٹ ڈالا

اُس نے خود مجھے گھر سے نکالا ہے---وہ مجھ پر شک کرتا ہے میں اُسکے ساتھ نہیں" رہ سکتی---بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے---"جنت کھڑی ہو کر باغی انداز میں

---بولی

حمنہ بہن کا سامان باندھو میں خود اسے چھوڑ کر آؤں گا---"ستار صاحب سنجیدہ"

--صورت کے ساتھ قمیض کا دامن جھاڑتے چارپائی سے کھڑے ہو گئے

میں واپس نہیں جاؤں گی---"جنت ایک ایک لفظ پر زور دیتی سرد لہجے میں"

---بولی---اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر, سرخ ہو رہا تھا

---میں تمہیں اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا---"ستار صاحب سختی سے بولے"

باہر نکلو!"ستار صاحب نے اسے جانے کا اشارہ کیا---جنت صدماتی کیفیت میں"
---انہیں دیکھنے لگی

حمنہ اسے کہو میرے گھر سے دفع ہو جائے---اسکا سامان باہر پھینکو--"وہ حمنہ"
--کی جانب دیکھ کر دھاڑے

---ابو--"جنت نے بے یقینی سے انہیں پکارا"

میں اپنی بیٹی بیاہ چکا ہوں اب میرے گھر میں وہ مہمان بن کر تو ضرور آسکتی ہے مگر"
اپنا سسرال چھوڑ کر نہیں!"انہوں نے جنت کو بازو سے پکڑا اور گیٹ کھول کر باہر
کھڑا کر دیا ساتھ ہی اسکا ہینڈ بیگ اور کیری بھی رکھ دیا اور وہ مسلسل زخمی نظروں
---سے انہیں دیکھ رہی تھی

"---اپنے گھر جاؤ"

ٹھک ! آج اسکے منہ پر اسکے باپ نے اپنے گھر کے دروازے بند کر دیے تھے---

---آج اسے پتا چلا تھا کہ یہ معاشرہ ماں باپ کے سینوں سے دل تک نکال دیتا ہے

****

---ہیلو !" جنت نے ابراہیم حسین کی کال پِک کرتے مرے مرے لہجے میں کہا"

تم مجھے ہلکا لے رہی ہو؟ تمہیں کوئی ٹریلر دکھانا پڑے گا---" وہ اسے دھمکا رہا تھا"

---ابو نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے---" جنت بچوں کی طرح منہ بسورتے بولی"

پچ پچ قدر رہی نہیں انہیں تمہاری--- کہاں ہو میں لینے آؤں؟ آج نہیں تو کل"

یہیں آنا ہے تمہیں---" اس نے جنت کی کوئی بھی بات سنے بغیر اسے ایک جگہ

بتائی جو اسکے گھر سے چند منٹ کے فاصلے پر تھی اور خود اسے لینے پہنچ گیا--- تمام

---راستے وہ اپنے آنسو پیتی آئی تھی اور وہ لاپرواہی سے ڈرائیو کرتا رہا

دلِ اُمید توڑا ہے کسی نے

سہارا دے کے چھوڑا ہے کسی نے

نہ منزل ہے نہ منزل کا نشاں ہے

کہاں پہ لا کے چھوڑا ہے کسی نے

قفس کی تتلیاں رنگین کیوں ہے

یہاں پہ سر کو پھوڑا ہے کسی نے

میں اُن شیشہ گروں سے پوچھتا ہوں

کہ ٹوٹا دل بھی جوڑا ہے کسی نے؟

www.novelsclubb.com

دلِ اُمید توڑا ہے کسی نے

****

معیز!" وہ کب تک اسے اس کے حال پر چھوڑ تیں؟ پورا ایک دن ہو گیا تھا اسے" کمرہ نشین ہوئے---ان کا دل دہل رہا تھا گھر کے اس ماتم زدہ ماحول سے, اس ---ویرانے میں کہیں ان کا دم ہی نہ نکل جائے

معیز میں مر جاؤں گی بیٹا---یہ سناٹے مجھے مار دیں گے---" وہ اسکے دروازے" سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گئیں---ان کی بوڑھی آنکھیں بھیگ رہی تھیں---وہ جانتی تھیں معیز بچپن سے ہی حساس دل کا مالک رہا ہے وہ عام مردوں کی طرح --- نہیں رہا---وہ ہمیشہ بچہ بنا رہا تھا اپنے مما کا اچھا بچہ

وہ ہمیشہ اپنے سے جڑے لوگوں کیلیے حساس رہا تھا اور یہاں تو معاملہ بیوی کا ہی نہیں محبت کا بھی تھا---وہ اسکے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا پھر کیسے اس نے جنت کو نکل جانے کا کہہ دیا؟ کیسے ؟

اسکے باس نے اسے پیغام دیا تھا کہ ابراہیم حسین نے اپنے نئے پروجیکٹ کی مارکٹنگ کیلیے ان کی کمپنی کو ہائر کیا ہے مگر اس شرط کی بناء پر کہ مارکٹنگ مینجر کو فارغ کر کے ---ان کا اپنا بندہ اس پوسٹ پر رکھا جائے

اسکے جسم میں اب بھی سوئیاں چبھنے لگتیں جب اسے وہ منظر یاد آتا جہاں ابراہیم --- حسین نے اس پر قیامت توڑی تھی

ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کا آنر ابراہیم حسین بات کر رہا ہوں---"وہ اپنا" سسپنشن لیٹر لے کر آفس سے نکل رہا تھا جب ایک انجانے نمبر سے کال آئی اور ---پھر وہ نمبر انجانا نہ رہا

آپ سے ملاقات کرنی تھی پانچ منٹ کی میرے آفس آجائیں---لوکیشن میں" سینڈ کر رہا ہوں---"رابطہ منقطع ہو گیا اور معیز کار میں بیٹھا اور بیس منٹ میں وہ --اسکے میٹنگ روم میں اسکے سامنے موجود تھا

www.novelsclubb.com

میری آپ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے بس آپ میرے راستے کی رکاوٹ ہیں۔"
۔"معیز کے ماتھے پر نا سمجھے سے بل پڑ گئے---جبکہ وہ مسلسل کرسی گھماتے بات
---کر رہا تھا

میں اور جنت ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں اینڈ آئی وانٹ ہر ان مائی لائف--وہ"
بھی یہی چاہتی ہے مگر چونکہ یہ ٹیپیکل لور مڈل کلاس سوسائٹی سے بلانگ کرتی ہے
تو اپنا مطالبہ تمہارے سامنے رکھتے جھجھک رہی ہے---دیکھو تم تو جانتے ہو وہ نہیں
رہنا چاہتی اس مڈل کلاس سٹیٹس کے ساتھ یہاں تک کہ دبئی میں بھی وہ میرے
ساتھ میرے ولاء میں رہی تھی اور بہت خوش تھی---ابھی تمہیں جاب سے بھی
اس لیے نکلوایا ہے اُس نے تاکہ اُسے سپریشن کا بہانہ مل سکے---ہماری فوٹوز تو
دیکھی ہوں گی تم نے---اگر تم چاہو تو جنت سے کنفرم کر لو---"معیز کو سکتے کے
---عالم میں دیکھ کر اس نے ابرو اُچکائے--پھر ہلکے سے مسکرایا

www.novelsclubb.com

she loves money and کیا تم جنت کی نیچر نہیں جانتے؟"
wants a billionaire in her life

کیوں خود کو دھوکہ دے رہے ہو؟"وہ اسکے سرخی جھلکاتے چہرے کو دیکھ کر
---اطمینان سے کہہ رہا تھا

آآ----آپ---"معیز نے ہونٹ بھینچے--تو کیا وہ تصویریں محض آؤٹنگ نہیں"
--- تھیں؟اُن کے پیچھے کی کہانی یہ تھی

آپ کو کیا لگتا ہے آپ مجھے کوئی بھی کہانی سنائیں گے اور میں یقین کر لوں گا؟"
جنت اتنی بے وقوف نہیں ہے کہ آپ کے ولاء میں اکیلی ٹھہر جائے ممکن ہی نہیں-
--آپ ایک تہذیب یافتہ انسان ہو کر کسی لڑکی کے کردار پر اتنی بڑی تہمت کیسے لگا
سکتے ہیں؟"وہ ضبط کی کڑی منزلوں سے گزر رہا تھا

ہونہہ,اپنی بیوی سے پوچھ لینا---"اسکا انداز مذاق اُڑاتا تھا---اپنی کرسی چھوڑ کر"
--- کھڑے ہوتے کوٹ کا بٹن بند کیا

ویل یو آر گڈ لکنگ, سمارٹ---انٹیلیجنٹ بھی ہو---جنت جیسی ہزاروں مل" جائیں گے تمہیں---ایک بے وفا عورت کے ساتھ کتنی لمبی زندگی گزارو گے ؟"

اسکے پاس سے گزرتے اسکا کندھا تھپک کر وہ باہر نکل گیا---پیچھے معیز سوچتا رہ گیا کہ زندگی نے اسے اسکی سب سے زیادہ عزیز ہستی کے ہاتھوں اسے توڑا تھا مگر کہیں یقین اب بھی باقی تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے---جنت اسکے ولاء پر نہیں رہی تھی ---مگر تحریم نے بھی تو

اسکا سر چکرانے لگا---اب جنت ہی اسکا جواب دے سکتی تھی اور جنت کے جواب ---نے اسے آسمان سے زمین پر پٹخ دیا تھا

www.novelsclubb.com

معیز!"اسکی ماں مسلسل پکار رہی تھی---ایک یہ عورت تھی جس نے اسے" ہمیشہ سنوارا تھا اور ایک وہ تھی جس نے اِسکے ساتھ ساتھ اسکا آشیانہ بھی اُجاڑ دیا تھا ---اسکے دل کی دنیا بھی تباہ کر ڈالی تھی

ہلکے سے دروازہ کھلا اور وہ باہر نکلا--- سفید بنیان اور بلیک ٹراؤزر میں بکھرے بال اور تھکن زدہ چہرے کے ساتھ وہ کہیں سے بھی ان کا زندہ دل معیز احمد نہیں لگ رہا تھا جو ہر وقت نک سک سے تیار اور فریش نظر آتا تھا--- دو دو نوکریوں نے بھی اسکی یہ حالت نہیں کی تھی جتنی اُس عورت کی ایک دن کی جدائی نے کر دی تھی --

معیز بیٹا یہ کیا حال بنا رکھا ہے اپنا؟" انہوں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے روتے ہوئے پوچھا ---"

---اُس نے مجھے دھوکہ دیا مما--- اُس نے مجھے چیٹ کیا---" وہ دھاڑا"

میں نے اُسے کیا نہیں دیا؟ پیار, محبت, عزت, یہ سجا سجایا گھر, اُسکا وفادار رہا, پوری زندگی صاف ستھری گزاری خود کو اُسکی امانت سمجھا ایک مرد ہو کر اتنی وفا کی میں نے اور اُس نے کیا کیا میرے ساتھ؟" وہ انہیں بازو سے دبوچ کر اپنے مقابل کرتے بولے

ساری غلطی آپ کی ہے---"اس نے فیصلہ کن انداز میں کہتے ان کے کندھے

---سے ہاتھ ہٹائے

"آپ نے مجھے سکھایا ہی نہیں عورت کو اُسکی اوقات میں رکھنا, اُس پر دباؤ ڈالنا, اپنی

حاکمیت جتانا---یہ, یہ سارے مرد صحیح کرتے ہیں بالکل درست کرتے ہیں ان

عورتوں پر اپنا تسلط قائم رکھتے ہیں, انہیں آزادی راس نہیں آتی---"وہ حد سے

زیادہ متنفر ہو رہا تھا

"ایسا مت کہو معیز---"وہ ایڑیوں کے بل اونچی ہو کر اس کے بال سنوارنے لگیں

---اس نے سختی سے ان کا ہاتھ جھٹکا

"I'll kill her!"

---وہ بلند آواز میں دھاڑا

www.novelsclubb.com

وہ میری بیوی ہے---میں اُسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں---میں نے اُسے کیوں"
جانے کا کہا؟"وہ بایاں ہاتھ اپنی چہرے پر رکھ کر نیچے بیٹھتا گیا---اسکی عقل جیسے
---منجمند ہو کر رہ گئی تھی

---دل اب بھی اُسکی اُمنگ کر رہا تھا اور دماغ اُسے بے وفا کہہ رہا تھا

خوشیوں کی منزل ڈھونڈی تو غم کی گرد ملی
چاہت کے نغمے چاہے تو آہیں سرد ملیں
دل کے غم کو دونا کر گیا جو غم خوار ملا
ہم نے تو جب کلیاں مانگیں کانٹوں کا ہار ملا
جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا
بچھڑ گیا ہر ساتھی دے کر پل دو پل کا ساتھ
کس کو فرصت ہے جو تھامے دیوانوں کا ہاتھ

www.novelsclubb.com

ہم کو اپنا سایہ تک اکثر بے زار ملا

جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا

****

جنت کل یہاں آئی تھی اور آتے ساتھ ابراہیم حسین کے دیے گئے ایک روم میں بند ہو گئی تھی---زندگی نے ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ ابراہیم حسین کا ساتھ ہی اسے ہر مشکل سے نکال سکتا ہے---واپسی کا ---تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

ابراہیم حسین کی دھمکی اور معیز کا اس پر شک کرنا دونوں ہی واپسی کے راستے کی ---بڑی رکاوٹ تھیں

صبح آٹھ بجے کا وقت تھا جب وہ اپنے روم سے باہر نکلی جو گراؤنڈ فلور پر تھا---

ابراہیم حسین چاکلیٹ براؤن پینٹ کوٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں

---اپنا لیپ ٹاپ بیگ لیے سیڑھیاں اُتر رہا تھا وہ کافی تیزی میں لگ رہا تھا

اسکا رُخ ڈائننگ روم کی جانب تھی جہاں پہلے سے اسکا اکلوتا سپوت سہل ابراہیم

سکون سے بیٹھا اپنے بریک فاسٹ کا انتظار کر رہا تھا مگر یہ تو طے تھا کہ اس نے اپنے

باپ کو سکون نہیں کرنے دینا تھا--- جنت بھی چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ڈائننگ

---روم کی جانب بڑھنے لگی

اگلے ماہ سے تمہاری پاکٹ منی بند---ایک روپے بھی میں اب تمہارے اکاؤنٹ"

میں ٹرانسفر کروانے والا نہیں--"ابراہیم حسین کے غصے سے مجال ہے جو اسے ذرا

بھی فرق پڑا ہو ویسے ہی بائیں ٹانگ پر رکھی دائیں ٹانگ کا پیر جھلاتا رہا، سیب کھاتا

---رہا

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں سہل---ایک دن میں تم نے بیس لاکھ اُڑا دیے؟"

میں تمہارے آوارہ اور عیاش دوستوں کیلیے نہیں کماتا---"یہ ایک دن کا قصہ نہیں تھا وہ یونہی پیسہ پانی کی طرح بہاتا تھا---ابراہیم حسین کو مکمل نظر انداز کرتے وہ سامنے سے نظر آتے ملازم کو پکار کر بولا

دین چاچا میرے لیے فریش جوس لے آئیں---"ابراہیم حسین نے لیپ ٹاپ"

---بیگ میز پر پٹخا

سرونٹس کو اُن کی اوقات میں رکھا کرو---ان دو ٹکے کے ملازموں سے رشتے"

"---داریاں بنانے کی ضرورت نہیں ہے کتنی بار سمجھایا ہے تمہیں

یہ مشورہ تو میں آپ کو بھی دے سکتا ہوں---"وہ خاموش کھڑی جنت کی جانب"

---دیکھ کر بولا جو کب سے ان کی تکرار سُن رہی تھی

---شٹ اپ سہل!"ابراہیم حسین غصے سے دھاڑا"

آپ سے تیئس چوبیس سال چھوٹی ہے, میرڈ ہے---جسٹ تھنک اباؤٹ اِٹ"
ڈیڈ---"اس نے اپنے ماتھے پر اُنگلی مارتے کہا

اور تم؟ شیم آن یو!" وہ اب جنت کی جانب اشارہ کرتے کہہ رہا تھا جسکا چہرہ پہلے"
ہی ذلت واہانت کے سبب سُرخی جھلکا رہا تھا

اپنے ہسبینڈ کو چھوڑ کر جس محل میں رہنے آئی ہو ناچار دن صرف چار دن لگیں"
گے یہاں کے مالک کا تم سے دل بھرنے میں---"وہ نفرت بھرے لہجے میں کہہ
---رہا تھا

سہل!" ابراہیم حسین نہ صرف دھاڑا تھا بلکہ ایک زوردار چماٹ بھی اسکے گال پر"
دے مارا تھا--- سہل بے یقینی سے اپنے رخسار پر ہاتھ رکھے سامنے کھڑے غصے
سے گھورتے ابراہیم حسین کو دیکھ رہا تھا پھر جنت کو دیکھا اور کرسی کو لات رسید کرتا
سیڑھیاں چڑھنے لگا مگر سیڑھیوں کے کنارے پڑی لمبی میزوں پر رکھی صراحیاں
--- گرانا نہیں بھولا تھا---یہ علامت تھی اسکے شدید غصے کی

ابراہیم حسین جنت کی جانب مڑے جو ایک تلخ نگاہ ان پر

---ڈالتی واپس اپنے روم کی جانب چل پڑی

اتنی تذلیل, اتنی بے عزتی! جنت کا دل چاہ رہا تھا کوئی زہر کا پیالہ لا دے اسے---وہ کسی طرف کی نہیں رہی تھی---ابراہیم حسین کی دھمکی اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہی تھی---اگر واقع ہی اُس نے معیز کو کوئی نقصان پہنچا دیا تو وہ تا عمر خود کو معاف نہیں کر سکے گی---اس شخص کے ساتھ رہتے جنت کو معلوم بھی نہیں چلا کب وہ سانسوں کی طرح اس میں بسنے لگا تھا اور وہ ہمیشہ اسے ایک رشتہ سمجھتی آئی تھی آج حالات نے بتا دیا تھا کہ معیز سے اسکا روح کا رشتہ ہے اور یہ رشتہ ہر کاغذی رشتے کے ٹوٹنے جانے کے باوجود بھی قائم رہے گا کاش یہ بات ابراہیم حسین سمجھ سکتا---

وہ کافی دیر بیڈ کے کنارے بیٹھی آنسو بہاتی رہی تھی---مگر کب تک؟ کب تک وہ ابراہیم حسین کی دھمکیوں اور ڈراوے میں رہ کر بے وقوفیاں کرتی رہے گی؟

---شاید سہل اسکی کوئی مدد کر سکے---اس خیال کے تحت وہ کمرے سے باہر نکلی

بی بی آپ ناشتہ کریں بابو تو ابھی گھر پر نہیں ہیں شام تک آئیں گے---"وہی لڑکی"

---اسکا ناشتہ میز پر لگاتے بول رہی تھی

---رہنے دو مجھے بھوک نہیں ہے---"جنت پلٹ گئی"

ہائے !اتنی پیاری لڑکی ہے مت ماری گئی ہے جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر آگئی ہے بھلا"

اسکا اور بڑے صاحب کا کیا جوڑ---"لڑکی نے خانساماں کے سامنے اپنے خیالات کا

---اظہار کیا جو امریکن طرز کے بنے کچن میں کھڑا سبزیاں دھو رہا تھا

پتا نہیں یہ پیسہ عمروں کا فرق کیسے مٹا دیتا ہے؟بیٹا جوان ہے اور باپ----""

---خانساماں نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا

جنت کو اپنا آپ صدیوں کا بیمار محسوس ہو رہا تھا---سر الگ چکرا رہا تھا اور دل الگ

---خراب ہو رہا تھا---کچھ کھانے کا سوچ کر ہی اسکا دل اوبنے لگتا

شام کے وقت وہ پھر اپنے کمرے سے نکلی اور ملازمہ سے سہل کا پوچھا

"---بابو تو اِس وقت اپنے اسٹوڈیو میں ہو گا"

کس طرف؟"جنت نے صوفے کے سامنے پڑی میز صاف کرتی لڑکی سے پوچھا"

اسٹوڈیو میں تو وہ کسی کو نہیں آنے دیتے---"ملازمہ پُر سوچ انداز میں بولی"

تم مجھے راستہ بتاؤ---"اس سے اسٹوڈیو کا پوچھ کر جنت اوپر کی سیڑھیاں چڑھ"

---گئی

جنت جھجھک کر ہلکے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی--- سہل کی اسکی جانب

پُشت تھی وہ اسٹینڈ پر اپنا کینوس سیٹ کر رہا تھا---باپ کی طرح وہ بھی خاصا گورا تھا

بالکل انگریز لگتا تھا-- گھنگریالے بالوں کی چھوٹی سی پونی بنائے---رف سے

ٹراؤزر اور سلیولس ہوڈی میں ملبوس وہ کہیں سے ابراہیم حسین جیسے سوٹڈ بوٹڈ

بندے کا بیٹا معلوم نہیں ہوتا تھا---اسکی چوڑی گوری کلائیوں میں کالے اور لال ---رنگ کے دھاگے بندھے تھے یہ صبح تک تو نہیں تھے---جنت کو تجسس ہوا

سامنے ہی بل گیٹس کی پینٹنگ پڑی تھی جسے بہت سے رنگوں سے سجایا گیا تھا---

فریم لیس گلاسز میں بل گیٹس کی شخصیت خاصی پرکشش لگ رہی تھی---دیوار پر

دو تین مختلف سائز کے گٹار لٹک رہے تھے ایک طرف ڈرم بھی پڑا تھا---فرش پر

جابجا کاٹن اور ٹوٹے کینوس بکھرے پڑے تھے---ہر چیز پر رنگ گرا ہوا تھا

کس کی اجازت سے تم میرے اسٹوڈیو میں داخل ہوئی ہو؟"وہ کینوس اسٹینڈ پر"

سیٹ کرتا پلٹا مطلب وہ پہلے سے ہی اسکی یہاں موجودگی سے آگاہ تھا---جنت نے

---اپنے سامنے کھڑے اٹھارہ اُنیس سالہ لڑکے کو دیکھا جو اسے گھور رہا تھا

---وہ---وہ---"جنت نے ہونٹ کاٹے"

---بول بھی پڑو---"وہ دھاڑا"

--مم---مجھے بات کرنی تھی تم سے---"جنت نے اپنے آنے کی وجہ بیان کی"

---تو بولو نا---"وہ نہایت اُکھڑ لہجے میں بولا"

"---میں یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئی"

ڈیڈ نے کڈنیپ کیا ہے تمہیں؟"سہل نے فوراً اسکی بات کاٹی"

---نہیں---"جنت منمنائی"

"---پھر تم اپنی مرضی سے آئی ہو---اگلی بات کرو"

میں جانا چاہتی ہوں---"جنت جلدی سے بولی"

www.novelsclubb.com

---تو روکا کس نے ہے؟"پھر طنزیہ ہنسا"

اس دولت نے روکا ہے تو فضول ہے تمہارا رُکنا---"وہ پاس پڑے ایک اسٹول کو"

--گھسیٹ کر اُس پر بیٹھ گیا

ڈیڈ کی عادت ہے ینگ گرلز سے شادی کے وعدے کرنا پھر جب دل بھر جاتا ہے"
تو کچھ دے دلا کر فارغ کر دیتے ہیں---"اس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا---
---جنت کی آنکھوں میں آنسو چمکے--- سہل نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا

تمہارے ڈیڈ نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں اپنے ہسبینڈ سے ڈائیورس نہیں"
لوں گی تو وہ---وہ اُسے مروا دیں گے---"جنت سے بولا نہیں جا رہا تھا---اس
---نے روتے ہوئے اپنی بات مکمل کی--- سہل کے چہرے کے تاثرات بدلے

وہ بزنس مین ہیں گینگسٹر نہیں--- تمہیں ڈرا رہے ہیں وہ ایسا کچھ نہیں کریں"
---گے--آئی نو ہم---"وہ پُر یقین لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

میں واپس پھر بھی نہیں جا سکتی---"جنت نے آنسو پونچھے"

"کیوں؟"

معیز نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے--- تمہارے ڈیڈ نے ہمارے درمیان اتنی غلط" فہمیاں پیدا کر دی ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے اُن کو دھوکہ دیا ہے--- میرا تمہارے ڈیڈ کے ساتھ افیئر چل رہا ہے---" جنت کو اپنے منہ سے یہ سب بتاتے --- کتنی تکلیف ہو رہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی

تم نے کچھ تو ایسا کیا ہو گا نا کہ تمہارے ہسبینڈ نے ڈیڈ کی باتوں پر یقین کر لیا---" تمہیں اُسکی غلط فہمی دور کرنی چاہیے تھی اُس سے سوری کرنا چاہیے تھی نا کہ یہاں ---آ کر ایک اور غلطی کرنی تھی---" سہل نے اسے مشورے سے نوازا

وہ سمجھتے ہیں کہ میں ابراہیم حسین کی دولت سے مرعوب ہو گئی ہوں اور ابراہیم" جیسے امیر آدمی کیلیے اُنہیں چھوڑ سکتی ہوں--- بھلا کوئی شوہر اپنی بیوی کے بارے ---میں ایسا کیسے سوچ سکتا ہے؟" جنت نے اِس سے پوچھا

تم نے سوچنے پر مجبور کیا ہو گا ورنہ جہاں تک میں جانتا ہوں تمہارا ہسبینڈ بہت ہی" ---اچھا آدمی ہے---" سہل ایسے بولا جیسے وہ معیز کو جانتا ہو

---تم کیسے جانتے ہو؟"جنت حیران ہوئی"

ڈیڈ پر نظر رکھنی پڑتی ہے دل ہتھیلی پر لیے گھومتے ہیں اور میں مزید اسٹیپ مدرس" افورڈ نہیں کر سکتا اور تمہیں تو بالکل بھی نہیں کر سکتا---"وہ لاپرواہی سے بولا--

----پھر پینٹنگ کلرز والا باکس اُٹھا کر برش پانی میں بھگونے لگا

--مسٹر ابراہیم حسین نے کتنی شادیاں کی ہیں؟"جنت نے نارمل انداز میں پوچھا"

-

---تین---"جنت نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا"

ایک میری مما سے کی تھی جن کی دس سال پہلے ڈیتھ ہو گئی--دوسری چار سال" پہلے اپنی سیکریٹری سے کی تھی, تیسری تین سال پہلے ایک یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ سے کی تھی اُسے بھی تمہاری طرح بڑے محل اور گاڑیاں اٹریکٹ کرتی تھیں---

دو ماہ سے زیادہ ڈیڈ نے برداشت نہیں کیا---بیس تیس لاکھ اُسکے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیے اور ڈائیورس پیپرز سائن کر دیے اپنی سیکریٹری کے ساتھ بھی کچھ ایسا

ہی کیا تھا---زیادہ یاد نہیں مجھے اُسکا---اینی ویز تم ڈیڈ کی مہمان ہو اُن تک رہو میرے معاملات میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہے---"نارمل سے انداز میں بات ---کرتے کرتے وہ پھر روڈ ہو گیا

مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے---"جنت دو قدم آگے بڑھی--- سہل نے نا سمجھی" سے اسے دیکھا

---مم--میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں---"جنت بولی"

تو جاؤ---"اسکے لاپرواہی سے کہنے پر جنت نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام" ---لیا

www.novelsclubb.com

تمہارے ڈیڈ معیز کو کوئی نقصان نہ پہنچادیں---اُن کی دھمکی پر ہی میری ہمت" نہیں ہو رہی یہاں سے جانے کی---"جنت نے دوبارہ وجہ بتائی--- سہل نے گہرا ---سانس لیا

تم وعدہ کرو کہ تمہیں ڈیڈ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے---" سہل نے جانچتی" نظروں سے اسے دیکھا

---ایک فیصد بھی نہیں ہے---" جنت زہریلے لہجے میں بولی"

---ڈیڈ کے پیسے میں تھی پھر ساری دلچسپی؟" سہل نے ابرو اُٹھاتے سوال کیا"

جہنم میں جاؤ تم اور تمہارا باپ اپنی اس دولت کے ساتھ---ایک ہی بکواس لگا" رکھی ہے سب نے--- غلطی ہو گئی مجھ سے جو میں نے ایک بڑے گھر کی خواہش کا اظہار کر دیا تم سب نے تو مجھے لالچی ہی سمجھ لیا کہ پیسے کے بل بوتے پر کوئی بھی کام لے سکتے ہو مجھ سے---" جنت کو اچانک ہی غصہ آیا تھا آخر کب تک وہ ان کی باتیں سنتی ہر انسان اسے یہی طعنہ دے رہا تھا کہ وہ تو دولت کی شیدائی تھی اب کیا --تکلیف ہے؟ جنت غصے سے پلٹ کر جانے لگی جب سہل تیزی سے اسکے آگے آیا

-

---سوری!" وہ جلدی سے بولا--- جنت نے غصے سے منہ پھیرا"

تم بیٹھو ہم آرام سے اس مسئلے کا حل نکالتے ہیں---"اس کے کہنے پر جنت نے"
اسٹوڈیو پر طائرانہ نگاہ ڈالی---ہر طرف اسکا پھیلاوا تھا وہ کہاں بیٹھتی؟ سہل نے اسکی
نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر ایک بینچ پر سے کپڑا اُتار کر اور چند ڈبے نیچے رکھ
---کر اسکے لیے جگہ بنائی

تم آرٹسٹ ہو؟"اسکے پورٹریٹ خاصے پروفیشنل اور سحر زدہ تھے جنت نے بل"
---گیٹس کے پورٹریٹ کی جانب دیکھتے پوچھا

بن جاؤں گا---"اس نے برش اور کلرز ایک طرف رکھتے اسٹول اسکے سامنے"
رکھا پھر خود اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا---بل گیٹس کا ایک بڑا سا پورٹریٹ جنت کے
سامنے والی دیوار پر بھی بنا ہوا تھا جسکی خاصیت یہ تھی کہ اسے کئی رنگوں کی لکیروں
---سے تخلیق کیا گیا تھا

تمہیں بل گیٹس کے علاوہ کسی کی تصویر نہیں ملی تھی پینٹ کرنے کو؟"جنت نے"
یونہی پوچھ ڈالا

راز کی بات پوچھی ہے تم نے--"وہ مسکرایا---پل پل بدلتے اسکے انداز جنت کو"
---حیرت میں ڈال رہے تھے

بل گیٹس جتنی دولت اکٹھی کرنا چاہتے ہو گے اپنے ڈیڈ کی طرح؟یہ تصویر دیکھ کر"
---موٹیویشنز آتی ہوں گی؟"جنت کا انداز مذاق اُڑانے والا تھا

ایک وقت تھا جب میں بھی اس امیر ترین شخصیت سے بہت متاثر تھی پھر میں"
نے جانا کہ ہر کسی کے نصیب میں بل گیٹس نہیں ہوتا یہ صرف ملینڈا گیٹس (بل
گیٹس کی اہلیہ) کے نصیب میں ہے---مجھے کبھی بل گیٹس چاہیے تھا آج سوچتی
ہوں تو ہنسی آتی ہے یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی ایچ ٹی ایم ایل میں ہیلو ورلڈ لکھنا سیکھ لے
---اور گوگل کا سی ای او بننے کے خواب دیکھنے لگے---"وہ اپنے آپ پر ہنسی

بل گیٹس نہیں چاہیے بل گیٹس جیسی سوچ والے چاہیے ہیں پاکستان کو---""
---جنت نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

ڈیڈ دنیا کے تو نہیں مگر پاکستان کی امیر ترین شخصیات میں آتے ہیں مگر مجھے کبھی"
--فخر نہیں ہوا ان کے امیر ہونے پر---پتا ہے کیوں؟"جنت نے نفی میں سر ہلایا
-

"Because he never donate a single penny towards any charity in his life."

---وہ مایوس سا کہہ رہا تھا

زکوۃ بھی نہیں دیتے؟"جنت نے ہلکی سی آواز میں پوچھا---سہل نے ہونٹ"
--بھینچتے نفی میں سر ہلایا

--تو تم دے دیا کرو---"جنت نے حل تلاشا"

وہی تو کرتا ہوں---صبح جو ڈانٹ پڑ رہی تھی وہ اسی کا نتیجہ تھی---ہم اسٹوڈنٹس"
نے مل کر اقراء پروجیکٹ کا افتتاح کیا ہے---ہم دس اسٹوڈنٹس ہیں جن میں سے

پانچ چھ ایسے ہیں جو الائٹ کلاس سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کے والدین صدقہ و خیرات نہیں دیتے---ہم سب سمجھتے ہیں کہ ہمارے مال میں غریبوں کا بھی حصہ ہے---ہم اتنے بڑے بڑے اور مہنگے تعلیمی اداروں سے پڑھ رہے ہیں اور پاکستان کی ایک آبادی ایسی ہے جہاں کے بچوں نے اسکول کا چہرہ تک نہیں دیکھا---ٹشو, مونگ پھلیاں بیچتے سڑکوں پر نظر آتے ہیں---ہم حکمرانوں سے کیا اُمیدیں civil rights کے نعرے لگاتے ہیں democrary لگائے بیٹھے ہیں؟ کی بات کرتے ہیں---بکواس سب بکواس! ہمارے ملک کا بچہ پڑھ نہیں سکتا, غربت کے باعث مائیں بچوں کو زہر دے رہی ہیں اور ہم آج بھی حکمرانوں سے اپنے حقوق کی بھیک مانگ رہے ہیں کبھی سڑکوں پر نکلتے ہیں تو کبھی سوشل میڈیا پر شور مچاتے ہیں---مگر خود کو نہیں بدلتے---انصاف بھی اُن کے لیے مانگ رہے ہیں جن کے ساتھ خود ناانصافی کر رہے ہیں---ہم چاہتے ہیں کہ حکومت انصاف سے خرچ کرے وہ کیسے کرے گی جب تک ہم انصاف نہیں کریں گے؟ جیسی عوام

www.novelsclubb.com

ویسی حکومت!" جنت نے اپنے سامنے بیٹھے اس اُنیس سالہ لڑکے کا ذہن دیکھا تھا کبھی اس نے ایسا نہیں سوچا تھا کبھی اس نے عطیہ نہیں کیا تھا وہ تو ہمیشہ ضرورت مندوں کی فہرست میں کھڑی رہتی تھی کبھی اپنے سے نچلے طبقے کو نہیں دیکھا--- بل اور ملینڈا گیٹس فاؤنڈیشن کے تحت جتنے فلاحی کام بل گیٹس کر رہے ہیں وہ ان" سے متاثر ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے میرے نزدیک---عالمی صحت اور مختلف اسکولر شپس پروگرامز کیلیے دو ارب ڈالر سے زائد عطیہ کرنے والے, ملیریا, ایبولا کو شکست دینے کیلیے اپنے ارب ڈالر عطیہ کرنے کا فیصلہ اور پولیو ویکسنز کی غریب ممالک تک رسائی ممکن بنانے کیلیے اچھی خاصی لاگت لگانے والے بل گیٹس اپنے فلاحی کاموں اور انسانیت کی خدمت کے باعث میرے آئیڈیلز میں سے ایک ہیں نہ کہ کم عمری میں امیر ترین شخصیت بننے کے باعث میں اُن سے متاثر ہوں-- -ہر ملک کے امراء میں بل گیٹس کی خصوصیات چاہیے---ہر ملک کو بل گیٹس چاہیے---بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اتنی دولت ہے اگر خرچ کر بھی دیا تو کیا؟

www.novelsclubb.com

کبھی اپنے آس پاس نظر دوڑائیں بنگلے گاڑیوں والوں کی بھی جان جاتی ہے کسی غریب کو دس روپے دیتے حالانکہ اس دس روپے سے ان کی دولت میں کمی نہیں آجائے گی مگر دل بڑے نہیں ہیں---زکوۃ, صدقہ و خیرات پر یقین نہیں ہے--- اُس پر عمل نہیں کرتے تبھی امیر, امیر تر ہوتے جارہے ہیں اور غریب غریب تر-- ----"اس نے افسوس کا اظہار کیا

بس نیک کام کی بنیاد ڈال دی ہے میں نے---اب دیکھنا یہ ہے کہ اقراء فاؤنڈیشن" ---چلتی کہاں تک ہے؟"وہ پُر اُمید تھا

---دونوں ایک ہی شخصیت سے متاثر تھے مگر دونوں کا نظریہ مختلف تھا

****

ہیلو آنٹی میں کل سے معیز بھائی کا نمبر ٹرائی کر رہی ہوں بند جارہا ہے---جنت گھر" پہنچی؟"انہوں نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی حمنہ کی ٹرین اسٹارٹ ہو گئی---یہاں ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا پوچھ رہی ہے؟

کیا مطلب جنت پہنچ گئی؟ وہ تو یہاں سے جب کی گئی ہے پلٹ کر دیکھا بھی نہیں" ہے---"وہ زہر خندی سے بولیں ان کا بس چلتا تو چیخ چیخ کر سب کو بتاتیں کہ ہمیشہ ---مرد ہی غلط نہیں ہوتا

جنت وہاں نہیں آئی تو کہاں گئی؟"حمنہ پریشان سی بڑبڑائی"

وہ کہیں بھی جاسکتی ہے تم بے فکر رہو اُس کے بہت ٹھکانے ہیں---"انہوں نے" ---فون بند کر دیا

کون کہاں جاسکتی ہے؟ کس سے بات کر رہی تھیں آپ؟"معیز جانے کب نیچے" لانج میں آیا تھا---وہ صوفے پر بیٹھی تھیں ان کی پُشت پر اسکی آواز اُبھری

---کسی سے نہیں---"انہوں نے فون پٹخا"

مما مجھے سچ بتائیں کس کی کال تھی---"وہ چیخا---آج کل وہ ایسا ہی وحشیانہ رویہ" رکھے ہوئے تھا---جو ہاتھ میں آتا توڑ ڈالا--- کبھی چیخنے لگتا تو کبھی رونے---اس

نے اکیڈمی جانا بھی چھوڑ دیا تھا---حسنہ بیگم کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیسے ڈیل کریں---

حمنہ کی کال تھی جنت کا پوچھ رہی تھی کہ یہاں پہنچی یا نہیں---"انہوں نے" مدھم آواز میں بتایا---

کیا مطلب؟ وہ اپنے گھر نہیں ہے تو کہاں ہے؟"معیز کو شاک لگا"

تم نہیں جانتے وہ کہاں جا سکتی ہے؟"انہوں نے چبھتا سوال کیا---معیز انہیں" کوئی بھی جواب دیے بغیر تیزی سے اوپر کی سیڑھیاں طے کر گیا---سائیڈ ٹیبل سے اپنا آف کیا فون اُٹھایا اور آن کرتے ساتھ حمنہ کو کال کرنے لگا مگر اس سے پہلے ہی جنت کے نمبر سے کال آنے لگی---

کہاں ہو تم؟"کال رسیو کرتے ساتھ اس نے سوال داغا"---

آپ یقیناً اپنی وائف کے بارے میں پوچھ رہے ہیں---اگر آپ ان سے ملنا" چاہتے ہیں تو آپ میری دی گئی لوکیشن پر تشریف لے آئیں---" کسی لڑکے کی آواز تھی---رابطہ منقطع کر دیا گیا تھا مگر معیز کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے وہ کسی مشکل میں نہ ہو-- کہیں اُسکے ساتھ کچھ غلط؟ عجیب عجیب سے خیالات اسکا سانس ---بند کیے دے رہے تھے--- بھیجی گئی لوکیشن پر وہ جلد از جلد پہنچ جانا چاہتا تھا

****

یہ کیا کیا تم نے؟" جنت نے اسکے ہاتھ سے اپنا سیل فون جھپٹا وہ دونوں لانج میں" ---آمنے سامنے کھڑے تھے---جنت کے چہرے پر غصہ جھلک رہا تھا

تم یہاں ڈیڈ کی دھمکیوں پر بھیگی بلی بن کر بیٹھی رہو میں ہی اس مسئلے کو حل کرتا" ہوں---" وہ غصے سے اسے کہہ کر شیشے کی میز پر پڑا اپنا سیل فون اور بائیک کی ---چابیاں لے کر تیزی سے غائب ہو گیا

-یہ کہاں گیا ہے؟"سہل کے جاتے ساتھ ہی ابراہیم حسین لانج میں داخل ہوئے"

--

پتا نہیں!"جنت کہہ کر جانے لگی جب وہ بولا"

---تم سے کیا کہہ رہا تھا؟"اسکا انداز تفتیشی تھا"

کچھ نہیں!"جنت پھر جانے لگی---وہ اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی"

--- تھی

بیٹھ کر میری بات سنو---"وہ رعب سے مخاطب تھا---جنت صوفے پر ٹِک"

---گئی

www.novelsclubb.com

تمہارے ہسبینڈ نے ڈائیورس پیپرز نہیں بھیجے ابھی تک---میرا خیال ہے"

-- تمہیں خلع کا کیس دائر کر دینا چاہیے---"وہ سنجیدگی سے مخاطب تھا

میں سپریشن نہیں چاہتی یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟"جنت چیخ پڑی---

-مگر میں چاہتا ہوں اور ہو گا وہی جو میں چاہوں گا---"وہ اطمینان سے مخاطب تھا"

--

آ---آپ کچھ اور نہیں تو ہمارا ایج گیپ ہی دیکھ لیں---آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟"جنت بے بسی سے بولی اسے اپنے سامنے بیٹھا شخص کہیں سے ایک بڑا بزنس مین نہیں لگ رہا تھا---وہ بالکل ایک ٹین ایج بوائے کی طرح برتاؤ کر رہا تھا جسے اپنی من پسند چیز ہر حال میں چاہیے----جو پیسے کے بل بوتے پر محبت خریدنا چاہتا تھا---

"Age doesn't matter to me. I want you in my life that's it."

---وہ ضدی لہجے میں بولا

میرے ساتھ ضد لگاؤ گی تو معیز پر زندگی تنگ کر دوں گا ابھی اُسکی نوکری گئی ہے۔"

--اُسکی چھت خریدنے اور جان لینے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا---" وہ

---پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے اکڑ کر سینہ تانے اسکے سامنے کھڑا تھا

آپ خدا نہیں ہیں ابراہیم حسین---اللہ نہ چاہے تو آپ کچھ نہیں چاہ سکتے---"

کسی کی جان لینا آپ کے نزدیکی بہت چھوٹی سی بات ہے؟" جنت نے نہایت

---افسوس بھرے لہجے میں کہا---ابراہیم حسین نے سر کو ہلکے سے خم دیا

مجھے ہارنا نہیں پسند اور جیتنے کیلیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں---کچھ بھی!" وہ جنت"

--کی آنکھوں میں دیکھتا بولا

www.novelsclubb.com

کس سے جیتنا چاہتے ہیں آپ؟ میں تو پہلے ہی سب لُٹائے بیٹھی ہوں---خالی"

ہاتھ, بے سروسامان کھڑی ہوں---میرا سب چھین لیا آپ نے مجھ سے---میرا

شوہر, میرا گھر, میرا وقار, میری محنت, میرا کردار تک مشکوک کر دیا---محبت تو

نہیں ہوئی یہ---ہاں اگر جنگ لڑ رہے ہیں تو اپنے مقابل کے بندے سے لڑتے

میں کہاں آپ جیسے طاقتور بندے کی حریف بن سکتی ہوں جسکے ایک انکار پر آپ نے اُس پر اُسکی زندگی تنگ کر دی---"جنت رو رہی تھی---ابراہیم حسین نے سر جھٹکا---

ہاں تو کیا برا کیا میں نے؟ تمہیں شرافت سے پرپوز کیا تھا نا؟ تم نے خود اپنے لیے" یہ گڑھا کھودا ہے---نہ انکار کرتی نہ یہ سب ہوتا--"وہ تو اپنی غلطی تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں تھا---

ایک میرڈ لڑکی کو پرپوز کرتے کچھ تو شرم کی ہوتی آپ نے---"وہ نخوت سے" بولی

www.novelsclubb.com

--شٹ اپ!"وہ اُنگلی اُٹھا کر بولا"

لڑکیاں مرتی ہیں میرے جیسے ہینڈسم ،رِچ پرسن سے شادی کرنے کیلیے اور ایک" تم ہو؟ بار بار سمجھا رہا ہوں بہت خوش رکھوں گا تمہیں---اچھی لگتی ہو مجھے---"

اس نے جنت کا ہاتھ پکڑے نرم لہجے میں کہا جنت نے اسکا ہاتھ جھٹکا اور لانج سے ---نکل گئ

---پیچھے ابراہیم حسین افسردہ سا کھڑا رہ گیا

عشق اتنا بھی کیا ضروری ہے

!کوئی بے عشق مر نہیں جاتا

****

وہ ایک سپر اسٹور کے سامنے اپنی کار پارک کیے کھڑا تھا جب ایک اول جلول حلیے ---میں سپورٹ بائیک پر موجود لڑکا اسکے پاس آرکا

معیز احمد ؟"اس نے سر ہلایا تو اس نے معیز کو اپنے پیچھے بیٹھنے کا کہا---ایک دو" گلیاں مڑنے کے بعد وہ ایک کالونی میں داخل ہوئے جہاں بنے بڑے بڑے فلائٹس اور ٹاورز میں سے ایک کے سامنے اس نے بائیک روکی---پارکنگ

www.novelsclubb.com

کر کے وہ دوبارہ معیز کے پاس آیا---لفٹ میں سوار ہو کر بارہویں منزل پر اُترے---معیز خاموشی سے اسکے ساتھ چل رہا تھا جو کالے ٹراؤزر پر سلیولس شرٹ پہنے ہوئے تھا---اسکے ٹراؤزر پر جابجا پاکٹس لگی تھیں--- گھنگریالے بھورے بال کندھوں تک آرہے تھے---جن کی مانگ نکال کر انہیں کان کے پیچھے اُڑیس رکھا تھا---مطلب وہ کوئی عجیب مخلوق ہی تھی---

بیٹھو---"اس نے لائٹس آن کیں---معیز پہلے آرام سے بیٹھنے لگا تھا پھر" صوفے کے پاس رسیوں میں جکڑے ایک شخص کو دیکھ کر چونک گیا اس نے اپنے پیچھے کھڑے سہل کو دیکھا---جس نے اسے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا---

www.novelsclubb.com

بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ ابراہیم حسین کا مینجر تھا جس کے ہاتھ پیر رسیوں سے بندھے تھے اور منہ پر بڑی سی ٹیپ لگا رکھی تھی---

سہل نے زور سے اسکے منہ پر سے ٹیپ کھینچی---

آآ---آ--"وہ چیخا"---

ان سے اپنااور میرا تعارف کرواؤ---"وہ اسے حکم دے کر کمرے میں موجود"
---فریج میں سے کوک کے کین نکالنے لگا

میں ابراہیم حسین کا---"وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ سہل نے فریج کے پاس پڑی"
---میز سے خالی کین اُٹھا کر وہیں کھڑے اسکے سر پر مارا

پہلے باس کا تعارف---"اس کے کہنے پر مینجر نے سر ہلایا---معیز ان کی حرکتیں"
---دیکھ رہا تھا

یہ سہل ابراہیم ہیں ابراہیم گروپ آف انڈسٹریز کے مالک ابراہیم حسین مہر کے"
"---بیٹے

اور یہ کچرا میرے ڈیڈ کا مینجر ہے---"سہل نے کوک کا ایک کین معیز کے"
سامنے میز پر رکھا اور ایک خود لے کر اس سے کچھ فاصلے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ
---گیا

www.novelsclubb.com

جنت کہاں ہے؟"معیز کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس نے اپنے مطلب کا"

---سوال پوچھا

---یہ بتائے گا ناسب---"اس نے مینجر کی جانب اشارہ کیا"

وہ مس جنت جب انٹرنیشنل کانفرنس پر باس سے ملی تھیں تو انہوں نے مجھ سے"

ان کی پروفائل مانگی تھی پھر انہوں نے اُن کے ساتھ بہت سی میٹنگز ارینج کروائیں

اور پھر انہوں نے کہا کہ وہ جنت کے ساتھ اپنے مستقبل کے پلان شیئر کرنا چاہتے

ہیں مگر مصروفت کی بناء پر دو دن بعد میٹنگ کریں گے مس جنت کی ٹیم انہیں

ہمارے سپرد کر کے واپس چلی گئی---مس جنت تب ڈلمون پیلس ہوٹل میں

شفٹ ہو گئیں---سر انہیں میٹنگ کا کہہ کر گھمانے لے گئے پھر واپس ڈراپ

---کر دیا---"وہ رکا معیز نے سہل کو دیکھا

جنت نے پھر مجھ سے جھوٹ کیوں کہا کہ وہ ولاء پر رُکی تھی---"اس نے سہل"

سے پوچھا

وہ رُکی تھیں مگر باس کے پلان کے مطابق-- باس نے اُن سے جھوٹ کہا کہ اُن" کی واپسی کا ٹکٹ کروا دیا ہے اور آج وہ واپس چلے جائیں گے---وہ انہیں ائیر پورٹ ڈراپ کرتے بہانے سے ولاء آ گئے کہ وہ اپنا لیپ ٹاپ بھول گئے ہیں اور انہیں ایک ایمرجنسی کا کہہ کر جمیر اٹاورز واپس آ گئے---میں گواہ ہوں وہ مس جنت کی ---موجودگی میں ولاء پر نہیں تھے---"وہ بغیر کسی گھبراہٹ کے بتا رہا تھا

میں اپنے ڈیڈ کے ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہوں---اس نے مجھے اس بار بے خبر" رکھا تبھی نوبت یہاں تک آ گئی ورنہ میں اسے یہاں تک آنے نہیں دیتا---میں جانتا ہوں اُن کی دولت و شخصیت کے باعث لڑکیاں مکھیوں کی طرح اُن کے آس پاس بھنبھناتی رہتی ہیں اسی لیے تھوڑا چیک اینڈ بیلنس رکھنا پڑتا ہے---"وہ ---آخری جملے پر معصومانہ شکل بنا کر بولا

اسے تو کھول دو---"معیز نے بے چارے مینجر کی جانب اشارہ کیا---جس نے" ---پلیز کے انداز میں سہل کو دیکھا

www.novelsclubb.com

ڈیڈ نے تمہاری اور جنت کی جاب چھین کر اچھا نہیں کیا---میں اُن کے اس عمل" سے بہت گلٹی فیل کر رہا ہوں---وہ پتا نہیں کیوں آپکی لو سٹوری میں ولن بننے کی ناکام سی کوشش میں مصروف ہیں---"اس نے ہاتھ اوپر اٹھاتے نا سمجھی سے کہا--- ----معیز اس عجیب سے لڑکے کو دیکھ کر رہ گیا

جنت ہمارے گھر پر ہے---اب پلیز پھر سے شک کرنے مت لگ جانا وہ ڈیڈ کے" رو عب میں بہت جلد آ جاتی ہے---اُسے دھمکی دی ہے کہ ڈائیورس نہیں لے گی تو آپ کو شوٹ کروا کر راستہ صاف کر لیں گے تب سے ڈر کر ہمارے گھر بیٹھی ہے ---پاگل !" سہل نے کوک کا خالی کین میز پر رکھا

www.novelsclubb.com

---وہ پاگل نہیں ہے---"معیز کو جیسے اسکی لمبی تقریر میں یہی لفظ سنائی دیا تھا" وہ ہے بلکہ بے وقوف اور احمق بھی ہے---"اس نے اپنی بات پر زور دے کر" کہا---وہ سہل ابراہیم تھا وہ کچھ بھی کہنے سے جھجھکتا نہیں تھا---وہ بہت منہ پھٹ تھا

تم اُسے لینے آؤ گے تو وہ جائے گی---اُسے لگتا ہے ڈیڈ واقع ہی تمہیں شوٹ کر وا" دیں گے---کم آن میرے ڈیڈ ہیں وہ, چند اُلٹی حرکتوں کے سوا He is a ---وہ پل پل میں سٹیٹمنٹ بدلتا تھا "Gentleman

تمہارے ڈیڈ کا قصور نہیں ہے---جنت ایک امیر آدمی سے شادی کرنا چاہتی تھی" اور ایک بار اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ اُسے عمروں سے کوئی فرق نہیں پڑتا جو شخص اسکی خواہشیں پوری کر سکے وہ اسکے لیے کافی ہے---اگر اُسے میرے پاس آنا ہے تو وہ خود آئے گی میں اُس کو فیصلہ کرنے کیلیے کھلی آزادی دے چکا ہوں اب پلٹ کر نہیں دیکھوں گا---آج وہ میرے ساتھ آجائے اور کل کو اس گولڈن چانس کو مس کرنے پر پچھتاوے کا اظہار کرے اس سے اچھا ہے وہ کوئی فیصلہ کر لے---" ---وہ سنجیدگی سے کہہ کر کھڑا ہو گیا

"She loves you man! "

www.novelsclubb.com

سہل بھی اُچھل کر کھڑا ہوا---پتا نہیں کس دیو داس سے پالا پڑ گیا تھا بے چارے

---کا

"She loves money, she wants a billionaire

--اور وہ اُس کو مل گیا---"معیز نے کندھے اُچکائے

میرے لیے یہی بہت ہے کہ وہ سیو ہے---اللہ حافظ !"وہ تیزی سے فلیٹ سے"

---باہر نکل گیا

---پاگل ہیں دونوں !"سہل نے خالی کین دروازے پر دے مارا"

www.novelsclubb.com

****

---جنت حیرت زدہ سی وہ ریکارڈنگ سُن رہی تھی

کیا کیا کہتی رہی ہو تم اپنے ہی سے جو وہ تم سے اتنا ڈِس ہارٹ ہو گیا ہے---ویری بیڈ یار!" سہل بیڈ پر کہنی کے بل گرنے کے انداز میں لیٹ گیا---جنت ایک ---کنارے پر ٹکی تھی

مم---مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ میری اتنی پرانی باتیں یاد رکھے بیٹھے ہیں---" وہ میری افسانوی سوچ تھی کہ امیر آدمی سے شادی کر کے مجھے خوشحال زندگی مل جائے گی مگر اب سوچتی ہوں تو اپنی سوچ پر شرمندگی ہوتی ہے انسان کو اپنی محنت سے حاصل کرنا چاہیے سب کچھ پتا نہیں کب تک ہمارا معاشرہ ہمیں امیر ہمسفر کے خواب دِکھلاتا رہے گا کیوں ہم لڑکیوں کو یہ سوچ نہیں دیتے کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو---اپنی خواہشات خود پوری کرنا سیکھو---شوہر کو تمہاری ضروریات تک محدود رکھا ہے بے جا خواہشات کا حکم نہیں دیا مگر مجھ جیسی لڑکیاں اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر اپنے شوہروں کا جینا حرام کرے رکھتیں ہیں---جیسے میں نے معیز کو مشین بنا کر رکھ دیا تھا پھر بھی کبھی اُن کی محنت کا صلہ نہیں دے سکی ہمیشہ ناشکری

www.novelsclubb.com

رہی---"سہل ہی تھا جو تمام حقیقت سے آگاہ اور اس وقت اسکا ہمدرد تھا جنت نے ---اسکے سامنے ہی اپنا دل ہلکا کرنا تھا

ویسے اتنا ہینڈسم بندہ کہاں سے مارا تم نے؟"وہ اتنے ٹینشن زدہ ماحول میں بھی" ---آنکھیں پٹپٹائے اس سے پوچھ رہا تھا---جنت کو اسکے انداز پر ہنسی آگئی

-خود پر پوز کیا تھا معیز نے---"وہ اپنی اُنگلی میں پہنی سونے کی انگوٹھی گھماتی بولی" --

---یو آر سو لکی!"وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا"

---یاہ آئی ایم---"جنت نے اعتراف کیا"

****

اسے یہاں رہتے مزید تین دن گزر چکے تھے---ابراہیم حسین دو دن سے اسلام آباد گیا ہوا تھا اس دوران سہل مسلسل جنت کو فورس کرتا رہا تھا کہ وہ معیز کے پاس

چلی جائے وہ آج بھی اس کیلیے اپنے دل, اپنی زندگی کے دروازے کھولے کھڑا ہے مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی کہ اگر وہ گئی تو ابراہیم حسین اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کیلیے معیز کو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے---پھر معیز کی بدگمانی بھی اسکی ہمت توڑ رہی تھی--- سہل بھی اب غصے میں اس سے بات نہیں کر رہا تھا

جنت کہاں ہے؟"ابراہیم حسین سفید ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں ملبوس گیلے" بال ٹاول سے سکھاتا ڈریسنگ روم سے نکلا---ملازم رفریشمنٹ کی ٹرالی لے کر اندر ---آئی تو اس نے پوچھا

---وہ اپنے کمرے میں ہی رہتی ہیں--"ملازمہ نے بتایا"

جاؤ اُسے بلا کے لاؤ---"اس نے ٹاول ڈریسنگ مرر کے پاس لگے اسٹینڈ پر ٹانگتے" ---کہا---ملازمہ سر ہلا کر نکل گئی

میں سو رہی ہوں---"جنت نے ملازمہ کے منہ پر دروازہ بند کر دیا--ملازمہ" ----دوبارہ سیڑھیاں چڑھ گئی

سر وہ سو رہی ہیں---" ملازمہ نے چینل سرچنگ کرتے ابراہیم حسین کو کہا---"

---اسکا روم تقریباً ایک پورشن جتنا تھا جس میں ٹی وی لانج الگ سے بنا تھا

اور یہ بات اُس نے خود تم سے کہی ہے؟"اس نے سنجیدگی سے نظریں اسکرین پر"

---رکھتے کہا

---نن--"ابراہیم حسین نے گھوری سے نوازا"

جی" ملازمہ فوراً بولی---وہ ریموٹ سامنے پڑی سٹائلش سی شیشے کی میز پر رکھ کر"

کھڑا ہو گیا---اسکا کمرہ کسی ریاست کے شہزادے کی آرام گاہ معلوم ہوتا تھا---

---جس میں برسوں سے وہ تنہا رہ رہا تھا

وہ بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتا سیڑھیاں اُتر رہا تھا جب سامنے سے تیزی سے لانج

کی جانب جاتی جنت کو دیکھا وہ سہل کو آتا دیکھ کر اُس طرف جا رہی تھی مگر ابراہیم

--- حسین کو دیکھ کر ٹھہر گئی

سوتے میں چلنے کی عادت ہے تمہیں؟"وہ اس سے دو تین قدم کے فاصلے پر رُک"
---گیا---پرفیوم اور شیمپو کی خوشبو نے جنت کے نتھنوں سے ٹکر ماری

---وہ---"جنت نے ادھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا"

رات میں ہماری کمیونٹی کی ایک گیٹ ٹو گیدر ہے---تم ساتھ چل رہی ہو---"
آٹھ بجے تک ریڈی ہو جانا---"وہ جب بھی بات کرتا تھا اسکی طرف سے نگاہ نہیں
---پھیرتا تھا--- مسلسل اسے دیکھ کر بولتا تھا

---ایکچوئلی میرے سر میں بہت درد ہے---"جنت نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرا"
بنالیا بہانا؟ہو گیا شوق پورا؟اب جا کر اپنی تیاری کرو---"وہ حکم دینے والے"
---انداز میں بولا

---جاؤ---"اسے ابھی تک کھڑے دیکھ کر وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا"

اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے یہ؟ڈریکولا---چمپینزی!"جنت اپنے کمرے کی

--جانب جاتی اونچے سے بڑبڑائی

"He's a rich man with killer looks!"

--سہل اسکے پیچھے پیچھے چلتے بولا---جنت کے قدم رُکے

---کتنے تیز کان ہیں تمہارے---"جنت اسکی جانب مڑتی خفگی سے بولی"

میرے ڈیڈ کو کچھ کہنے سے پہلے مرر دیکھ لیا ہوتا کچرارانی---"سہل نے منہ"

--چڑایا---جنت کی صدمے کے باعث آنکھیں باہر نکل پڑیں

ہزار بار کہوں گی ڈریکولا,ڈریکولا--"جنت اُنگلی اُٹھا کر بولی"

---کچرارانی,کچرارانی---"دونوں کی آوازیں گڈمڈ ہونے لگی"

" --ڈریکولا"

"--کچرارانی"

"shut up! "

---ابراہیم حسین کے ڈپٹنے کی آواز پر دونوں ایکدم خاموش ہو گئے

کیا شور مچار کھا ہے تم لوگوں نے ؟"اسے کہاں عادت تھی گھر میں اس شور"

شرابے کی---برہمی سے پوچھا---جنت فوراً اپنے کمرے کی جانب دوڑ گئی---

---جبکہ سہل نے دانتوں کی نمائش کی

****

معیز تم اکیڈمی کیوں نہیں جا رہے ؟"وہ کچن میں موجود حسنہ بیگم کیلیے سادہ"

گوشت بنا رہا تھا---جبکہ وہ ہاتھ میں کارڈلیس تھامے کچن کاؤنٹر کے دوسری جانب

کھڑی تھیں---شاید اکیڈمی سے ایڈمنسٹریٹر کی کال آئی تھی

---چلا جاؤں گا---"وہ لاپرواہی سے بولا"

اور آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟ میں نے کہا نا آپ سے ریسٹ کریں---"ان کی"

---طبیعت بہتر نہیں تھی بلڈ پریشر بہت لو رہنے لگا تھا

---تم نکلو اب یہاں سے میں دیکھ لوں گی---"وہ اندر آنے لگیں"

میں کر رہا ہوں نا بلکہ بس بن گیا ہے دم آ لینے دیں نرم ہو جائے گا---"وہ اب"

---کچن کا پھیلاوا سمیٹ رہا تھا

مرد اتنے ظالم ہوتے ہیں بیویوں کو مارتے پیٹتے ہیں اُن کی ضرورتیں تک پوری"

نہیں کرتے, اچھا سلوک نہیں کرتے پھر بھی وہ اُف تک نہیں کرتیں اور ایک

میرے بیٹے کے نصیب ہیں---"انہوں نے سرد آہ بھری---معیز کی ان کی

---جانب پُشت تھی وہ پلٹا نہیں تھا---صرف ہونٹ کاٹتا رہا

****

ہیلو!"سہل غریب بچوں کیلیے کھولے گئے اپنے اقراء اسکول کیلیے بہت سے"
اسٹوڈنٹس کی بھیجی گئی سی ویز دیکھ رہا تھا---جو ٹیچنگ کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔
----اسکے فون پر کال آئی تو نمبر دیکھے بغیر اٹینڈ کر لی

"---معیز احمد بول رہا ہوں"

---ہاں بولو دیوداس---اُپس!"سہل نے زبان ہونٹوں میں دبائی"

---بولو معیز---"وہ جلدی سے بولا"

جنت کو دیکھنا چاہتا ہوں میں---"وہ دھیمی آواز میں بولا---سہل نے بیڈ کراؤن"
---سے ٹیک لگاتے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کیا

تصویر دیکھ لو---یا غصے میں فلمی ہیرو کی طرح ساری جلادی ہیں؟"وہ سچ مچ اس"
---سے دیوداس جیسی حرکتیں ہی اُمید کر رہا تھا

میں سنجیدہ ہوں---"اسے بات کو ہلکا لیتے دیکھ کر وہ بولا"

وہ ڈیڈ کے ساتھ رات کو ایک گیٹ ٹو گیدر میں جا رہی ہے تم ایسا کرو وہیں چلے جاؤ"
بلکہ میں تمہیں خود لے جاؤں گا ورنہ گارڈز جانے نہیں دیں گے---"اس نے
---پلان بتایا

تم اُسے دیکھ کر کیا کرو گے؟ ویسی ہی ہے چار دن میں کسی کی شکل نہیں بدلتی---"
"---سچ کہہ رہا ہوں

---اتنا کیسے بول لیتے ہو؟"معیز بے زاریت سے گویا ہوا"

---زبان سے یار!"اس نے معیز کی معلومات میں ہزار گنا اضافہ کیا تھا"

اُففف---"معیز نے فون کان سے ہٹاتے کاٹ دیا---سہل نے ٹوں ٹوں کرتے"
---فون کو دیکھتے منہ بگاڑا

****

معیز تمام راستے سہل کی بک بک سنتے فارم ہاؤس پہنچا تھا---جنت اور ابراہیم حسین ابھی تک نہیں آئے تھے وجہ وہی تھی ابراہیم حسین کی گھڑی میں آٹھ کا --مطلب نو اور نو کا مطلب دس ہوتا تھا---اسے انتظار کروانے کی عادت تھی

"تم نے ڈیڈ کے سامنے نہیں جانا اوکے؟" سہل اسے فارم ہاؤس کے پچھلی طرف ---لایا تھا

میں ڈرتا نہیں ہوں تمہارے ڈیڈ سے---"وہ نخوت سے بولا"

"اچھا تو باکسنگ میچ کھیلنے آئے ہو اُن کے ساتھ؟" سہل نے سمجھداری سے سر ہلایا- --معیز نے نا سمجھی سے اسے دیکھا---پھر سر جھٹکا---سہل ابراہیم کی باتیں سہل ---ابراہیم کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

معیز نے دیوار کی اوٹ میں ہو کر دیکھا---سیاہ رنگ کی فراک اور چوڑی دار پجامے کے ساتھ شیفون کا دوپٹہ لیے وہ بہت سنجیدہ چہرے کے ساتھ ابراہیم حسین کے

ساتھ مہمانوں کی جانب بڑھ رہی تھی---ہلکی سی گلابی لپ اسٹک کے سوا چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے پاک تھا--

جنت کو کبھی میک اپ, مہنگے کپڑے یا چائنز, اٹالین کھانے کا شوق نہیں رہا تھا--- وہ بہت سادہ تھی اور اس سادگی میں ہی خوش رہتی تھی---پھر پتا نہیں اس نے بل گیٹس جتنی دولت لے کر کہاں لگانی تھی؟معیز کی سمجھ سے باہر تھی یہ بات---

ہائے ڈیڈ!"سہل کی آواز پر ابراہیم حسین نے حیرت سے اسے دیکھا"--

ہائے بیوٹی فل!"اسکے بعد وہ جنت کے کان میں گھس کر بولا---جنت نے منہ پھیرا"---

www.novelsclubb.com

ہائے کچرا رانی!"اس نے اندازِ تخاطب بدلا---جنت نے دانت پیسے---ابراہیم حسین اپنے ملنے والوں کی طرف چل پڑا"---

کچھ دیر بعد سب آتش دان کے آس پاس لگی لکڑیوں کی کرسی پر بیٹھ گئے---ویٹرز ---کسی کو قہوہ تو کسی کو کافی, چائے سرو کر رہے تھے

ابراہیم حسین کے بالکل سامنے والی کرسی پر جنت بیٹھی تھی اور اسکے ساتھ والی پر سہل---ابراہیم حسین اس کے ساتھ جتنا وقت گزارنا چاہتا تھا وہ اتنا اس سے دور ---بھاگتی تھی

سہل اپنا وائلن لے کر بیٹھا تھا---سب اسکے میوزک کے شوق کو جانتے تھے--- اس نے ہلکی ہلکی دھن بجانا شروع کی---ماحول بہت مسحور کن معلوم ہو رہا تھا--- جنت کے چہرے پر پڑتی آگ کی روشنی اسکے نقوش مزید حسین و پر کشش بنا رہی تھی---ابراہیم حسین کی کرسی کے پیچھے دور کھڑے شخص کو وہ تاریکی میں دیکھ نہیں سکی تھی مگر وہ دیکھ رہا تھا اپنے اور اسکے درمیان ابراہیم حسین کی دیوار کو--- ابراہیم حسین ٹانگ پر ٹانگ جمائے ایک ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے کرسی سے ٹیک

لگائے جنت کو دیکھ رہا تھا---اسکے اُداس چہرے کو دیکھ رہا تھا---ہوا میں بکھرا ساز ---کسی کے دل کے تار نہیں چھیڑ سکا بہت اُداس دھن تھی

یاد ہے مجھ کو تو نے کہا تھا

تجھ سے نہیں روٹھے گے کبھی

دل کی طرح سے آج ملے ہیں

کیسے بھلا چھوٹے گے کبھی

اُداس دُھن پر یہ اُداس گیت سارے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا-- سہل کا سر ---جھکا ہوا تھا وہ پورا مگن تھا گانے میں

تیری بانہوں میں بیتی ہر شام

بے وفا یہ بھی کیا یاد نہیں

www.novelsclubb.com

تاریکی میں نظر آتا وہ ہیولہ اب قریب آنے لگا تھا اور جنت کی آنکھیں بے یقینی سے ---اسے دیکھ رہی تھیں

کیا ہوا تیرا وعدہ؟

وہ قسم وہ ارادہ

"you are mine and I'll never leave you, never ever!"

معیز کو اسکا وعدہ یاد آیا

وہ وعدہ خلاف تھی؟

"I'll never let you go"

جنت کو اسکے دعوے یاد آئے اور پھر اس نے کیا کیا؟ اسے خود جانے کا کہہ دیا---

---فریبی تھا وہ یا جھوٹا؟ جنت کی آنکھیں سوال کر رہی تھیں

www.novelsclubb.com

وہ کہنے والے مجھ کو فریبی

کون فریبی ہے یہ تو بتاؤ

وہ جس نے غم لیا پیار کی خاطر

یا جس نے پیار کو بیچ دیا؟

---گیت کے بول جیسے جنت کو جواب دے رہے ہوں

نشہ دولت کا ایسا بھی کیا

کہ تجھے کچھ بھی یاد نہیں

www.novelsclubb.com

گیت کے بول معیز کے سوال کو زبان دے رہے تھے---جنت نے نظریں

---چرا لیں

کیا ہوا تیرا وعدہ؟

"Why sad song sehel? "

---ابراہیم حسین کے بغل میں بیٹھے آدمی نے ہنستے ہوئے پوچھا

دنیا بہت اُداس ہے سر کبھی دلوں میں جھانک کر تو دیکھیں---" سہل نے پل کی" پل نظریں جنت کی جانب اُٹھائیں---وہ ایکسکیوز کرتی اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ گئی---

اسکا رُخ فارم ہاؤس کی پچھلی جانب تھا--ایک ماروائی طاقت تھی جو اسکے قدم

---روک نہ سکی---وہ اِدھر اُدھر کسی کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھی

جن کو چھوڑ جائیں پھر ان کی تلاش میں نہیں نکلتے---"اسکی پُشت پر آواز اُبھری-"

--جنت نے پلٹ کر اسے دیکھا---معیز کو اسکی آنکھوں میں چمکتے موتی صاف نظر

---آرہے تھے

www.novelsclubb.com

نکالے جانے والے اور چھوڑ کر جانے والوں میں بہت فرق ہوتا ہے" وہ اسکی" آنکھوں میں دیکھتی بولی پھر پلٹ کر جانے لگی تھی جب معیز نے اسکی کلائی پکڑ کر

---اپنی جانب کھینچ لیا

واپس آجاؤ جنت---" یہ ایک جملہ بولنے کیلیے کتنا وقت لیا تھا اس نے جنت نے "
--اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کی---معیز نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا
-

نہیں رہ سکتا میں تمہارے بغیر---" جذبات سے بوجھل بھیگی آواز جنت کے کان "
---کے بہت قریب اُبھری تھی

چھوڑو مجھے " جنت مشتعل ہوتی اسکی گرفت سے نکلنے کو بے آب مچھلی کی مانند "
تڑپ رہی تھی

نہیں چھوڑوں گا "معیز اسکو جھنجھوڑتا وحشت زدہ سا چلایا---جنت کی صراحی دار "
گردن میں ایک گلٹی سی اُبھری تھی---معیز کی آنکھوں میں جنون ہلکورے لے
رہا تھا

تم نے وعدہ کیا تھا تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی---تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت" کرتی ہو---تم کیسے بھول گئی جنت"اسکی آواز اب مدھم ہوتی جا رہی تھی---اسکا ---چہرہ جنت کے بے حد قریب تھا وہ اسکی نم آنکھیں دیکھ سکتی تھی

جھوٹ کہا تھا میں نے"جنت نے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر دھرتے اسے دور" دھکیلنا چاہا---معیز نے اسکی چھلکتی آنکھیں بغور دیکھیں

جھوٹ تم اب کہہ رہی ہو"اسے پھر سے بازوؤں سے دبوچ کر اپنے قریب" کرتے وہ دھاڑا

واپس آجاؤ جنت---اتنی دولت کا کیا کرو گی؟کیا ابراہیم حسین مجھے" کر سکتا ہے؟"اسکی مسلسل مزاحمت پر معیز نے اسے جھٹکا دیا replace

---بولو؟"معیز دھاڑا---جنت کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا"

میں ابراہیم حسین کے ولاء میں پوری رات ٹھہرنے والی وہی جنت ہوں جسے آپ کی" شک کی ایک نگاہ نے آلودہ کر دیا ہے---اب دولت کیا؟ چھت ہی دے دے کوئی بڑی بات ہے--"وہ تلخی سے اسکے چہرے کی طرف دیکھتی گویا ہوئی---آنسو ---گالوں پر بہہ رہے تھے

میں نے شک نہیں کیا تھا جنت---"اس نے ایک ہاتھ سے اسکے آنسو پونچھے" ---دوسرا کمر کے گرد بندھا تھا

آپ نے کیا تھا---"جنت نے اسکا ہاتھ جھٹکا بالکل روٹھے بچے کی طرح رو رہی" تھی

www.novelsclubb.com

--صرف موقع دیا تھا تمہیں---آزمایا تھا کہ دولت اور محبت میں سے کسے چُنو گی" ۔"

اور میں نے دولت کو چُن لیا---یہی نظر آرہا ہو گا آپ کو---"جنت اسکی بات ---کاٹ کر بولی

اُسکی ایک دھمکی پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگائے بیٹھی رہی ایک بار مجھے آگاہ نہیں کیا--"

---وہ کون ہوتا ہے کسی کی زندگی و موت کا فیصلہ کرنے والا؟" وہ اسے ڈپٹ رہا تھا

-

کسی کو پیسے کی گڈی تھما کر ایک فائر کروانا آج کل کوئی خطرناک کام نہیں ہے اور"

اثر ورسوخ والوں کیلیے تو بالکل نہیں ہے---ہم اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے---"

---جنت نے جیسے اپنی کمزوری بتلائی ہو

تم میرا ساتھ دو تو میں کسی کا بھی مقابلہ کر سکتا ہوں---"اس نے جنت کے ماتھے"

---پر آئے بال کانوں کے پیچھے اُڑستے پیار بھرے انداز میں کہا

دو گی میرا ساتھ؟"اس نے جنت سے عہد چاہا---جنت نے اثبات میں سر ہلاتے"

---اسکے سینے پر اپنا سر رکھ دیا

www.novelsclubb.com

"I really love you moiz...I love you so much and I'm sorry for everything, for my foolish behavior, for my stupid, nonsense attitude!"

معیز کو اپنا گریبان بھیگتا محسوس ہو رہا تھا مگر یہ اعتراف روح کو مسرور کرنے کیلیے بہت تھا---جنت کے بازوؤں کی سخت گرفت وہ اپنی کمر کے گرد محسوس کر رہا تھا---معیز نے اسکے بال سہلاتے اسکے گرد اپنا حصار قائم کیا---وہ سکون سے آنکھیں موندے اسکے سینے پر سر رکھے کھڑی تھی---قدموں کی چاپ پر معیز نے سامنے دیکھا---ابراہیم حسین پینٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا انہیں ہی دیکھ رہا تھا---معیز نے جنت کے گرد سے اپنا بازو ہٹایا اس نے بھی پلٹ کر دیکھا ---تھا

سنا تھا محبت اندھی ہوتی ہے مگر آج دیکھ بھی لیا---"وہ چلتا ہوا ان سے کچھ فاصلے ---پر کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

بھئی جگرا ہے تمہارا---ہفتے ہفتے گھر سے غائب بیوی کو بھی کُھلے دل سے بانہوں"

اس نے ایک ابرو اُٹھاتے سراہنے "---I appreciate---میں لے لیا

---والے انداز میں کہا

وَل تمہاری بیوی کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا ہے میرا---"وہ اگلا جملہ نہیں"

---بول سکا تھا معیز احمد کا بھاری مکا اسکے جبڑے پر پڑا تھا وہ دو تین قدم پیچھے گیا تھا

یو باسٹرڈ!"ابراہیم حسین نے اپنے ہونٹ کے پھٹے کنارے کو شہادت کی اُنگلی"

سے چھوتے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں گتھم گتھا ہو چکے تھے---شور کی آواز پر

---پوری کمیونٹی وہاں اکٹھی ہو چکی تھی

www.novelsclubb.com

سکیورٹی گارڈ بھی پہنچ چکے تھے---جنت کا سر چکرانے لگا---ہر شے ء گھومتی

---محسوس ہوئی

جنت!" سہل نے چیختے ہوئے گرتی جنت کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرش سے" سر ٹکرانے سے بچالیا تھا---معیز اور ابراہیم حسین دونوں جنت کی جانب متوجہ ---ہوئے تھے

****

فارم ہاؤس کے ہی ایک روم میں بیڈ پر دراز اس نے موندی موندی آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا---ابراہیم حسین دور کھڑکی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا--- سہل بیڈ ---کے پاس کرسی رکھے بیٹھا تھا اور معیز لیڈی ڈاکٹر کی بات سُن رہا تھا

خطرے کی کوئی بات نہیں ہے---شی از اکسپیکٹنگ---آپ ان کے ہسبینڈ" ہیں؟" ڈاکٹر نے معیز سے پوچھا---ابراہیم حسین نے جنت کی جانب دیکھا جواب ---اُٹھ کر بیٹھ رہی تھی

--معیز نے ایک نظر ابراہیم حسین کی جانب ڈالی اور اثبات میں سر ہلایا

"Congratulations"

ڈاکٹر نے پر جوش انداز میں مبارک باد دی---ابراہیم حسین بیڈ کے کنارے پڑے -اپنے کوٹ کو اُٹھاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا بغیر کسی کی جانب دیکھے کمرے سے نکل گیا

--

معیز جنت کے پاس بیٹھا جانے اس سے کیا کہہ رہا تھا دروازے کے پاس کھڑے --- سہل کو وہ ایک مکمل فریم نظر آیا تھا

گہرا سانس بھرتے وہ فارم ہاؤس سے نکل گیا---ابراہیم حسین کی گاڑی دھول ---اُڑاتی دور جاتی نظر آرہی تھی

- سہل نے بری طرح اپنے ہونٹ چبائے

****

! تین سال چھ ماہ بعد

www.novelsclubb.com

عون---"یہ دبئی مال کے باہر مین سڑک تھی---جہاں فٹ پاتھ پر بھالو کی طرح مٹک مٹک کر چلتے گورے موٹے بچے کو آواز دیتی لڑکی کی جانب غیر ارادی طور پر سمارٹ فون پر مصروف ابراہیم حسین کی نظر پڑی تھی---سفید ٹائٹس کے ساتھ ہلکے آسمانی رنگ کی شرٹ اور گلے میں سفید سٹولر ڈالے, بالوں کی اونچی پونی کیے وہ اس چہرے کو, اس آواز کو بھول سکتے تھے بھلا؟ جنت نے بھی بچے سے نظر ہٹا کر سامنے کھڑے ابراہیم حسین کو دیکھا---آج بھی ویسا ہی سوٹڈ بوٹڈ حلیہ تھا اسکا---وہی رعب دار پرسنیلٹی---بچہ اب اسکے قریب آرہا تھا---ابراہیم --- حسین نے موبائل کوٹ کی پاکٹ میں ڈالتے جھک کر بچے کو اُٹھالیا

www.novelsclubb.com

کیسی ہو؟"اس نے نارمل انداز میں جنت کے پاس جاتے اس سے پوچھا"

---فائن---"اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا"

"اکیلی آئی ہو؟"

--- نہیں معیز ساتھ ہیں---"اس نے پراعتماد انداز میں جواب دیا"

میں تم سے---"وہ اٹکا"

"I am sorry!"

وہ سر جھکا کر بولا---پہلی بار اس نے جنت سے مخاطب ہوتے اسکی طرف نہیں دیکھا تھا

"میں نے تمہارے کردار پر تہمت لگا کر تمہیں خود اپنے آپ سے بد ظن کر دیا ورنہ آج---"

"دولت کبھی نصیب نہیں خرید سکتی ابراہیم حسین---اگر نصیب میں صحت نہ ہو تو جتنی دولت بھی لگا دو بیماری پیچھا نہیں چھوڑتی---اگر نصیب میں محبت نہ ہو تو کتنے بھی ہیرے جمع کر لو وہ نہیں ملتی--"ابراہیم حسین آج اُنہیں سڑکوں پر اسکی سُن رہا تھا جہاں وہ کبھی اسے اسکی غربت کا احساس دلاتا رہا تھا--

قسمت میں دولت ہوتی ہے دولت سے قسمت نہیں!"جنت نے ایک جملے میں "

---اسے پوری دنیا دکھادی تھی

سوری ڈیڈ وہ ایک دوست----"سہل تیزی سے فون کان سے ہٹاتا ان کے پاس"

---آر کا پہلے بچے کو دیکھا پھر اپنے ساتھ کھڑی جنت کو

---تم؟"وہ خوشگوار حیرت سے گویا ہوا"

کیسی ہو؟اور یہ فٹ بال تمہارا ہے؟"اس نے بچے کو ابراہیم حسین سے لیتے"

---پر جوش انداز میں کہا

---یہ عون ہے سہل---"جنت نے دانت پیسے"

-معیز کی کال آرہی ہے---میں چلتی ہوں---"اس نے بچے کو سہل سے لے لیا"

--

"---ایک منٹ جنت"

---جنت مڑنے لگی جب ابراہیم حسین نے پکارا

میں نے اپنی کسی سیکریٹری سے شادی نہیں کی تھی,نہ کسی یونیورسٹی اسٹوڈنٹ"

سے---میں نے زندگی میں سہل کی مدر کے سوا اگر کسی لڑکی کو پرپوز کیا تھا تو وہ تم

تھی--"وہ کہہ جنت سے رہا تھا مگر دیکھ سہل کو رہا تھا--- سہل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

جبکہ ابراہیم حسین اپنے سیاہ گلاسز لگا کر پلٹ گیا--- سہل باپ کے پیچھے بھاگا

ڈیڈ!---"جنت سہل کو باپ سے کچھ کہتے دیکھ رہی تھی---ان کی کار آگے"

کھڑی تھی وہ دونوں اُس میں بیٹھ چکے تھے اور جنت ان باپ بیٹے کی کمسٹری سمجھنے

---سے قاصر تھی

www.novelsclubb.com

گاڑی آگے جا کر سگنل پر رُک گئی تھی جب ابراہیم حسین نے گاڑی کا شیشہ نیچے

---کرتے فٹ پاتھ پر چلتے جنت اور معیز کو دیکھا

عون دونوں کے درمیان چل رہا تھا---دونوں نے ایک ایک طرف سے اسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا---معیز کے ایک ہاتھ میں جوس تھا---اسکے کچھ کہنے پر جنت کھلکھلا کر ---ہنس رہی تھی

!یہ منظر بہت خوبصورت تھا

ائیر کنڈیشنر، جدید ماڈل کی کار میں قیمتی برانڈڈ لباس میں ملبوس اس شخص کے پاس وہ خوشیاں نہیں تھیں جو سڑک پر چلتے سادہ سے پینٹ شرٹ میں ملبوس معیز احمد ---کے پاس تھیں

ہم کو نہ مل سکا تو فقط اک سکون دل

اے زندگی و گرنہ زمانے میں کیا نہ تھا

آزاد انصاری

●_●_خ تم شد●_●